نئے نصاب کے مطابق

# مُعاشرتی علوم

پانچویں جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو

ناشر: افیئر پبلشنگ ہاؤس، کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ اشتراک وی ایم انسٹیٹیوٹ فور ایجوکیشن کراچی۔

منظور کردہ: سندھ گورنمنٹ ایجوکیشن اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ کراچی

مراسلہ نمبر S.O(G.I) E&L/Curriculum-2014

بتاریخ: 29-12-2014 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

بیورو آف کریکیولم اینڈ ایکسٹینشن ونگ، جام شورو کی نظرِ ثانی شدہ۔

## نگرانِ اعلیٰ

**آغا سہیل احمد**

چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

## مصنفین

☆ پروفیسر ڈاکٹر برناڈیٹ ڈین

☆ پروفیسر ڈاکٹر احمد سعید

☆ شبنم خان

## اراکینِ جائزہ کمیٹی:

☆ پروفیسر ڈاکٹر برناڈیٹ ایل ڈین

☆ محمد اسماعیل پنھور ☆ محمد قاسم ابڑو

☆ اقبال حسین میمن

☆ روزینہ خواجہ ☆ قائم الدین بلال

☆ محمد ناطق میمن ☆ خالد محمود میمن

## نگران

علی محمد ساہڑ

عبدالودود

کمپوز اینڈ لے آؤٹ: بختیار احمد بھٹو

مطبع: سٹی پریس، کراچی

# فہرستِ مضامین

## پیارے اساتذہ،

پانچویں جماعت کی معاشرتی علوم کی یہ درسی کتاب معاشرتی علوم کے نئے نصاب کے مطابق لکھی گئی ہے۔ معاشرتی علوم کا مقصد ایسے باخبر، مستعد اور ذمہ دار شہریوں کا فروغ ہے جو مقامی، قومی اور عالمی سطح پر معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرسکیں۔

### اس درسی کتاب کے مقاصد یہ ہیں:

☆ معاشرتی علوم کے نظریات کے بارے میں طالبِ علموں کو معلومات فراہم کرنا اور اُن کے بارے میں فہم و ادراک پیدا کرنا۔
☆ ابلاغ، حقائق کا کھوج لگانے اور متنازع امور کو حل کرنے کی مہارتوں کو پروان چڑھانا۔
☆ باہمی تعاون، قوتِ برداشت، ذمہ داری اور انصاف کرنے کی اقدار کی نشوونما کرنا۔
☆ زندہ رہنے اور پُرسکون انداز میں کام کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرنا، تاکہ ہماری اور دوسروں کی زندگی کا معیار بہتر ہو۔

بچّے اُس وقت بہترین طریقے سے سیکھتے یا آموز کرتے ہیں جب وہ خود آموزش کے عمل میں فعّال طور پر شامل ہوں۔ اِسی وجہ سے، آپ کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ آپ سوالات کریں، گروپ یا گروہ کی شکل میں کام کروائیں اور اُن سے حقائق کا کھوج لگوائیں جس سے وہ آموزش کے عمل میں فعال شمولیت کے ذریعے نفسِ مضمون کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ یہ سیکھ لیں کہ کیسے سیکھا/ آموز کیا جاتا ہے۔

تصوّرات کے ساتھ ساتھ یہ درسی کتاب طلبہ کو ایسی مہارتوں اور اقدار (رویّوں) کے حصول میں مدد دیتی ہے جو مشق کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ آپ تدریس کے دوران ایسے مواقع وافر مقدار میں فراہم کریں اور ایسے مواقعوں (اسکول کی اسمبلی، قومی اور دنوں کی تقریبات کا انعقاد) کی تلاش میں رہیں جن کے ذریعے طلبہ سکھائی گئی مہارتوں اور اقدار (رویّوں) کی عملی طور پر مشق کریں۔

### اس کتاب کو کس طرح استعمال کرنا ہے؟

اس کتاب کو پڑھانے سے پہلے آپ خود اسے مکمل توجّہ سے پڑھیں۔ بحیثیت اساتذہ آپ سب کے اپنے کچھ خیالات اور نظریات ہوں گے اور آپ اپنے طلبہ کو بہتر طور پر سمجھتے ہوں گے۔ ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ آپ اس درسی کتاب میں شامل نفسِ مضمون کو بہترین انداز میں پڑھانے کے لیے سوچیں اور ایسی سرگرمیاں بنائیں جو آپ کے طالبِ علموں کی ضروریات کے مطابق ہوں۔

### طلبہ کے حاصلاتِ تعلم:

آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ ہر باب/سبق کے آغاز میں طلبہ کے حاصلاتِ تعلم کی فہرست دی گئی ہے۔ طلبہ کے حاصلاتِ تعلم وہ مخصوص بیانات ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ تعلیمی سال کے اختتام پر طلبہ سے کون سی معلومات، مہارتوں اور اقدار (رویّے) کے حصول کی توقع ہے۔ آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ باب/سبق کے آغاز میں دیے گئے تمام حاصلاتِ تعلم اس سبق کو پڑھانے کے دوران حاصل ہو جائیں۔

### رہنمائے اساتذہ:

بچّے ایسی سرگرمیوں میں شمولیت کے ذریعے سیکھتے ہیں جو انھیں پڑھائے گئے نفسِ مضمون کے بارے میں سوچنے یا مشق کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس وجہ سے ہر باب میں ذیلی عنوان کے بعد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ بچّے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ پس یہ سرگرمیاں انھیں سیکھنے کے کئی مواقع (پڑھنا، لکھنا، گروہوں کی شکل میں ایک ساتھ مل جل کر کام کرنا اور کھوج لگانا یا انکوائری کرنا) فراہم کرتی ہیں۔

### سبق کے اختتام پر مشق:

تمام بچّے پہلی مرتبہ بتائے گئے تمام کلیدی نظریات اور خیالات کو نہیں سیکھ سکتے اور نہ ہی اُن میں ان تمام مہارتوں اور رویّوں کی نشوونما ہوسکتی ہے جو انھیں پہلی مرتبہ سکھائے جائیں۔ اس وجہ سے سبق کے اختتام پر مشق، سوالات، عملی کام اور اضافی سرگرمیاں دی گئی ہیں تاکہ کلیدی نظریات کا اعادہ ہو اور وہ مہارتیں اور رویّے پروان چڑھیں جو اس سبق کا مرکز و محور ہیں۔ آپ اُن معلومات، مہارتوں اور رویّوں کے لیے مزید سرگرمیاں بنا سکتے ہیں جن میں آپ کے طلبہ کو دقت محسوس ہو رہی ہے۔ اضافی سرگرمیاں بھی اسی مقصد کے تحت بنائی گئی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب 1

# گلوب اور نقشے کی مہارتیں

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1- یہ سمجھ لیں کہ 180 فرضی خطوطِ عرض البلد اور 360 فرضی خطوطِ طول البلد ہوتے ہیں۔

2- عرض البلد اور طولِ البلد کے اہم خطوط کے نام بتائیں۔

3- گلوب میں اور نقشے پر عرضِ البلد اور طولِ البلد کے اہم خطوط کے مقام یا جگہ کا تعین یا نشاندہی کریں۔

4- عرض البلد اور طول البلد کے ذریعے پاکستان اور دنیا بھر کے اہم شہروں کے مقام اور جگہ کا تعین / نشاندہی کریں۔

5- کسی مقام یا جگہ کے تعین کے لیے اٹلس میں دی گئی فہرست استعمال کریں۔

6- سمتیں معلوم کرنے کے لیے عرض البلد اور طول البلد استعمال کریں۔

7- ٹائم زون کو شناخت کرکے اس کا طول البلد سے تعلق قائم کریں۔

8- پاکستان کے محلِ وقوع کی اہمیت پہچانیں۔

9- انھیں یہ بات معلوم ہو کہ نقشوں کی کئی اقسام ہوتی ہیں اور اپنے موجودہ مقصد کے مطابق بہترین نقشے کا انتخاب کریں۔

10- مختلف اقسام کے نقشوں کو پڑھ کر ان کے پیمائشی پیمانوں (جو بیانیہ شکل میں یا بارگراف کی شکل میں ہوں) سے اخذ کردہ معنیٰ و مطلب کی وضاحت کریں۔

11- نقشوں کے پیمائشی پیمانوں کو سڑکوں، دریاؤں اور مختلف مقامات کے درمیان فاصلہ ناپنے کے لیے استعمال کریں۔

# گلوب اور نقشے کی مہارتیں

## اپنے پڑوسیوں کے لحاظ سے پاکستان کا محلِ وقوع

شکل 1.1 میں دنیا کے نقشے کو دیکھیے۔اس پر خشکی کے سات بڑے ٹکڑے ہیں جنھیں برِّ اعظم کہتے ہیں۔ان میں سب سے بڑا برِّ اعظم تلاش کیجیے۔یہ ایشیا ہے۔پاکستان برِّ اعظم ایشیا کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔عموماً یہ جنوبی ایشیا کہلاتا ہے۔
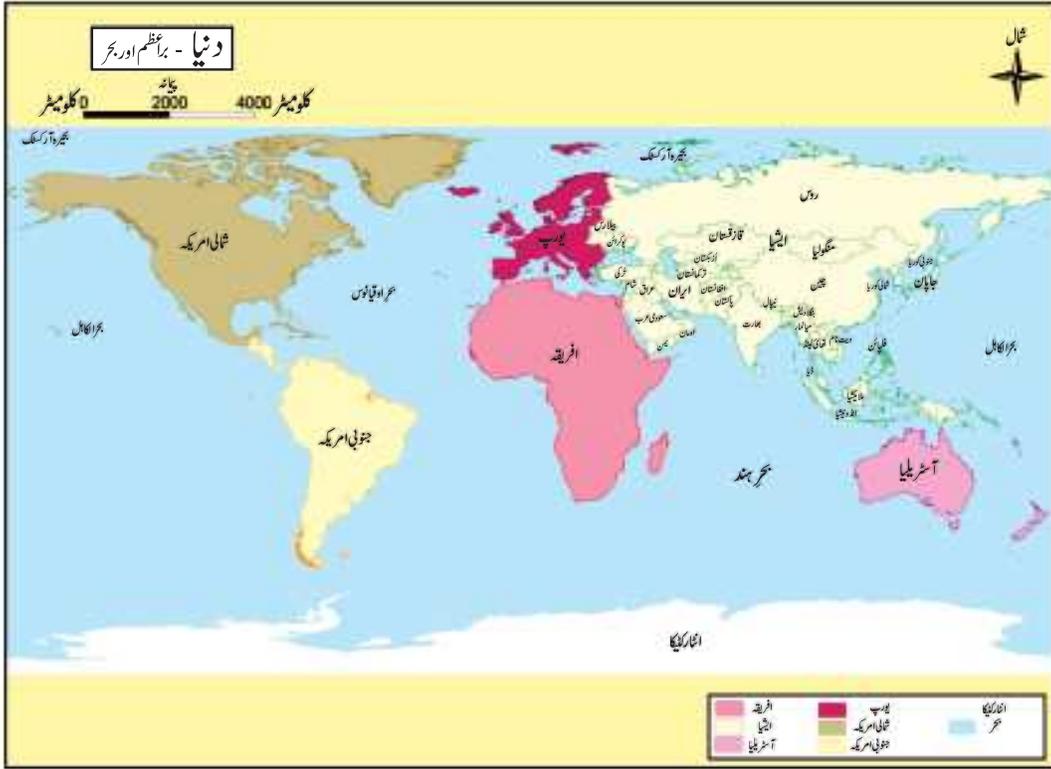
شکل 1.1 دنیا کا نقشہ

پاکستان کی سرحدیں چار ممالک: ایران، افغانستان، چین اور بھارت سے ملتی ہیں۔پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے۔شمال مغرب میں افغانستان ہے اور شمال مشرق میں چین واقع ہے۔پاکستان کی معمولی سی سرحد جو چین سے ملتی ہے قراقرم کے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔بحیرۂ عرب پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔

ابھی ہم نے اپنے پڑوسیوں کے حوالے سے پاکستان کے محلِ وقوع کے بارے میں پڑھا ہے۔ہم خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد استعمال کر کے بھی پاکستان کا صحیح محلِ وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔آیئے سب سے پہلے یہ سیکھیں کہ خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد کیا ہیں؟

شکل 1.2 نقشہ میں پاکستان کے پڑوسی ممالک دکھائے گئے ہیں

## خطوطِ عرض البلد اور طول البلد:

گلوب اور نقشوں میں کسی مقام یا جگہ کا تعین کرنے کے لیے ہم مربعی خانے میں کھینچے افقی اور عمودی اساسی خطوط (گرڈ لائنز) ▦ کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ خطوط گلوب اور نقشے کو مربعی گرڈ میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ (شکل 1.3 دیکھیے) عمودی اساسی خطوط (گرڈ لائنز) ||| خطوطِ طول البلد کہلاتے ہیں اور ان پر نمبر درج ہوتے ہیں۔ عرضی اساسی خطوط (گرڈ لائنز) ☰ خطوطِ عرض البلد کہلاتے ہیں اور ان پر حروف درج ہوتے ہیں۔
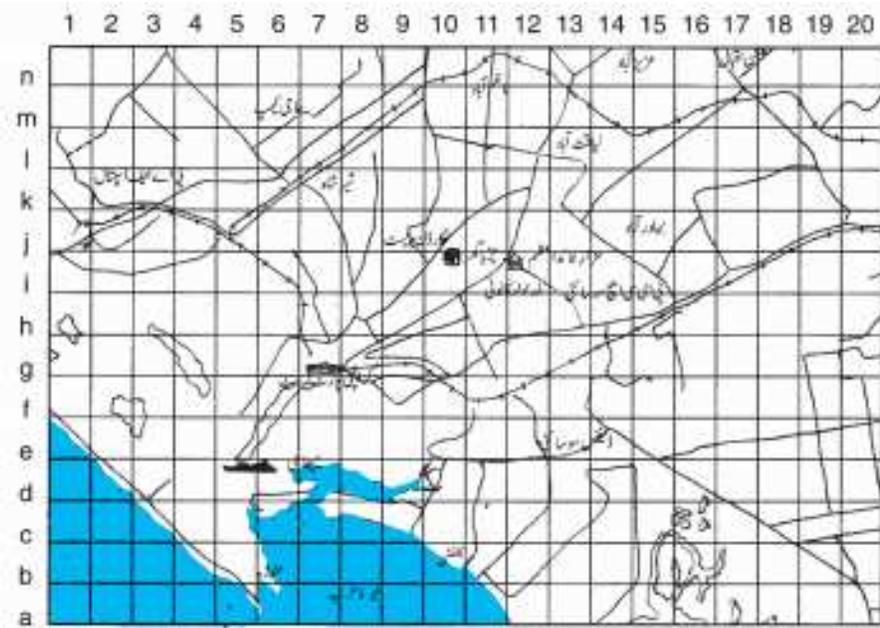
شکل 1.3 یہ نقشہ عرضی اور عمودی اساسی خطوط (گرڈ لائنز) کو ظاہر کر رہا ہے

شکل 1.4 دنیا کا نقشہ جس میں خطوط طول البلد اور عرض البلد سے بننے والے مربعی خانے (گرڈ) دکھائے گئے ہیں

## خطوطِ عرض البلد یا عرض البلد سے مشابہ / متوازی

زمین ایک کامل کرّہ نہیں ہے۔ یہ قطب شمالی اور قطب جنوبی پر معمولی سی چپٹی ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کے عین درمیان میں عرض البلد کا سب سے اہم خطّ یعنی خطِ استوا کھینچا گیا ہے۔ خطِ استوا کرّہِ عرض کو دو مساوی حصوں یا نصف کرّوں میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ نصف حصّہ جو خطِ استوا کے شمال میں واقع ہے شمالی نصفِ کرّہ کہلاتا ہے اور خطِ استوا کے جنوب میں واقع نصف کرّہ جنوبی نصف کرّہ کہلاتا ہے۔ (شکل 1.5 دیکھیے)۔
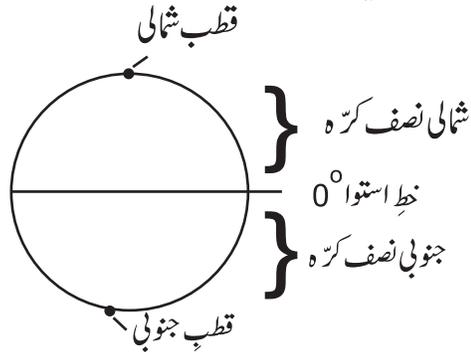
شکل 1.5 شمالی اور جنوبی نصف کرے

ہر نصف کرے میں عرض البلد کے 90 فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ یعنی مساوی فاصلے کے 90 متوازی خطوط خطِ استوا کے شمال میں اور مساوی فاصلے کے 90 متوازی خطوط خطِ استوا کے جنوب میں کھینچے گئے ہیں۔ خطوطِ عرض البلد مشرق سے مغرب کی طرف زمین کے اطراف مکمل دائرے بناتے ہیں۔ گہرے خطوط ایسے خطوطِ عرض البلد ہیں جو اتنے اہم ہیں کہ انھیں خصوصی نام دیے گئے ہیں۔ (شکل 1.5 دیکھیے)۔
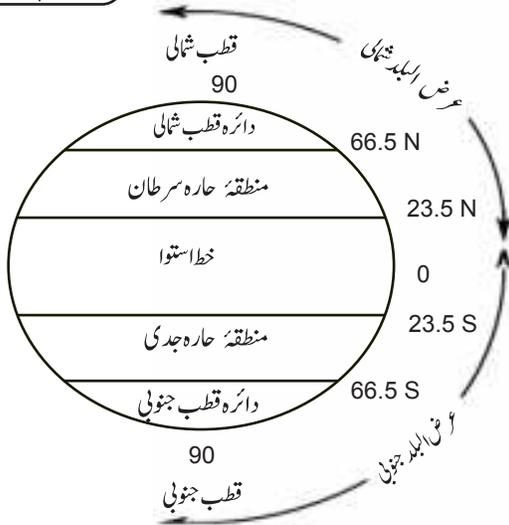
عرض البلد کے اہم خطوط
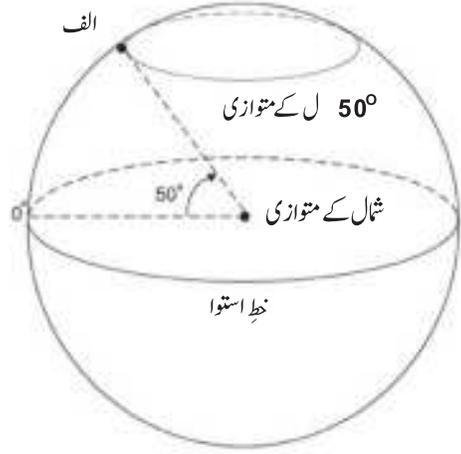
خطوطِ عرض البلد کی شناخت کا طریقہ

شکل 1.6 خطوطِ عرض البلد

## الف- خطِ استوا

0° عرض البلد پر واقع خط، خطِ استوا کہلاتا ہے، کیونکہ یہ زمین کو دو مساوی حصّوں یا کرّوں میں تقسیم کرتا ہے جو شمالی نصف کرّہ اور جنوبی نصف کرّہ کہلاتے ہیں۔

## ب- خطِ سرطان اور خطِ جدّی کا درمیانی حصّہ (منطقۂ حارہ)

دو منطقۂ حارہ (ٹروپکس) ہیں۔ خطِ استوا کے شمال میں 23.5° پر واقع عرض البلد کو منطقۂ حارہ سرطان کہتے ہیں۔ خطِ استواء کے جنوب میں 23.5° پر واقع عرض البلد کو منقطۂ حارہ جدّی کہتے ہیں۔

## ج- دائرۂ قطب شمالی اور دائرۂ قطب جنوبی

خطِ استوا کے شمال میں 66.5° پر واقع عرض البلد دائرۂ قطب شمالی کہلاتا ہے۔ خطِ استوا کے جنوب میں 66.5° پر واقع عرض البلد دائرۂ قطب جنوبی کہلاتا ہے۔

## د- قطب شمالی اور قطب جنوبی

خطِ استوا سے 99° شمال پر واقع قطب کو قطب شمالی کہتے ہیں اور خطِ استوا سے 99° جنوب پر واقع قطب کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ جب آپ کسی جگہ کا عرض البلد بتاتے ہیں تو آپ کو ہمیشہ یہ بتانا ہوگا کہ وہ خطِ استوا کے جنوب میں ہے یا شمال میں۔ مثال کے طور پر دائرۂ قطب شمالی 66.5° ش پر ہے اور دائرۂ قطب جنوبی 66.5° ج پر ہے۔ صرف خطِ استوا اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ 0° پر واقع ہے۔

## خطوطِ طول البلد

خطوطِ طول البلد وہ فرضی خطوط ہیں جو قطب شمالی سے قطب جنوبی کی طرف کھینچے گئے ہیں۔ خطوطِ عرض البلد زمین کے گرد مکمل دائرے بناتے ہیں جبکہ خطوطِ طول البلد صرف آدھی زمین کا احاطہ کرتے ہیں۔

طول البلد کا سب سے اہم خط نصف النہار اعلیٰ یا گرین وچ نصف النہار $0^{\circ}$ پر ہے۔ طول البلد کا کوئی بھی خط نصف النہار اعلیٰ ہوسکتا ہے لیکن بین الاقوامی معاہدے کے تحت انگلینڈ کے قصبے گرین وچ سے گزرنے والا خط سرکاری طور پر نصف النہار اعلیٰ کہلاتا ہے۔ نصف النہارِ اعلیٰ کے مشرق میں طول البلد کے 180 خطوط ہیں جن پر م لکھا جاتا ہے۔ نصف النہارِ اعلیٰ کے مغرب میں طول البلد کے 180 خطوط ہیں جن پر غ لکھا جاتا ہے کیونکہ زمین ایک کرّہ یا گولا ہے۔ طول البلد کے 360 خطوط ہیں۔ نصف النہارِ اعلیٰ کے مشرق میں طول البلد کے 180 خطوط اور اسی طرح مغرب میں 180 خطوط ہیں۔ (شکل 1.7 دیکھیے)
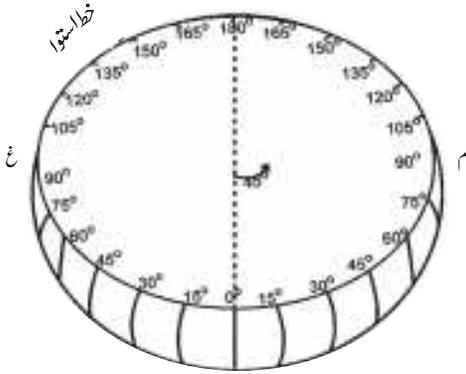
خطوطِ طول البلد کی شناخت کرنے کا طریقہ
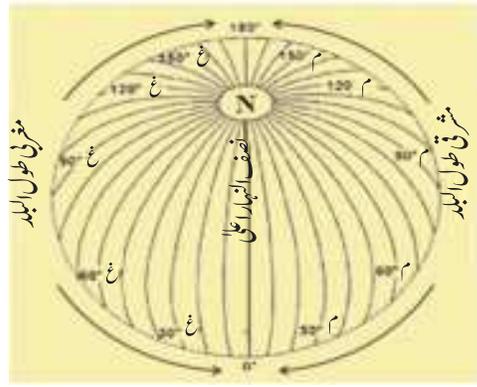
نصف النہارِ اعلیٰ اور طول البلد $180^{\circ}$

شکل 1.7 خطوطِ طول البلد

خطوطِ طول البلد میں دو خطوط بہت اہمیت رکھتے ہیں اور اُنہیں مخصوص نام دیے گئے ہیں۔

### ا- نصف النہارِ اعلیٰ

طول البلد کا سب سے اہم خط $0^{\circ}$ طول البلد ہے، جسے نصفِ النہارِ اعلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ زمین کے مشرق اور مغرب میں فاصلوں کی پیمائش کرنے کا نقطۂ آغاز ہے۔ یہ اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ متفقہ طور پر تسلیم شدہ عالمی وقت جس کے ذریعے تمام ممالک اور خطّوں میں وقت کی پیمائش کی جاتی ہے، اُس کا انحصار اسی پر ہوتا ہے۔

### ب- عالمی خطِ تاریخ

$0^{\circ}$ طول البلد یا نصفِ النہار اعلیٰ کے عین مخالف $180^{\circ}$ طول البلد ہے جسے عالمی خطِ تاریخ (انٹرنیشنل ڈیٹ لائن) IDL کہتے ہیں۔ IDL کے مشرق اور مغرب میں واقع ممالک اور خطوں کی تاریخیں مختلف ہوتی ہیں۔ جیسے ہی آپ عالمی خطِ تاریخ IDL سے گزر جاتے ہیں، آپ یا تو ایک دن پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں (اگر مغرب میں جا رہے ہوں تو) یا پھر آپ ایک دن بعد پہنچتے ہیں (اگر مشرق کی طرف سفر کر رہے ہیں تو)۔ شکل 1.8 دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ دوسرے خطوطِ طول البلد کے برعکس IDL ایک خطِ مستقیم نہیں ہے۔ ایسا اس لئے ہے تا کہ ایک ملک یا خطے میں ہر جگہ ایک ہی تاریخ ہو۔
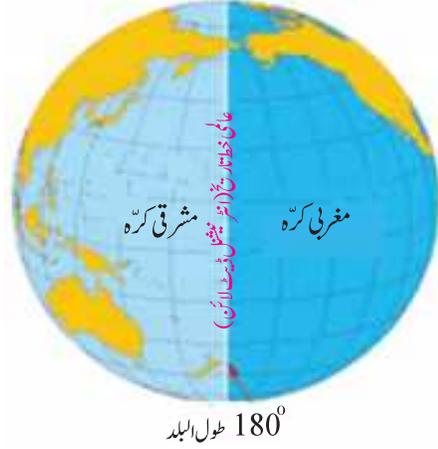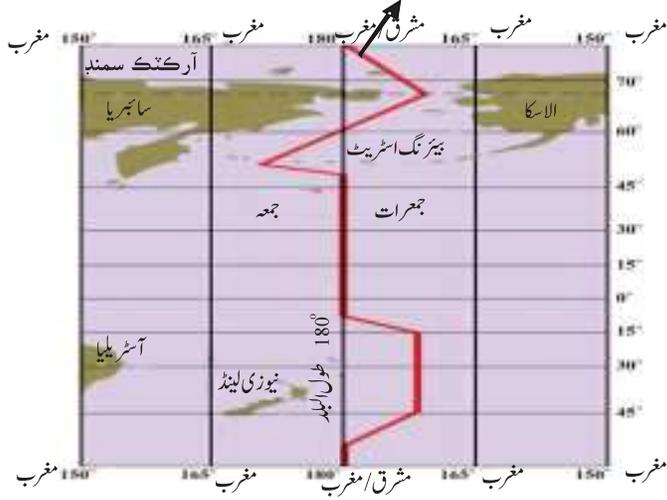
شکل 1.8 عالمی خطِ تاریخ (ڈیٹ لائن)

نصف النہارِ اعلیٰ اور عالمی خطِ تاریخ (IDL) مل کر ایک دائرہ بناتے ہیں جو زمین کو مشرقی اور مغربی کرّے میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ بالکل اُسی طرح سے ہے جس طرح کہ 0° طول البلد پر خطِ استوا زمین کو مغربی اور مشرقی کرّوں میں تقسیم کرتا ہے۔

مشرقی کرّہ، نصف النہارِ اعلیٰ کے مشرق میں اور IDL کے مغرب میں ہے۔ ایشیا، آسٹریلیا اور افریقہ کا زیادہ تر حصہ مشرقی کرّے کا حصہ ہیں۔ مغربی کرّہ نصف النہارِ اعلیٰ کا مشرق اور IDL کا مغرب ہے۔ شمالی اور جنوبی امریکا برٹش آئزلز (Isles بشمول آئرلینڈ، ویلز) اور افریقہ کا شمال مغربی حصہ مغربی کرّے کے حصے ہیں۔ پاکستان کون سے کرّے میں واقع ہے؟

**سرگرمی:**

اپنی کاپی کے صفحے پر افقی اور عمودی خطوط کھینچیے۔ عین درمیانی افقی خط کو خطِ استوا کا نام دیجیے اور دوسرے خطوط کو 10° س اور 20° ش لکھیے۔ اب عین درمیانی عمودی خط کو نصف النہار کا نام دیجیے اور دوسرے خطوط کو 10° م اور 10° غ کہیئے۔ کسی مربعی خانے میں ایک ستارہ بنایئے اور اپنے ساتھی سے پوچھیے کہ یہ کس مربعی خانے میں موجود ہے؟
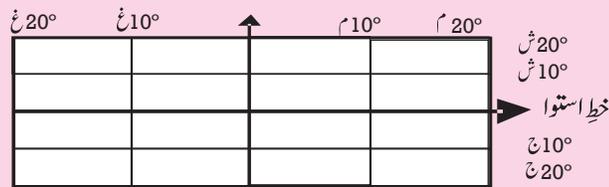


گلوب کی شکل کاپی پر بنایئے۔ اس میں خطوطِ طول البلد اور عرض البلد بنایئے۔ 180° طول البلد کو IDL عالمی خطِ تاریخ لکھیں۔

# خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد کے استعمال سے کسی جگہ کے صحیح مقام کا تعین کرنا

اگر ہم گلوب یا نقشے پر نظر ڈالیں تو ہمیں خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد واضح طور پر نظر آئیں گے۔ ان خطوط کی مدد سے ہم گلوب یا نقشے پر کسی جگہ کے صحیح مقام کا تعین بآسانی کر سکتے ہیں۔ ہم کسی جگہ کے مقام کا تعین ذیل کی ہدایات کے مطابق کس طرح کرتے ہیں؟
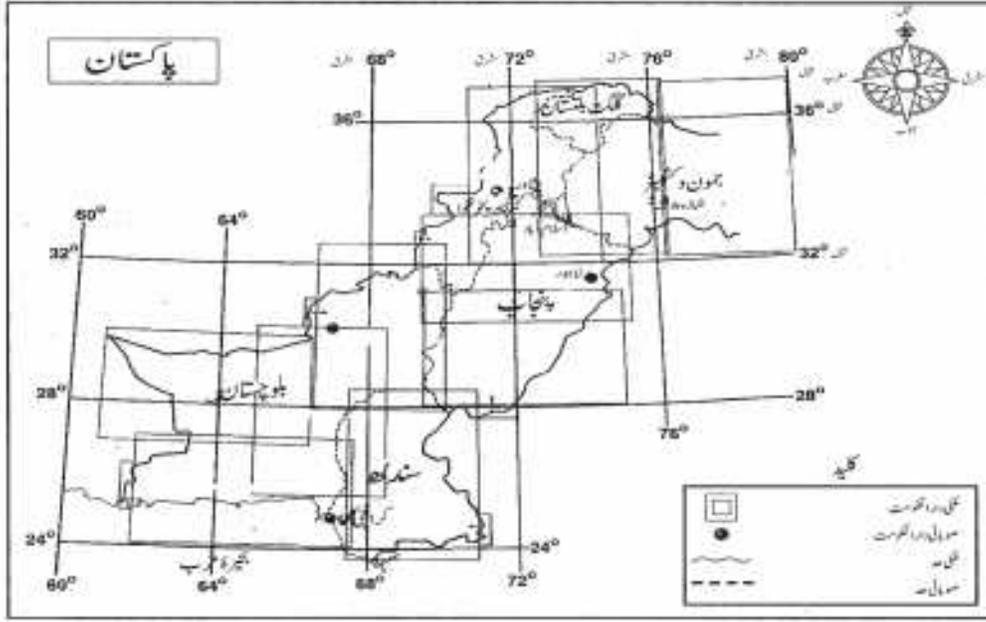
شکل 1.9 پاکستان کا نقشہ جس میں خطوطِ طول البلد اور عرض البلد دکھائے گئے ہیں

آیئے ہم مندرجہ ذیل طریقوں کے ذریعے سیکھیں۔

1- نقشے پر اسلام آباد تلاش کیجیے۔ اسے ایک علامت سے ظاہر کیا گیا ہے۔

2- نقشے پر اسلام آباد کی اس علامت سے گزرتا ہوا ایک افقی خط کھینچیے $32^{o}$ درجہ شمال اور $36^{o}$ درجہ شمال کی درمیانی جگہ کو 4 برابر حصّوں میں تقسیم کیجئے۔ آپ نے جو افقی خط کھینچا ہے، وہ 33 درجے شمال کے بہت قریب ہے۔ عرض البلد 33.42 درجے شمال ہے۔

3- نقشے پر اسلام آباد کی اس علامت سے گزرتا ہوا ایک عمودی خط کھینچیے 72 درجے مشرق اور 76 درجے مشرق کی درمیانی جگہ کو 4 مساوی حصوں میں تقسیم کیجیے۔ آپ نے جو عمودی خط کھینچا ہے، وہ 73 درجے مشرق کے بہت قریب ہے۔ پس طول البلد 730.9 درجے مشرق ہے۔

4- پہلے عرض البلد پڑھیے پھر طول البلد پڑھیے۔ اس لیے اسلام آباد 33.42 درجے شمال 73.9 درجے مشرق پر ہے۔

مفت تقسیم کے لیے

## نقشہ میں کسی جگہ کا درست مقام خطوطِ طول البلد اور عرض البلد کی مدد سے تلاش کرنا

اٹلس یا نقشوں کی کتاب کے آخر میں ایک فہرست دی گئی ہے، جس میں اٹلس کے اندر دکھائے گئے تمام مقامات حروفِ تہجی کے لحاظ سے درج کیے گئے ہیں۔ ہمیں اُس فہرست میں اس طرح کا اندراج ملتا ہے: کراچی $24.52^\circ$ ش $670.3^\circ$ م۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کراچی $24.52^\circ$ شمال اور $670.3^\circ$ مشرق میں واقع ہے۔ شکل 1.10 میں دیے گئے نقشے میں $24^\circ$ شمال تلاش کرکے اُس کے بالکل نزدیک ایک افقی خط کھینچیں۔ $67^\circ$ (مشرق) تلاش کریں اور اُس کے بالکل نزدیک ایک عمودی خط کھینچیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جس مقام پر یہ دونوں خط ایک دوسرے کے ساتھ مل رہے ہیں، وہیں پر کراچی واقع ہے۔
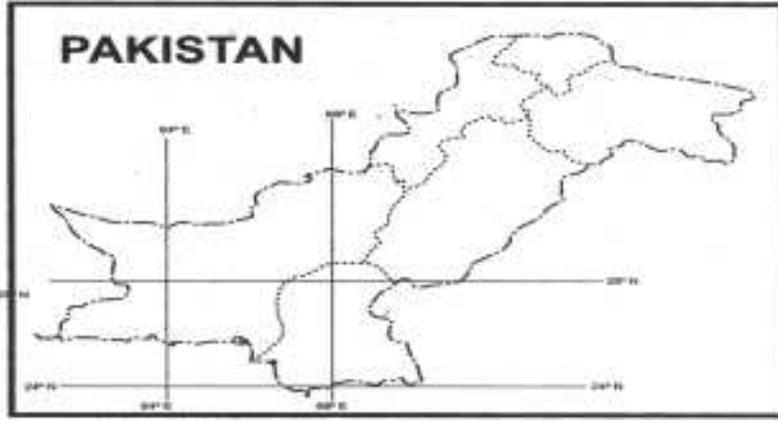
شکل 1.10 پاکستان کا نقشہ

**سرگرمی:**

الف- آپ نے ابھی جو عمل سیکھا ہے، اسی عمل کو دہراتے ہوئے پشاور اور حیدرآباد کی صحیح محل وقوع کا تعین کیجیے۔

ب- 31.25 ش، 73.9 م اور 25.22 ش، 68.22 م پر واقع شہروں کو تلاش کیجئے۔

## پاکستان کا صحیح محلِّ وقوع

ابھی ہم نے یہ سیکھا ہے کہ خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد کو استعمال کرکے کسی جگہ کے صحیح محلِّ وقوع کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے۔ کسی ملک کے صحیح محلِ وقوع کے تعین کے لیے ہمیں چاروں بنیادی یا کلیدی سمتوں یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی جانب سب سے زیادہ دور نقاط تلاش کرنا ہوں گے۔

آیئے اب ہم پاکستان کا صحیح محلِّ وقوع معلوم کریں۔

☆ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع نقطے کو تلاش کیجیے۔ اس کا عرض البلد پڑھیے۔ یہ $36.75^\circ$ درجے شمال ہے۔

☆ اب انتہائی جنوب میں واقع نقطہ تلاش کیجیے اور اُس کا عرض البلد پڑھیے۔ یہ $23.45^\circ$ ہے۔

☆ اب انتہائی مشرق میں واقع نقطہ تلاش کیجیے اور اس کا طول البلد پڑھیے۔ یہ $75.5^\circ$ م ہے۔

☆ آخر میں انتہائی مغرب میں واقع نقطہ تلاش کیجیے اور اس کا طول البلد پڑھیے۔ یہ 61 درجے مشرق (م) ہے۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان شمالی نصف کرّ ے میں23.45 درجے شمال اور36.75 درجے شمال کے درمیان اور 61 درجے مشرق اور75.5 درجے مشرق کے درمیان واقع ہے۔

## پاکستان کے محلِّ وقوع کی اہمیت

جیسا کہ ہم نے ابھی پڑھا ہے پاکستان شمالی کرّے میں عرض البلد25 درجے شمال اور 37 درجے شمال عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں پورے سال کے دوران چاروں موسم آتے ہیں، اس لیے یہاں مختلف اقسام کی فصلیں اُگائی اور اُن کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ پاکستان برصغیر ایشیا کے اُس حصے میں پایا جاتا ہے، جو جنوبی ایشیا کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک SAARC) کا رکن ہے۔ یہ شمال میں اعلیٰ ترین صنعتی ملک چین سے بہت زیادہ دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔ اس سے نزدیک بہت سے اسلامی ممالک پائے جاتے ہیں، جن سے اس کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ بحیرۂ عرب جو پاکستان کے جنوب میں واقع ہے، عالمی تجارت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

## پیمانہ

سطحِ ارض پر کسی شے کی اصل جسامت کے مطابق نقشہ کھینچنا بالکل ناممکن ہے۔ اسی لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نقشہ کسی بھی چیز کے مختصر پیمانہ دار نمونے کا عکس ہوتا ہے۔ پیمانہ نقشے پر فاصلے کا سطح زمین پر اصل فاصلے سے موازنہ کرتا ہے۔ نقشے کے پیمانے کو تین طریقوں: بیان، خطّ یا نسبت میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

### i- پیمانے کا بیان:

پیمانے کو الفاظ اور اعداد میں بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ شکل 1.11 میں دکھایا گیا ہے۔ بیان کردہ پیمانے کا مطلب یہ ہے کہ نقشے پر سینٹی میٹر کا فاصلہ زمین کے 10 کلومیٹر کے برابر ہے۔

| نقشے کا 1 سینٹی میٹر زمین کے 10 کلومیٹر کی نمائندگی کرتا ہے |
|---|

شکل 1.11 پیمانے کا بیان

### ii- خطّی پیمانہ:

خطّی پیمانہ کئی سینٹی میٹر لمبا ایک خط ہوتا ہے، جس کو برابر کے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ شکل 1.12 کے مطابق 0 اور 100 کلومیٹر کے مابین فاصلہ 2 سینٹی میٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نقشے پر 2 سینٹی میٹر زمین کے 100 کلومیٹر کے برابر ہے یا نقشے کا ایک سینٹی میٹر زمین کے 50 کلومیٹر کے برابر ہے۔

| 700 کلومیٹر | 600 کلومیٹر | 500 کلومیٹر | 400 کلومیٹر | 300 کلومیٹر | 200 کلومیٹر | 100 کلومیٹر |
|---|---|---|---|---|---|---|

شکل 1.12 خطّی پیمانہ

### iii- عددی نسبت یا کسری پیمانہ:

اس قسم کے پیمانے میں فاصلہ کی کسی اکائی کا ذکر نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے ایسی نسبت قائم کی جاتی ہے جسے فاصلے کی تمام اکائیوں میں رکھا جاسکے۔ مثلاً: 1:100، اس عددی نسبت میں اگر 1 کا مطلب ایک سینٹی میٹر ہے تو 100 کا مطلب 100 سینٹی میٹر ہوگا اور اگر ایک سے مراد 1 کلومیٹر ہے تو پھر 100 کا مطلب 100 کلومیٹر ہوگا۔
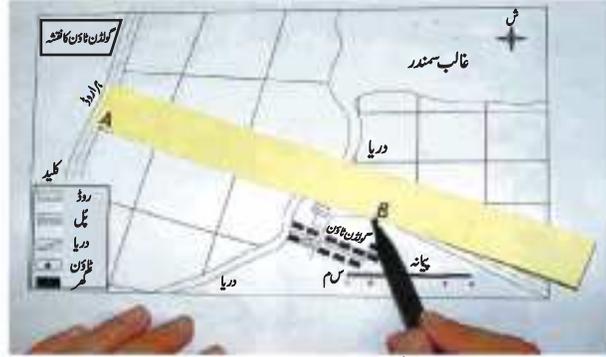
ایک بچہ ہرا روڈ اور گولڈن ٹاؤن کے درمیان فاصلہ ناپ رہا ہے
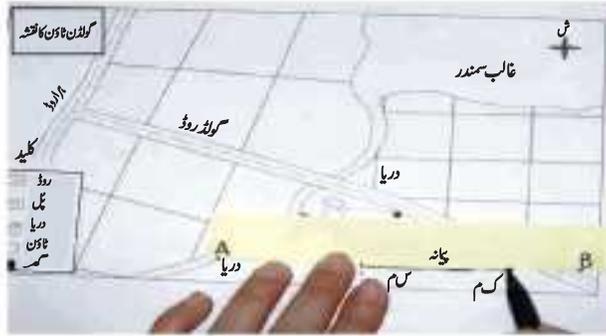
نقشے پر حقیقی فاصلہ ناپنے کے لئے پیمانہ استعمال کرنا

شکل 1.13

آیئے اب ہم ہرا روڈ اور گولڈن ٹاؤن کے درمیانی فاصلے کی پیمائش کرکے دو جگہوں کے درمیان فاصلہ معلوم کرنے کا طریقہ سیکھیں۔

1- نقشے میں ہرا روڈ اور گولڈن ٹاؤن تلاش کیجیے۔
2- ہرا روڈ اور گولڈن ٹاؤن کے درمیان کاغذ کا ایک سیدھا ٹکڑا رکھیں۔ ہرا روڈ کو، الف اور گولڈن ٹاؤن کو، ب سے ظاہر کیجیے۔
3- نقشے پر کاغذ خطّی پیمانے کے ساتھ ملا کر اس طرح رکھیے کہ الف صفر کے نشان پر آجائے۔ اب مقام ب کو دیکھیے۔ اس صورتِ حال میں فاصلہ 13 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔
4- بالکل صحیح فاصلہ جاننے کے لیے کہ فاصلہ 13 کلومیٹر سے کتنا زیادہ ہے، آپ کاغذ کو بائیں جانب رکھ کر فاصلے میں موجود کسر کی نشاندہی بھی کرسکتے ہیں۔
5- ہرا روڈ اور گولڈن ٹاؤن کے درمیان 13.5 کلومیٹر فاصلہ ہے۔

سرگرمی:

شکل 1.9 میں دیے گئے نقشے کے ذریعے کراچی اور اسلام آباد کے درمیان فاصلہ ناپیں۔ دونوں کے درمیان زمینی فاصلہ کتنا ہے؟

## شاہراہوں اور دریاؤں کی پیمائش کے لیے پیمانہ استعمال کرنا

شاہراہ اور دریا عام طور سے بالکل سیدھے نہیں ہوتے۔ وہ اکثر مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ٹیڑھے یا مُڑے ہوئے فاصلوں کی پیمائش کے لیے آپ کو دھاگہ استعمال کرنا چاہیے۔

1- سڑک یا دریا کی لمبائی ناپنے کے لیے اس کے ایک سرے پر دھاگے کا ایک سرا رکھیں۔
2- پھر دھاگے کو دریا یا سڑک کی لمبائی کے ساتھ ساتھ موڑ کر اُنھیں ناپیں۔
3- جب آپ دریا یا سڑک کے آخری سرے پر پہنچیں تو پھر دھاگے پر نشان لگائیں۔
4- اب دھاگے کو پیمانے پر رکھیں اور گذشتہ مشق کی طرح فاصلے کی پیمائش کریں۔
5- اپنا مشاہدہ تحریر کریں۔

سرگرمی:

دھاگے کے ٹکڑے کے ذریعے پاکستان کے نقشے پر موجود دریائے سندھ کی پیمائش کریں۔ یہ کتنا طویل ہے؟

## دنیا کا ٹائم زون

دنیا کے ٹائم زون کا انحصار اس حقیقت پر ہے کہ زمین فی گھنٹہ 15 درجے عرض البلد کا سفر کرتی ہے۔ اس لیے 24 معیاری ٹائم زونز (24 گھنٹے $\times 15^o = 360^o$) ہیں۔ (شکل 1.14 دیکھیے) ٹائم زونز کی گنتی ابتدائی نصف النہارِ اعلیٰ ($0^o$ طول البلد) سے کی جاتی ہے جو انگلینڈ کے قصبے گرین وچ سے گزرتا ہے۔ ہر ٹائم زون مرکزی نصف النہارِ اعلیٰ پر منحصر ہوتا ہے جو ابتدائی نصف النہار سے 15 درجے کے وقفے سے ناپا جاتا ہے اور اس میں مرکزی نصف النہار سے 7.5 درجے کا اضافہ دونوں جانب کیا جاتا ہے۔ پہلے ٹائم زون کو 0 سے ظاہر کرتے ہیں جو ابتدائی نصف النہار کے دونوں جانب 7.5 درجے طول البلد کے درمیان ہوتا ہے۔ آخری ٹائم زون کو 12 سے ظاہر کیا جاتا ہے جو انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کی دونوں جانب 172.5 درجے طول البلد پر پایا جاتا ہے۔

0 ٹائم کے مشرق میں پائے جانے والے ٹائم زونز کو مثبت (+) کی علامت سے جبکہ وہ ٹائم زونز جو مغرب میں ہوتے ہیں، اُنھیں منفی (-) کی علامت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ 0 اور بارھواں ٹائم زون مشرقی اور مغربی دونوں گروہوں میں شامل ہوتا ہے۔ 0 ٹائم زون کے ساتھ مثبت یا منفی کا نشان استعمال نہیں ہوتا، جبکہ بارھویں ٹائم زون کے ساتھ مثبت اور منفی دونوں نشان استعمال کیے جاتے ہیں۔

دنیا کے ٹائم زونز خطوطِ طول البلد اور وقت کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ کسی بھی دو متصل یا نزدیکی ٹائم زونز کے درمیان ایک گھنٹے کا فرق ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہیں کہ طول البلد کے ہر 15 درجے کے لیے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہے۔ (طول البلد

کے ہر درجے کے لیے 4 منٹ) پاکستان 5+ ٹائم زون میں واقع ہے اس لیے اس کا وقت 0 ٹائم زون پر موجود لندن کے مقابلے میں 5 گھنٹے آگے ہے۔ پس جب پاکستان میں رات کے 8 بجتے ہیں، تب اُسی تاریخ میں لندن میں دوپہر کے 3 بجتے ہیں۔
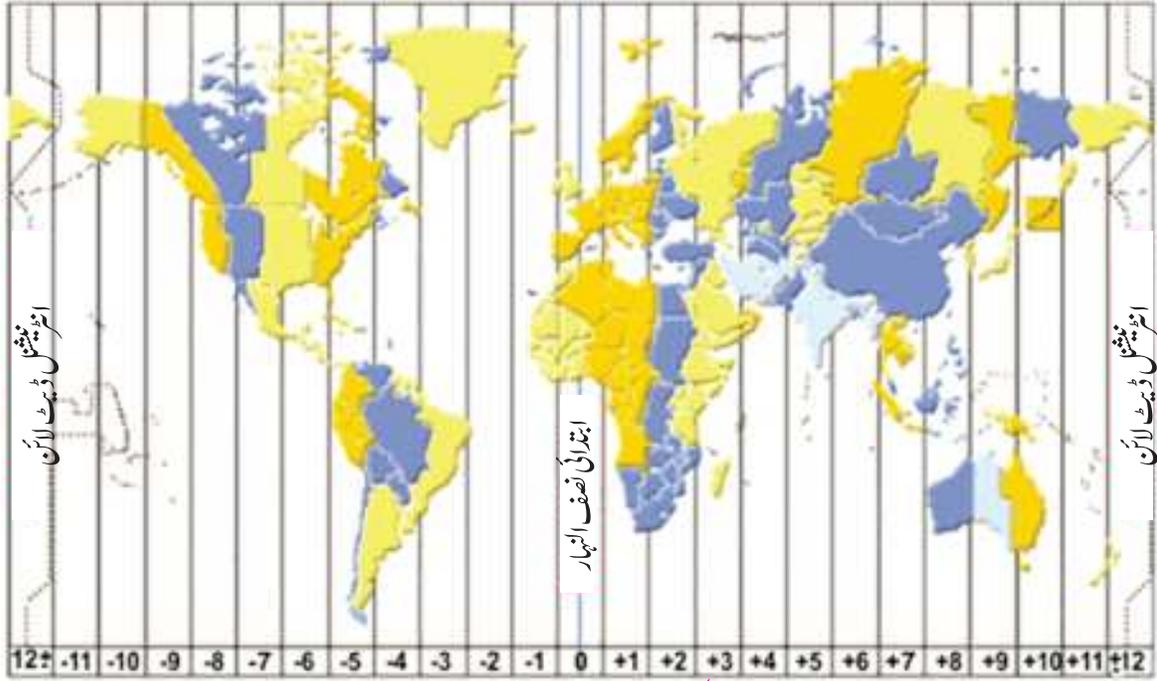
شکل 1.14 دنیا کا ٹائم زون

## نقشوں کی اقسام

نقشہ وہ ڈرائنگ ہے، جو مکمل سطحِ زمین یا اُس کے حصّے کو ظاہر کرتا ہے۔ نقشے سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ایک جگہ دوسری جگہ کے تعلق سے کس جگہ واقع ہے۔ نقشے کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ نقشوں کی تین اقسام نیچے بیان کی گئی ہیں:

### 1. طبعی نقشے

صفحہ 18 پر شکل 2.1 دیکھیے ۔ یہ ایک طبعی نقشہ ہے۔ اس میں طبعی خصوصیات مثلاً پہاڑیوں، پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں کو مختلف رنگوں سے دکھایا گیا ہے۔

### 2. سیاسی نقشے

شکل 1.1 اور 1.2 کو دیکھیے ۔ یہ سیاسی یا انتظامی نقشے ہیں۔ سیاسی نقشے ملکوں اور شہروں کے درمیان بارڈر کو ظاہر کرتے ہیں۔

### 3. ریلیف نقشے

صفحہ 22 پر شکل 2.3 دیکھیے ۔ یہ پہاڑوں اور پہاڑیوں اور سمندروں اور بحیروں کی گہرائی مختلف طرح کے رنگوں سے دکھاتے ہیں۔

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ دیکھا کہ عرض البلد کے 180 فرضی خطوط ہیں اور طول البلد کے 360 فرضی یا تصوراتی خطوط ہیں اور یہ کہ یہ لائنیں ہمیں نقشے یا گلوب میں کسی مقام کے معلوم کرنے میں مددگار ہیں۔خطوط طول البلد ہمیں دنیا میں پائی جانے والی جگہوں کا پتا لگانے میں مدد دیتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ نقشے کئی اقسام کے ہوتے ہیں جیسے کہ طبعی، سیاسی اور ریلیف کے نقشے اور تمام نقشوں کے پیمانے ہوتے ہیں۔ نقشے کا پیمانہ بیانیہ طور پر، بار یا نسبت کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہم نقشے کے پیمانے کے ذریعے مختلف مقامات کے درمیان فاصلے اور اُن میں پائی جانے والی خصوصیات جیسا کہ دریاؤں اور شاہراہوں کی لمبائی بھی ناپ سکتے ہیں۔

## مشق

### الف- کثیر الانتخابی سوالات:

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

i- تصوراتی لائنیں جو نقشے پر شمال-جنوب کی سمت جاتی ہیں، اُنھیں کہتے ہیں:

(الف) عرض البلد (ب) طول البلد (ج) متوازی

ii- 23.5 ج عرض البلد کو کہتے ہیں:

(الف) منطقۂ حارہ (ب) خطِ سرطان (ج) خطِ جدّی

iii- دنیا کتنے ٹائم زونز میں تقسیم کی گئی ہے؟

(الف) 12 (ب) 15 (ج) 24

iv- وہ نقشے جو ملکوں کے درمیان بارڈر دکھاتے ہیں، اُنھیں کہتے ہیں:

(الف) طبعی نقشے (ب) سیاسی نقشے (ج) ریلیف نقشے

### ب- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

1- عرض البلد اور طول البلد کے کتنے خیالی خطوط ہیں؟

2- عرض البلد اور طول البلد کے اہم خطوط کے نام بتائیے۔

3- نقشوں کے پیمانوں کی اقسام کے نام بتائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔

4- پاکستان کا محلِ وقوع کیوں اہم ہے؟ تین وجوہات بیان کیجیے۔

### ج- جدول مکمل کیجیے۔

1. دی گئی شکل میں دنیا کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔

الف- اس نقشے میں عرض البلد اور طول البلد کے اہم خطوط کی شناخت کیجیے۔

ب - اس میں مختلف دار الحکومتوں کو حرف A تا F سے نشان زدہ کیا گیا ہے۔ آپ اُن کے نام لکھیے۔

ج - دیے گئے جدول میں عرض البلد اور طول البلد لکھیے۔ اس جدول میں ایک مثال لکھ دی گئی ہے۔

دنیا کا نقشہ

| نمبر شمار | شہر | محلِ وقوع | | حرف |
|---|---|---|---|---|
| | | عرض البلد | طول البلد | |
| .1 | بیجنگ | $39^o$ ش | $116^o$ م | |
| .2 | واشنگٹن | | | |
| .3 | ماسکو | | | |
| .4 | ٹوکیو | | | |
| .5 | لندن | | | |
| .6 | کینبرا | | | |

## د- عملی کام:

1- نقشے کے پیمانے کے ذریعے سندھ کے نقشے پر موجود سکھر اور کراچی کے درمیان فاصلے کی پیمائش کیجیے۔

2- پاکستان کے نقشے میں موجود دریائے سندھ کی لمبائی کی نقشے پر دیے گئے پیمانے کے ذریعے پیمائش کیجیے۔

3- پلاسٹک کی ایک گیند خریدیں۔ گیند کے بالائی اور نچلے حصے پر یکساں فاصلے پر موجود نقطے کی پیمائش کریں اور اُس پر خط استوا لکھ دیں۔ دونوں نصف کرّوں کو تقسیم کر کے عرض البلد کے باقی ماندہ اہم خطوط دکھائیں۔

4- اپنی جماعت کے کمرے کی لمبائی اور چوڑائی ناپیے۔ اب اپنی کاپی میں اپنی جماعت کا نقشہ بنایئے۔ اس کے لیے پیمانے کا بیان لکھیے۔

## ہ- اضافی سرگرمی

اٹلس کے آخر میں دی گئی فہرست (انڈیکس) دیکھیے۔ ہمیں اس میں دیے گئے تمام مقامات حروفِ تہجّی کے لحاظ سے مرتّب کیے ہوئے نظر آئیں گے۔ ہمیں اس میں اس طرح کے اندراج نظر آئیں گے، ملتان $71.36^oE$ $03.10^oN$ 36B3,

اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ ملتان کو ڈھونڈنے کی بہترین جگہ صفحہ 36، گرڈ B3 ہے۔ اس سے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ ملتان (شمال) $03.10^oN$ اور (مشرق) $71.36^oE$ میں واقع ہے۔ اپنے اٹلس کا انڈیکس کھولیے اور 3 مختلف شہروں کے محلِ وقوع معلوم کیجیے۔

باب 2

# پاکستان اور دنیا کے طبعی خطّے / علاقے

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ علم اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- ''خطّے'' کی اصطلاح کی تعریف مثالیں دے کر بیان کریں۔

2- پاکستان کے کلیدی طبعی خطّوں کو شناخت کریں۔

3- پاکستان کے تمام طبعی خطّوں کی نمایاں خصوصیات کی وضاحت کریں۔

4- دنیا کے نقشے پر موجود ان طبعی خطّوں/علاقوں کو دکھا سکیں جن میں یکساں خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

5- پاکستان کے مختلف طبعی خطّوں/ علاقوں میں رہنے والے افراد اور دوسرے ممالک کے اُسی طرح کے طبعی خطّوں/ علاقوں میں رہنے والے افراد کی زندگی کا موازنہ کریں۔

6- اپنی پسند کے کسی ایک ملک کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اُن تمام معلومات کو ایک ''رہنمائے سیّاح'' کی کتابی شکل میں پیش کریں۔

7- ''باہمی انحصار'' کی اصطلاح کی تعریف بیان کریں۔

8- اُن مختلف طریقوں کو شناخت کریں جن پر افراد انحصار کرتے ہیں۔

9- وہ طریقے بیان کریں جن پر پاکستان کے لوگوں کا انحصار ہے۔

10- اُن مختلف طریقوں کی وضاحت کریں، جن پر دنیا بھر کے ممالک انحصار کرتے ہیں۔

# پاکستان اور دنیا کے طبعی خطّے/ علاقے

## خطّے

جیسے کہ ہمارے چہرے کی نمایاں خصوصیات/ ناک نقشہ، خدوخال یعنی آنکھ، ناک اور کان وغیرہ ہوتے ہیں، بالکل اُسی طرح مختلف مقامات یا ماحول کی بھی نمایاں خصوصیات، زمینی بناوٹ اور خدوخال ہوتے ہیں۔ نمایاں خصوصیات دوطرح کی ہوتی ہیں: قدرتی اور ثقافتی۔ خطّہ یا علاقہ وہ جگہ ہے، جس میں ایک یا کئی قدرتی اور ثقافتی خصوصیات یکساں ہوتی ہیں۔ وہ خطّے جن کی طبعی خصوصیات یکساں ہیں، طبعی خطّے کہلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر خطِ استوا کے نزدیک کا علاقہ وہ قدرتی خطّہ ہے، جو خطِ استوا کے 5 درجے شمال اور 5 درجے جنوب میں واقع ہے۔ اس خطّے یا علاقے میں یکساں موسم ہوتا ہے۔ اسی طرح سے وہ تمام خطّے جو اونچائی پر واقع ہیں، پہاڑی علاقے کہلاتے ہیں۔ وہ خطّے جن میں ثقافتی ہم آہنگی پائی جاتی ہے، مثلاً ان کے باشندوں کی بول چال یا سیاسی نظام یکساں ہے، وہ ثقافتی خطّے/ علاقے کہلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مشرقی افریقہ میں عام طور پر انگریزی زبان بولی جاتی ہے جبکہ مغربی افریقہ میں فرانسیسی زبان بولی جاتی ہے۔ مشرقی افریقہ کو انگریزی زبان بولنے والا خطّہ اور مغربی افریقہ کو فرانسیسی زبان بولنے والا خطّہ یا علاقہ کہا جاتا ہے۔

**سرگرمی:**

الف- خطّے کی اصطلاح کی تعریف بیان کیجیے اور اوپر دی گئی مثالوں میں سے مختلف طبعی خطّے اور مختلف ثقافتی خطّے کی کوئی ایک مثال دیجیے۔

ب- کسی خطّے کی وضع قطع کی دو خصوصیات ڈرائنگ کے ذریعے دکھائیے۔ اس ڈرائنگ کو اپنے ہم جماعت ساتھی کو دکھائیں اور اُس سے کہیں کہ وہ بتائے کہ آپ نے ڈرائنگ میں کن دو قدرتی خصوصیات کو دکھایا ہے؟

## پاکستان کے سب سے زیادہ اہم طبعی خطّے/ علاقے

پاکستان کے طبعی نقشے کو دیکھیں۔ طبعی خصوصیات کی بناء پر پاکستان کو درجِ ذیل علاقوں/خطّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. پہاڑی خطّے/ علاقے
2. سطحِ مرتفع
3. دریائے سندھ کے میدانی علاقے
4. ساحلی علاقے
5. ریگستانی یا صحرائی علاقے
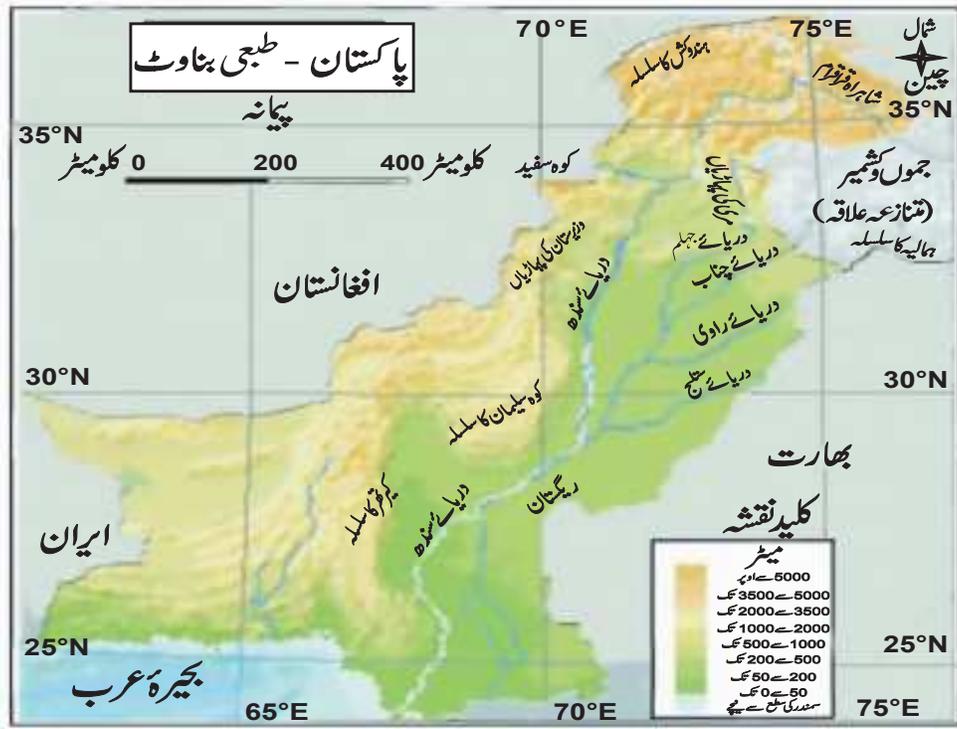
شکل 2.1 پاکستان کا طبعی نقشہ

## 1. پہاڑی علاقے

پاکستان کے شمال، شمال مغرب اور شمال مشرق میں کئی پہاڑ ہیں۔ یہ علاقہ تین پہاڑی سلسلوں ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش پر مشتمل ہے۔ ہندوکش کے جنوب میں کوہِ سفید اور کوہِ سلیمان کے سلسلے ہیں۔ پہاڑوں کے درمیان گہرائی میں دریائی وادیاں ہیں۔

پاکستان کے پہاڑی علاقے

**ہدایت برائے اساتذہ:** پاکستان کا بڑا نقشہ بنائیں یا کہیں سے حاصل کریں اور اُس پر پلاسٹک چڑھا دیں۔ جب پاکستان کی طبعی بناوٹ/ زمینی خدوخال کے بارے میں پڑھائیں تو طالب علموں سے پلاسٹک پر لکھوائیں یا نشان لگوائیں تاکہ آپ بعد میں اُسے مٹا سکیں اور وہی نقشہ دوبارہ استعمال کر سکیں۔

## کوہِ ہمالیہ

پاکستان کے شمال مشرقی پہاڑی سلسلے کو کوہِ ہمالیہ کہتے ہیں۔ ہمالیہ کو اس کی بلندی کی بنا پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

### ☆ ذیلی ہمالیہ

- ☆ ہمالیہ کا جنوبی سلسلہ
- ☆ ضلع راولپنڈی میں واقع ہے۔
- ☆ سطح سمندر سے 600 تا 1200 میٹر بلند ہے۔

### ☆ ہمالیہ صغیر

- ☆ یہ ذیلی اور کبیر ہمالیہ کے درمیان واقع ہے۔
- ☆ راولپنڈی کے شمال میں واقع ہے۔
- ☆ سطحِ سمندر سے تقریباً 1800 میٹر تا 4600 میٹر بلند ہے۔

### ☆ ہمالیہ کبیر

- ☆ ضلع کوہستان میں واقع ہے۔
- ☆ سطح سمندر سے تقریباً 6500 میٹر تک بلند ہے۔
- ☆ سارا سال برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

سرد موسم کی وجہ سے لوگوں نے مری، نتھیا گلی اور گھوڑا گلی کو ''ہل اسٹیشنوں'' (تفریحی پہاڑی مقامات) میں تبدیل کرلیا ہے۔ پاکستانی اور غیر ملکی سیّاح یہاں سرد موسم اور فطری حُسن سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتے ہیں۔

ہمالیہ صغیر کا سرد موسم اور فطری حُسن

## کوہِ قراقرم

قراقرم کا پہاڑی سلسلہ کشمیر کے شمال اور گلگت کے علاقے میں واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے میں زیادہ تر پہاڑ بلند ہیں۔ دنیا کی دوسری سب سے بلند چوٹی کے-ٹو اس پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ کے-ٹو کی طرح دوسری پہاڑی چوٹیاں بھی سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں کیونکہ کوہِ قراقرم بہت اونچے ہیں، انھیں عبور کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے آمد ورفت کے لیے ان

پہاڑوں میں راستے بنائے گئے ہیں۔ دنیا کی سب سے زیادہ بلند سڑک ''شاہراہِ قراقرم'' پاکستان اور چین کے درمیان لوگوں کی آمدورفت اور اشیاء کی نقل وحمل کے لیے بنائی گئی ہے۔ زیادہ تر لوگ ہنزہ اور گلگت کی زرخیز وادیوں میں رہتے ہیں۔

کے-ٹو، کوہِ قراقرم میں دنیا کی دوسری بڑی چوٹی

## کوہِ ہندوکش

کوہِ ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کا کام دیتا ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی ترچ میر چترال، پاکستان میں ہے۔ قراقرم کی پہاڑیوں کی طرح کوہِ ہندوکش کی چوٹیاں بھی سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں اور ان پر بہت کم پودے اُگتے ہیں۔ چند دریا جیسے کہ کابل اور سوات ان پہاڑیوں میں سے بہ کر نیچے آتے ہیں۔ ان پہاڑیوں میں واقع سوات اور چترال میں لوگ رہتے ہیں۔

## دیگر پہاڑ اور پہاڑیاں

کوہِ ہندوکش کے جنوب میں کوہِ سفید کا سلسلہ اور وزیرستان کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہ پہاڑ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کا کام دیتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں بہت سے درّے ہیں۔ درّہ خیبر سب سے زیادہ مشہور درّہ ہے۔ یہاں کے لوگ گندم، چاول، تمباکو اور گنّا کاشت کرتے ہیں۔

جنوب میں مزید کچھ فاصلے پر سندھ کے میدانی علاقے اور سطحِ مرتفع بلوچستان کے درمیان کوہِ سلیمان اور کھیرتھر کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ اس علاقے میں پائی جانے والی معدنیات میں چونے کا پتھر، سیمنٹ بنانے کے کام آتا ہے۔
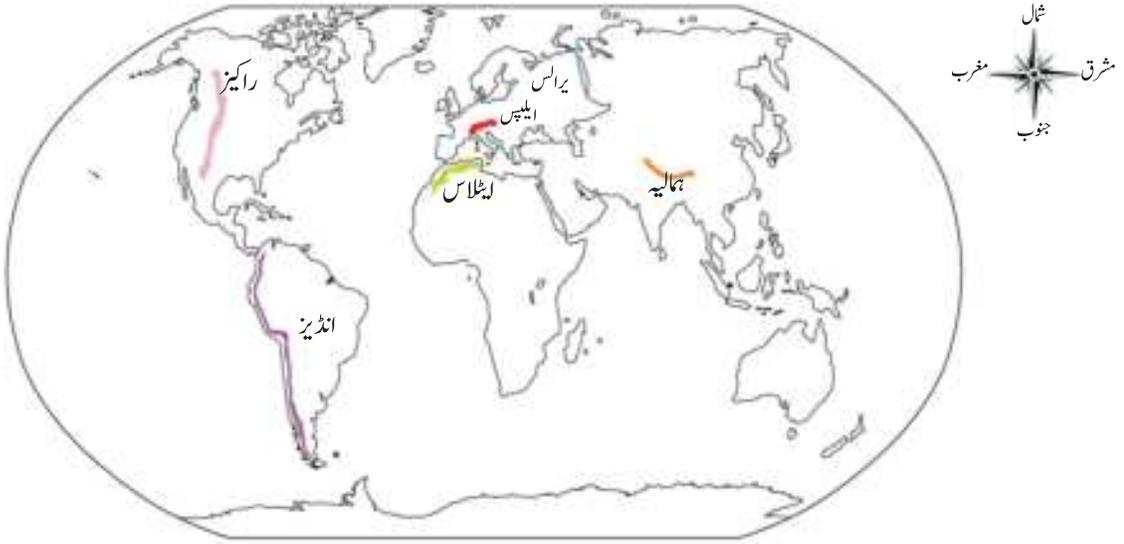
شکل 2.2 دنیا کا نقشہ جس میں اہم پہاڑی سلسلے دکھائے گئے ہیں

**سرگرمی:**
دنیا میں پائے جانے والے پہاڑی سلسلوں کے نام بتائیے اور ان ملکوں کو شناخت کیجیے جہاں یہ سلسلے موجود ہیں۔

## 2. سطحِ مرتفع

اگر کوئی پہاڑی علاقہ اوپر سے ہموار ہو تو اُسے سطحِ مرتفع یا ٹیبل لینڈ کہتے ہیں۔ پاکستان میں دو سطحِ مرتفع ہیں۔ ایک سطحِ مرتفع پوٹھوہار اور دوسری سطحِ مرتفع بلوچستان ہے۔

### سطحِ مرتفع پوٹھوہار

یہ سطحِ مرتفع دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اس کی بلندی 300 میٹر سے لے کر 600 میٹر تک ہے۔ یہاں بہت کم بارش ہوتی ہے، اس لیے یہ علاقہ زراعت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ پوٹھوہار کے علاقے میں معدنیات خاص طور سے تیل، قدرتی گیس، سنگِ مرمر اور چُونے کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ راولپنڈی اور اسلام آباد جیسے کئی شہر یہاں آباد ہیں۔

### سطحِ مرتفع بلوچستان

سطحِ مرتفع بلوچستان میں گلّہ بانی

سطحِ مرتفع بلوچستان کوہِ سلیمان اور کھیرتھر پہاڑیوں کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کی بلندی 600 میٹر سے 900 میٹر تک ہے۔ تمام سال ان علاقوں میں بہت کم بارشیں ہوتی ہیں۔ پانی کی کمی اور چٹانی سطح کے باعث یہ علاقہ زراعت کے لیے غیر موزوں ہے۔ جہاں کہیں پانی دستیاب ہے وہاں فصلوں کی کاشت آبپاشی کے زیرِ زمین نظام کاریز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ معدنیات کوئلہ، گیس، تانبا اور سنگِ مرمر یہاں پائے جاتے ہیں۔
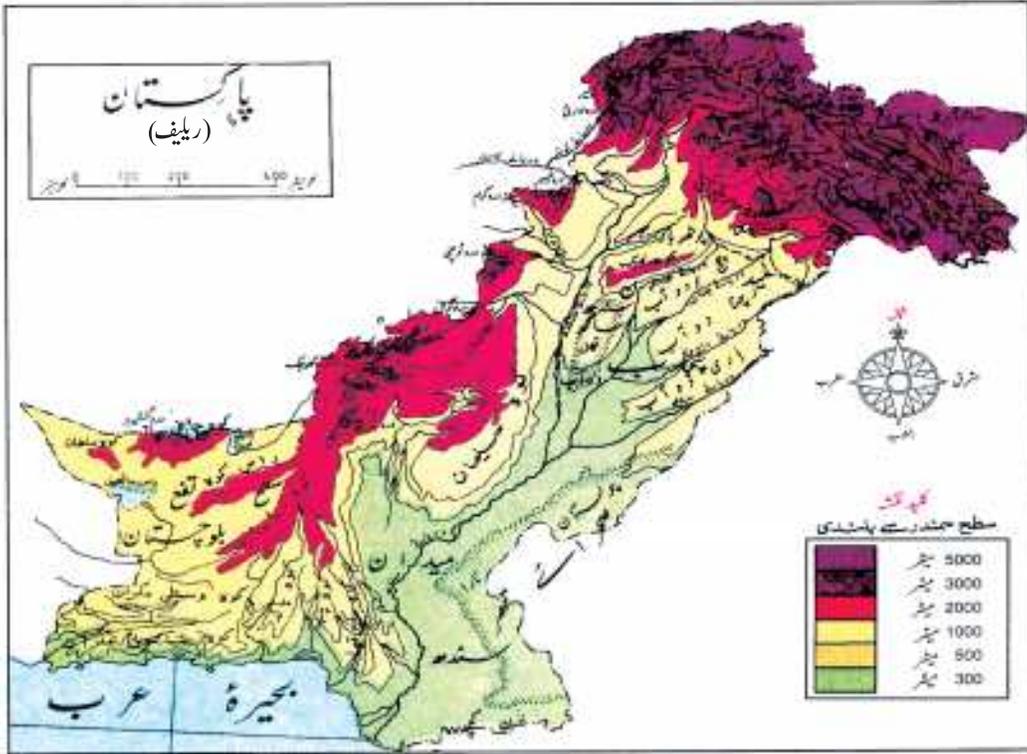
شکل 2.3 پاکستان کا ریلیف کا نقشہ

**سرگرمی:**

الف- دنیا کے دوسرے مقامات پر موجود تین سطح مرتفع کے نام بتائیے۔

ب- سطح مرتفع کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

## 3. دریائے سندھ کا میدانی علاقہ

دریائے سندھ کے میدانی علاقے میں موجود کھیت

دریائے سندھ تقریباً 2700 کلومیٹر طویل ہے۔ یہ تبّت میں واقع ہمالیہ پہاڑ سے نکلتا ہے اور گلگت کے نزدیک پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ پاکستان میں داخلے کے وقت دریائے سندھ بہت تنگ یعنی نصف کلومیٹر سے بھی کم چوڑا ہوتا ہے۔

لیکن یہ بہت تیزی سے بہتا ہے۔ جوں جوں یہ دریا آگے بڑھتا ہے، بہت سی ندیاں اور دریا اِس میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔

دریائے سندھ کا زیریں میدان

دریائے سندھ اور اُس کے دریا جو مٹی جمع کرتے ہیں، اُس سے دریائے سندھ کے میدان بنے ہیں۔ دریائے سندھ کے میدانوں کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان، دریائے سندھ کا زیریں میدان اور دریائے سندھ کا ڈیلٹائی میدان۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان وہ علاقہ ہے جہاں دریائے ستلج، دریائے راوی، دریائے چناب اور دریائے جہلم بہتے ہیں۔ دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو''دو آب'' کہتے ہیں اور یہ علاقہ بہت زرخیز ہوتا ہے۔

مٹھّن کوٹ کے مقام پر دریائے سندھ میں اس کے مشرقی معاون دریا آ ملتے ہیں۔ مٹھّن کوٹ کے بعد دریائے سندھ اکیلا بہتا ہے۔ یہ علاقہ جس میں دریائے سندھ اکیلا بہتا ہے، دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔

دریائے سندھ کا ڈیلٹائی میدان وہ علاقہ ہے، جہاں دریائے سندھ بحیرۂ عرب میں گرتا ہے۔ دریائے سندھ کے میٹھے پانی کے ساتھ بحیرۂ عرب کے کھارے (نمکین) پانی کے ملاپ کی وجہ سے اِس علاقے میں مینگرو وکے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام دریائے سندھ کے میدانوں میں موجود ہے۔ نہروں کا جال پنجاب اور سندھ کے کاشتکاروں کو زراعت کے لیے کافی پانی فراہم کرتا ہے۔ اس علاقے میں کسان گندم، کپاس، گنّا، چاول، مختلف اقسام کے پھل اور سبزیاں اُگاتے ہیں۔ یہاں پر صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ روزگار اور ملازمتوں کی فراہمی اور مناسب موسم کی وجہ سے پاکستان کے لوگوں کی اکثریت دریائے سندھ کے میدانی علاقوں میں رہتی ہے۔

### سرگرمی:

دنیا کے دوسرے حصوں میں پائے جانے والے کسی پانچ میدانی علاقوں کے نام لکھیے۔

آپ نے جن میدانی علاقوں کے نام لکھے ہیں، ان میں اور پاکستان میں پائے جانے والے میدانی علاقوں میں موجود کوئی تین مشابہت لکھیے۔

## 4. ساحلی علاقے

پاکستان کا ساحلی علاقہ بلوچستان سے سندھ میں ٹھٹھہ اور بدین تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ تقریباً 1050 کلومیٹر طویل ہے۔ کراچی اس ساحلی پٹی پر واقع ہے۔ یہ ایک قدرتی آبی گزر گاہ ہے، اِس لیے اسے بندرگاہ بنالیا گیا ہے۔ اس طویل ساحل پر پسنی، گوادر اور دیگر بندرگاہیں تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ بندرگاہیں دوسرے ممالک سے تجارت کے فروغ کے لیے بنائی گئی ہیں۔ جو لوگ ساحل کے ساتھ آباد ہیں، ان کا پیشہ ماہی گیری ہے۔ کچھ مچھلیاں مقامی طور پر کھائی جاتی ہیں اور بقیہ دوسرے ممالک کو برآمد کردی جاتی ہیں۔

پورٹ قاسم

گوادر کی بندرگاہ

**سرگرمی:**

الف- دنیا کی پانچ اہم بندرگاہوں کے نام بتائیے۔

ب - پاکستان کے ساحلی علاقوں کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

## 5. ریگستانی یا صحرائی علاقے

صحرا یا ریگستان وہ علاقہ ہے، جہاں بہت کم بارش ہوتی ہے، جس کی وجہ سے یہاں فصلیں بھی بہت کم اُگائی جاتی ہیں۔ یہاں کا درجۂ حرارت بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پاکستان کے تین بڑے ریگستان یا صحرا: صحرائے تھر چولستان، صحرائے تھل اور صحرائے چاغی کھاران ہیں۔

☆ صحرائے تھر چولستان صوبۂ پنجاب اور سندھ کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ یہاں کے لوگوں کا عام پیشہ گلہ بانی ہے۔

صحرائے تھر

☆ صحرائے تھل دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔

یہاں عام طور پر بغیر آبپاشی کے زراعت کی جاتی ہے۔

☆ صحرائے چاغی کھاران جو بلوچستان کی سطحِ مرتفع کے مغربی حصے میں ہے،

یہ ملک کا سب سے زیادہ خشک اور بنجر علاقہ ہے۔

ریگستان یا صحرا ملک کے خشک ترین علاقے ہیں کیونکہ بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر علاقہ بنجر ہوتا ہے جس میں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ فصلیں اُگانے کے لیے صحرا کے بعض علاقوں میں نہریں کھودی جاتی ہیں۔

صحرائے کھاران

صحرائے چولستان میں ڈیرہ وار قلعہ

**سرگرمی:**

الف– دنیا کے دو سرد اور دو گرم صحراؤں کے نام لکھیے۔

ب– گرم اور سرد صحرا کا موازنہ کیجیے۔

# پاکستان اور دنیا کے مختلف طبعی علاقوں میں زندگی

## کوہستانی / پہاڑی علاقوں میں زندگی

پاکستان کے کوہستانی علاقوں میں بہت کم آبادی ہے۔ وہاں کے اہم پیشوں میں جنگل سے لٹھّے (درخت / لکڑی) کاٹنا، مویشی چرانا، کان کنی اور سیّاحوں کو مختلف خدمات فراہم کرنا ہے۔ یہاں بہت سادہ گھر تعمیر کیے جاتے ہیں۔ سہولتوں کے فقدان اور سخت ترین موسم کے باعث اونچے پہاڑوں پر رہنے والے لوگ سردیوں میں ہجرت کر کے پہاڑوں سے اُتر آتے ہیں اور پھر گرمیوں کے موسم میں دوبارہ پہاڑوں پر واپس چلے جاتے ہیں۔

کان کنی

جنگل سے لٹھّے کاٹنا

ایک سادہ گھر

ہمالیہ کی طرح یورپ کی ایلپس پہاڑیوں کی چوٹیوں کی بھی تقریباً یکساں طبعی خصوصیات ہیں۔ اہم پیشے سیاحوں کو مختلف خدمات فراہم کرنا، صنعتیں، بینکاری، تعلیم اور ڈیری فارمنگ ہیں۔ گھر نفیس اور اعلیٰ طرز کے ہوتے ہیں کیونکہ وہاں پورے سال سہولیات میسر ہوتی ہیں اس لیے اُنھیں موسمی ہجرت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

یورپ میں کوہ پیمائی اور برف پر پھسلنا (اسکیٹنگ)

## میدانی علاقوں میں زندگی

پاکستان کے میدانی علاقے بہت زرخیز ہیں کیونکہ اُن کی مٹی معدنیات سے مالا مال ہے اور وہاں پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔ دیہی علاقوں میں کاشتکاری اصل ذریعۂ معاش ہے، جبکہ شہری علاقوں میں لوگ عام طور پر فیکٹریوں اور صنعتوں میں کام کرتے ہیں اور تعلیم، صحت اور حفاظت کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں۔ کیونکہ شہری علاقوں میں روزگار کے مواقع زیادہ ہیں، اس لیے لوگ دیہی علاقوں سے ہجرت کر کے یہاں آ جاتے ہیں۔ اس لیے شہری علاقوں کی آبادی دن بدن تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔

سیمنٹ فیکٹری

فارم میں پلنے والے جانور

ہاتھ کے ذریعے کھیتی باڑی (کاشتکاری)

یو ایس اے (یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ) کے میدانی علاقے بھی زرخیز ہیں۔ زراعت کا شعبہ بہت منظّم ہے۔ زیادہ تر کاشتکاری مشینوں کے ذریعے ہوتی ہے، اس لیے وہاں پاکستان کے مقابلے میں بہت کم لوگ کاشتکاری کرتے ہیں۔ روزگار کے مواقع اور ضروریاتِ زندگی میدانی علاقوں میں بھی اتنی ہی اچھی اور وافر مقدار میں ہیں جتنی کہ ملک کے دوسرے علاقوں میں ہیں۔ ٹیکنالوجی اور ذرائع آمد و رفت بھی بہترین ہیں۔

سڑکوں کا جال

چراگاہ میں جانور

مشینوں کے ذریعے کھیتی باڑی

## ریگستانوں میں زندگی

پاکستان کے ریگستانوں میں بہت کم آبادی ہے، کیونکہ زیادہ تر ریگستانوں کی زمین خشک سالی کا شکار رہتی ہے، جس کی وجہ سے وہاں کھیتی باڑی (کاشتکاری) نہیں کی جاسکتی۔ گلہ بانی وہاں سب سے اہم پیشہ ہے۔ سہولیات کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ سادہ گھروں میں رہتے ہیں، بہت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور نقل وحمل کے لیے اونٹوں کو استعمال کرتے ہیں۔

لوگ اونٹ پر سفر کر رہے ہیں　　عورتیں دور دراز علاقوں سے پانی بھر کر لا رہی ہیں　　مویشیوں کی گلہ بانی

عرب کے ریگستانی علاقوں میں بھی آبادی بہت کم ہے۔ وہاں کے لوگ تیل کے وافر ذخائر کی وجہ سے امیر ہیں۔ سڑکوں کا جال بہترین ہے اور مناسب وقفوں پر قیام کا بندوبست موجود ہے۔ اونٹ عام ذریعۂ نقل وحمل تھے لیکن اب گاڑیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

## ساحلی علاقوں میں زندگی

پاکستان میں ایک طویل ساحلی پٹی موجود ہے۔ جہاز سازی اور کشتی سازی اس علاقے کی اہم صنعتیں ہیں۔ کراچی جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے، اسی علاقے میں واقع ہے۔ بندرگاہ کا شہر اور بین الاقوامی تجارتی و صنعتی شہر ہونے کی وجہ سے یہاں روزگار کے مواقع دوسرے علاقوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں۔ اس علاقے میں مزید ترقی کی صلاحیت موجود ہے۔

پاکستان کے ساحلی علاقوں میں ماہی گیری اور کشتی سازی

مشرقی ایشیائی ممالک جیسے کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں بھی بہت بڑے ساحلی علاقے ہیں۔ یہاں صنعتیں، سیاحت اور تفریحی مقامات بہترین ہیں۔ گرم موسم اور خوبصورت ساحل سمندر کی وجہ سے بہت سے سیّاح ان ممالک میں جاتے ہیں اور وہاں کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اس وجہ سے یہ ممالک بہت زیادہ ترقی یافتہ اور خوشحال ہیں۔

مشرقی ایشیاء کے ممالک بہت زیادہ ترقی یافتہ اور خوشحال ہیں

## باہمی انحصار

کسی ایک علاقے کے افراد کا غذا، سامان، نقل وحمل، وسائل، ٹیکنالوجی اور معلومات حاصل کرنے کے لیے دوسرے علاقے کے لوگوں پر انحصار کرنا باہمی انحصار ہوتا ہے۔ اس قسم کا باہمی تعلق دونوں علاقوں کے لوگوں کے لیے فائدے مند ہوتا ہے۔

مال گاڑیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان پہنچانے کے لیے استعمال ہورہی ہیں

ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان لے جانے کے لیے ٹرک استعمال ہورہے ہیں

## پاکستان کے اندر باہمی انحصار

پاکستان ایک وسیع اور مختلف النوع ملک ہے۔ اس کے مختلف علاقوں کی طبعی خصوصیات اور آب وہوا ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کے وسائل پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پنجاب اور سندھ کی زمین اور آب وہوا کھیتی باڑی کے لیے سازگار ہے۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے صوبوں میں معدنیات کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں جبکہ گلگت بلتستان میں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان علاقوں میں انواع الاقسام کے وسائل کی موجودگی کی وجہ سے یہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملک کے اندر ہی مختلف اشیاء کی تجارت ہوتی ہے۔ اناج یعنی گندم، چاول اور مکئی کو پنجاب اور سندھ سے ملک کے باقی حصوں کو پہنچایا جاتا ہے، جبکہ معدنیات سے بنی اشیاء کی خیبر پختونخوا اور بلوچستان سے سندھ اور پنجاب میں ترسیل کی جاتی ہے۔ اسی طرح گلگت بلتستان کے جنگلات کی لکڑی کی چیزیں ملک کے تما حصوں میں استعمال ہوتی ہیں۔

گلگت بلتستان کے جنگلات اور لکڑی کی تجارت

**سرگرمی:**

الف- ''باہمی انحصار'' کی اصطلاح کی تعریف کیجیے۔

ب - کم از کم ایسی تین باتیں بتائیں جو افراد کے باہمی انحصار کو ظاہر کریں۔

## دنیا میں باہمی انحصار

سمندر کے ذریعے ترسیل کے لیے استعمال ہونے والا سمندری جہاز

دنیا کے ہر خطے یا ملک میں مختلف طرح کے وسائل موجود ہیں۔ کوئی بھی خطہ یا علاقہ اپنے افراد کی ضروریات پورا کرنے کے لیے خود انحصاری نہیں کرسکتا۔ جب سامان اور خدمات دوسرے ممالک کو بیچی جاتی ہیں تو انھیں برآمد (ایکسپورٹ) کہتے ہیں۔ اسی طرح جب سامان یا اشیاء اور خدمات دوسرے ممالک سے خریدی جاتی ہیں تو اُسے درآمد (امپورٹ) کہتے ہیں۔

برآمد کے ذریعے جو رقم حاصل ہوتی ہے، وہ دوسرے ممالک سے غذائی اشیاء، آلات یا اشیائے صرف خریدنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔ اشیاء اور خدمات کی درآمد سے ملک کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور اُس کی معاشی ترقی اور نشوونما ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان چاول، روئی اور سوتی کپڑے، چمڑا اور چمڑے سے بنی چیزیں اور کھیلوں کا سامان برآمد کرتا ہے۔ برآمد کے ذریعے حاصل کی گئی رقم ترقی یافتہ ممالک سے بھاری مشینری اور اوزار، ٹرک اور دوسرے اہم ساز وسامان کو خریدنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ پاکستان کو اور زیادہ سامان اور خدمات کو برآمد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی آمدنی بڑھا سکے جسے وہ ترقیاتی کاموں میں استعمال کرسکتا ہے۔


### خلاصہ

اس باب میں ہم نے ''علاقے'' کی اصطلاح کے معنی اور خصوصیات دونوں اور پاکستان کے علاقوں کی طبعی خصوصیات اور دنیا کے دوسرے حصوں میں پائے جانے والے پاکستان سے مشابہ علاقوں کے بارے میں سیکھا۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ پاکستان کے ان علاقوں میں افراد کس طرح زندگی گزارتے ہیں اور اُن کا موازنہ دنیا کے پاکستان سے مشابہہ علاقوں میں رہنے والے افراد کے طرزِ زندگی سے کیا۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ پاکستان میں رہنے والے افراد (پاکستانی) کس طرح ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور کس طرح مختلف طریقوں سے دنیا کے دوسرے ممالک بھی باہمی انحصار کرتے ہیں۔

# مشق

## ا- کثیر الانتخابی سوالات:

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب ( ✓ ) کا نشان لگائیے۔

i- پاکستان میں اہم طبعی علاقے / خطّے کتنے ہیں؟ (الف) 1 (ب) 3 (ج) 5

ii- پاکستان میں سطح مرتفع کتنی ہیں؟ (الف) 1 (ب) 2 (ج) 3

iii- ایلپس (Alps) کی پہاڑیاں کونسے برّاعظم میں ہیں؟ (الف) افریقہ (ب) ایشیا (ج) یورپ

iv- گرم صحراؤں میں نقل وحمل کا عام ذریعہ کیا ہے؟ (الف) اونٹ (ب) گدھا (ج) گھوڑا

v- اسپین، برازیل اور کولمبیا میں کیا بات مشترک ہے؟ (الف) بول چال (ب) سیاسی نظام (ج) نظامِ حکومت

## ب- درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- علاقے / خطّے کی اصطلاح کی تعریف کریں۔ پاکستان کے اہم طبعی علاقوں کے نام لکھیے۔

2- ''باہمی انحصار'' کی اصطلاح کی تعریف کیجیے۔ مناسب مثالوں کے ذریعے بتائیے کہ پاکستان میں رہنے والے لوگ کس طرح ''باہمی انحصار'' کرتے ہیں؟

3- مثالوں کے ذریعے بتائیے کہ دنیا کے مختلف ممالک کس طرح سے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں؟

## ج- پاکستان کے مختلف طبعی علاقوں میں رہنے والے افراد کا دنیا کے دوسرے ممالک کے اُسی طرح کے علاقے میں رہنے والے افراد سے موازنے کے لیے جدول پُر کیجیے۔

| طبعی علاقے کا نام | علاقے کی طبعی خصوصیات | اس علاقے میں رہنے والے افراد کی زندگی | دنیا کے دوسرے ممالک میں اُسی قسم کے علاقے میں رہنے والے افراد کی زندگی |
|---|---|---|---|
| کوہستانی یا پہاڑی | | | |
| سطحِ مرتفع | | | |
| میدانی | | | |
| ساحلی | | | |
| صحرا یا ریگستان | | | |

## د- عملی کام:

1- پاکستان کے نقشے کا خاکہ بنایئے۔ مختلف رنگوں کے ذریعے اس میں مختلف علاقوں/خطّوں کو دکھایئے۔

2- دنیا کے کسی ایک ملک کا انتخاب کیجیے۔

الف- اپنے منتخب کردہ ملک کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کیجیے۔ اخبارات، رسالے، انٹرنیٹ، اپنے خاندان کا کوئی فرد وغیرہ وغیرہ۔

ب- ایک کتاب ''رہنمائے سیاح'' لکھیے جس میں آپ وہ تمام معلومات لکھیں جو آپ نے اپنے منتخب کردہ ملک کے بارے میں حاصل کی ہیں۔

ج- آپ اپنی اس کتاب کو جاذبِ نظر بنانے کے لیے اس میں تصاویر، خاکے اور اُس ملک کے بارے میں دلچسپ حقائق بھی لکھیے۔ (تصاویر آپ اخبار یا کسی رسالے سے کاٹ کر لگا سکتے ہیں)

د- اپنی تیار کردہ کتاب ''رہنمائے سیّاح'' کو لائبریری میں آویزاں کیجیے تاکہ دوسرے طلبہ بھی اُسے پڑھ سکیں یا پھر صرف اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو دکھائیں اور پڑھوائیں۔ اس طرح سے اس کتاب کے ذریعے آپ کے ہم جماعتوں اور خود آپ کو زیادہ سے زیادہ ممالک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

## ہ- اضافی سرگرمی

ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کرنے کے بعد طلبہ کو مختلف ممالک کے بارے میں ان معلومات پر مشتمل کوئز کروایا جائے۔

### ہدایت برائے اساتذہ:

عملی کام کے لیے طلبہ ابتدا میں کاغذ کو اسٹیپلر کے ذریعے جوڑیں۔ اُن کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ کام کو صفائی ستھرائی کے ساتھ سلیقے سے پیش کریں۔ ''رہنمائے سیاح'' کا سرورق بھی تخلیقی صلاحیت کا مظہر ہو۔ طالبِ علم ایک دوسرے کو اپنی ''رہنمائے سیاح'' پڑھوائیں تاکہ انھیں بھی دوسرے ممالک کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔ سرگرمی کے ذریعے طلبہ کی آموزش کی جانچ یا جائزے کے لیے کوئز کروایا جائے۔

باب 3

# آب وہوا

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- آب وہوا کی تعریف بیان کریں۔

2- آب وہوا کے فرق کی وجوہات بیان کریں۔

3- آب وہوا اور موسم کے درمیان تفریق کریں۔

4- آب وہوا کی عمومی اقسام (جن کا انحصار عرض البلد پر ہو) کی شناخت کریں۔

5- دنیا کے نقشے پر مختلف موسموں والے علاقے کو پہچانیں۔

6- مختلف موسموں والے علاقوں کا موازنہ کریں۔

7- پاکستان کے مختلف طبعی علاقوں/خطّوں کے موسموں کی وضاحت کریں۔

8- یہ وضاحت کریں کہ مختلف طبعی علاقوں کا موسم کس طرح وہاں کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

9- دی گئی معلومات کے ذریعے مختلف مقامات کے اوسط درجۂ حرارت اور ماہانہ بارش کی مقدار کا شمار کریں۔

10- دی گئی موسمی معلومات کے ذریعے بار گراف بنائیں۔

11- اُن مختلف طریقوں کی وضاحت کریں جن کی وجہ سے انسانی سرگرمیاں موسم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

12- وضاحت کریں کہ کس طرح سے انسانی سرگرمیاں گرین ہاؤس اثر کی ذمہ دار ہیں۔

13- موسم پر خراب اثرات ڈالنے والی انسانی سرگرمیوں کو کم کرنے کے لیے انفرادی اور سماجی عملی اقدامات کی شناخت کریں۔

# آب و ہوا

اس جماعت میں ہم آب وہوا کے بارے میں سیکھیں گے، لیکن اس سے پہلے ہم چوتھی جماعت میں موسم کے بارے میں سیکھی ہوئی باتوں کو دہرائیں گے۔ چوتھی جماعت میں ہم نے یہ سیکھا تھا کہ زمین کو گیسوں کی ایک تہہ نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے جسے کرّۂ ہوائی کہتے ہیں۔ کرّۂ ہوائی کے حالات: درجۂ حرارت، نمی، کرّۂ ہوائی کا دباؤ، ہوا، بارش اور برف باری میں کسی مقام پر ایک مخصوص وقت پر تبدیلی موسم کہلاتی ہے۔ کسی بھی مقام کی اوسط موسمی کیفیت اُس کی آب وہوا کہلاتی ہے۔ آیئے اب ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ہم کسی مقام کی آب وہوا کا پتا کس طرح لگا سکتے ہیں۔

کسی جگہ کی آب وہوا کو بیان کرنے کے لیے اس کے موسمی ریکارڈ یعنی درجۂ حرارت اور بارش کے گزشتہ 30 سالوں کے موسمی ریکارڈ (درجۂ حرارت اور بارش کی مقدار) کے اندراج کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ شکل 3.1 کو دیکھیے۔ یہ گزشتہ تیس سال میں ایپل ٹاؤن قصبے کے دسمبر کے مہینے کا ماہانہ اوسط درجۂ حرارت اور ماہانہ مجموعی بارش کا ریکارڈ ہے۔

| سال | ماہانہ اوسط درجۂ حرارت برائے ماہ دسمبر (سینٹی گریڈ) | دسمبر کے مہینے کی مجموعی بارش (ملی میٹر) |
|---|---|---|
| 1 | 25.5 | 3.0 |
| 2 | 25.3 | 3.1 |
| 3 | 25.5 | 3.2 |
| 4 | 25.4 | 3.4 |
| 5 | 25.3 | 3.3 |
| 6 | 25.8 | 3.5 |
| 7 | 24.3 | 3.1 |
| 8 | 25.3 | 3.6 |
| 9 | 24.5 | 3.4 |
| 10 | 25.3 | 3.8 |
| 11 | 25.6 | 3.9 |
| 12 | 24.3 | 4.5 |
| 13 | 24 | 5.5 |
| 14 | 23.3 | 5.4 |
| 15 | 23.7 | 5.3 |
| 16 | 23.9 | 5.1 |
| 17 | 23.5 | 5.1 |
| 18 | 22.2 | 5.3 |

| 4.6 | 21.2 | 19 |
|---|---|---|
| 3.2 | 22.3 | 20 |
| 4.2 | 21.6 | 21 |
| 4.2 | 21.5 | 22 |
| 5.4 | 21.5 | 23 |
| 3.2 | 21 | 24 |
| 3.4 | 21.3 | 25 |
| 3.5 | 21.4 | 26 |
| 6 | 21.6 | 27 |
| 5.8 | 21.7 | 28 |
| 5.3 | 21.8 | 29 |
| 4.2 | 2.9 | 30 |

شکل 3.1 ایپل ٹاؤن کا گزشتہ تیس سال کا اوسط ماہانہ درجۂ حرارت اور مجموعی بارش کا ریکارڈ

3 سال کا دسمبر کے مہینے کا اوسط درجۂ حرارت ($^{o}$ سینٹی گریڈ) = 30 سالوں کے ماہانہ اوسط درجۂ حرارت کا مجموعہ ÷ 30

3 سال کی دسمبر کے مہینے کی اوسط بارش (ملی میٹر) = 30 سالوں کی ماہ دسمبر کی ماہانہ بارش کا مجموعہ ÷ 30

شکل 3.2 کسی مقام کی آب وہوا کا تخمینہ لگانا

**سرگرمی:**

1- شکل 3.1 میں دی گئی معلومات اور شکل 3.2 میں دیے گئے فارمولے کے ذریعے ایپل ٹاؤن کے ماہ دسمبر کے مہینے کا اوسط درجۂ حرارت اور اوسط ماہانہ بارش کا تخمینہ شکل 3.2 میں دیے گئے فارمولے کے ذریعے معلوم کیجیے۔

2- شکل 3.1 میں دی گئی معلومات کے ذریعے ایپل ٹاؤن کی مجموعی ماہانہ بارش کا بار گراف بنائیں۔

## دنیا میں آب وہوا کی مجموعی اقسام

کرۂ ارض پر کوئی دو مقامات بھی ایسے نہیں ہیں کہ جن کی آب وہوا یکساں ہوں، تاہم اوسط درجۂ حرارت اور اوسط بارش کی بنیاد پر آب وہوا کی چار اقسام پائی جاتی ہیں:

**i) استوائی آب وہوا:** یہ علاقہ خطِ استوا کے $5^{o}$ ش اور $5^{o}$ ج کے درمیان واقع ہے۔

**ii) منطقۂ حارہ کی آب وہوا:** یہ علاقہ 5° ش اور 23.5° ش (خطِ سرطان) اور 5° ج اور 23.5° ج (خطِ جدّی) کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کا موسم عام طور پر گرم رہتا ہے۔ یہاں گرمیاں زیادہ عرصے تک اور بہت گرم ہوتی ہیں جبکہ سردیوں کا موسم مختصر اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

**iii) معتدل آب وہوا:** یہ علاقہ 23.5° ش (خطِ سرطان) اور 66.5° ش (دائرہ قطبِ شمالی) اور 23.5° ش (خطِ سرطان) اور 66.5° ش (دائرہ قطبِ جنوبی) کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کی آب وہوا معتدل، یعنی نہ سردیوں میں بہت زیادہ سردی اور نہ ہی گرمیوں میں بہت زیادہ گرمی ہوتی ہے۔ یہ علاقہ چاروں موسموں: گرمی، خزاں، سردی اور بہار سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

**iv) قطبی آب وہوا:** یہ علاقہ 66.5° ش (دائرۂ قطبِ جنوبی) اور 90° ش (قطبِ شمالی) اور 66.5° ج (قطب جنوبی) کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کا موسم پورے سال انتہائی سرد اور تمام سال درجۂ حرارت نقطۂ جماؤ سے بھی نیچے رہتا ہے۔ وہاں صرف ایک موسم سردی کا موسم ہوتا ہے۔
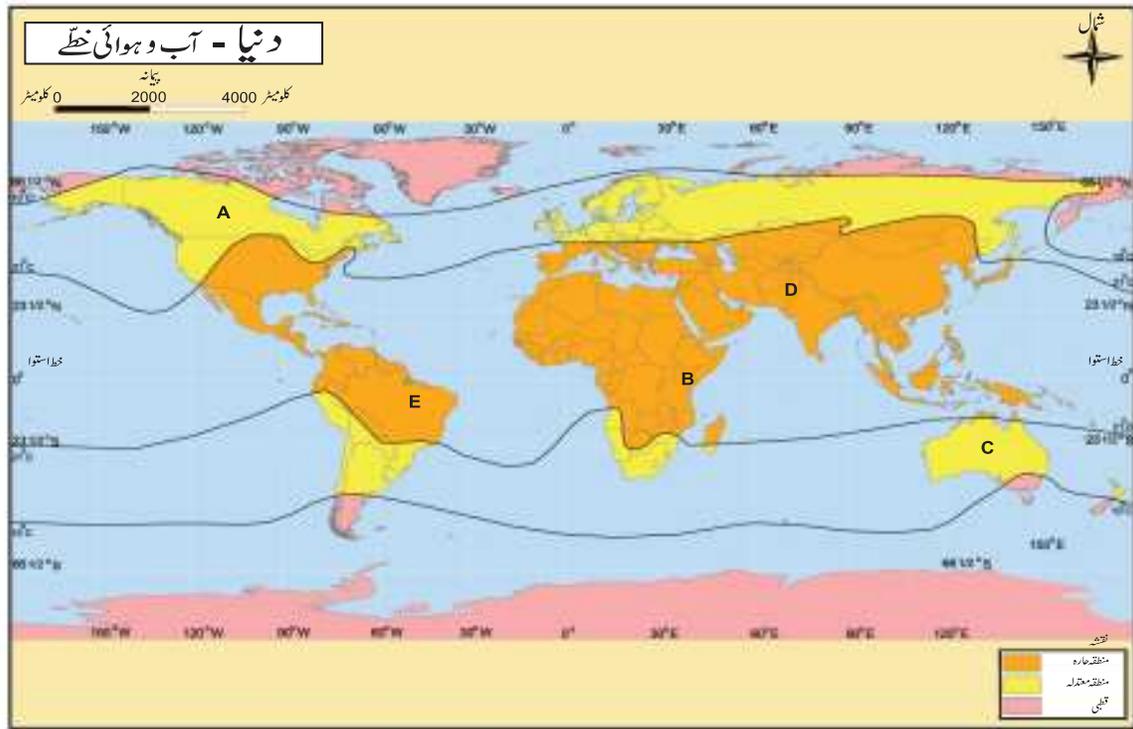
شکل 3.3 دنیا کے اہم آب وہوائی خطّے

شکل 3.3 میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ خطوط جو ہمیں دنیا کے اہم آب وہوائی خطّوں کی نشاندہی میں ہماری مدد کرتی ہیں، وہ شکل 1.6 میں دیے گئے اہم خطوطِ عرض البلد سے مشابہت رکھتی ہیں۔

## آب وہوا میں فرق کی چند وجوہات

مختلف ممالک یا کسی بڑے ملک کے مختلف حصّوں کی آب وہوا میں فرق کئی وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔ یہاں ہم اس بات کا مطالعہ کریں گے کہ کس طرح عرض البلد، ارتفاع یا سطحِ سمندر سے بلندی اور سمندر سے فاصلہ آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

## عرض البلد یا خطِ استوا سے فاصلہ

شکل 3.3 یہ ظاہر کر رہی ہے کہ گرم ترین مقامات خطِ استوا کے نزدیک واقع ہیں۔ ہم جیسے جیسے خطِ استوا سے قطبین کی جانب جاتے ہیں، موسم زیادہ ٹھنڈا ہوتا جاتا ہے۔شکل 3.4 سے ظاہر ہے کہ خطِ استوا پر درجۂ حرارت قطبین کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ کیونکہ:

- ☆ مقام الف پر سورج کی شعاعیں مقام ب کے مقابلے میں سطحِ ارض کے کم علاقہ پر پڑ رہی ہیں۔
- ☆ سورج کی شعاعوں کو خطِ استوا تک کم فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ب کے مقابلے میں الف تک پہنچنے میں حرارت بہت کم ضائع ہوتی ہے۔
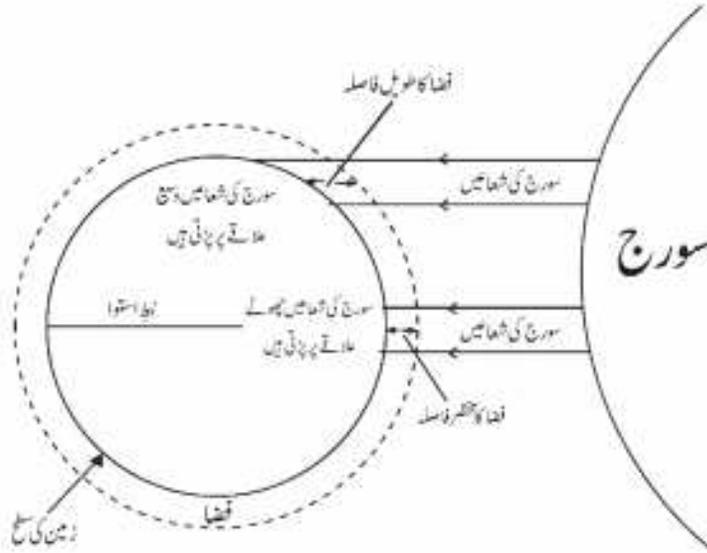
شکل 3.4 عرض البلد کس طرح آب وہوا پر اثر انداز ہوتا ہے

## طول البلد (ارتفاع) یا سطحِ سمندر سے بلندی

جیسے جیسے ہم سمندر سے بلند ہوتے جاتے ہیں موسم سرد ہوتا جاتا ہے۔ یہ عمل ہر 100 میٹر کی بلندی پر $0.6^{o}$ سینٹی گریڈ کی شرح سے ہوتا ہے۔ اِس طرح پہاڑوں پر میدانوں کی بہ نسبت سردی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر فرض کیجیے کہ میدان سطحِ سمندر پر واقع ہیں اور وہاں درجۂ حرارت $30^{o}$ سینٹی گریڈ ہے تو اُس کے نزدیک موجود 1000 میٹر بلند پہاڑ کی چوٹی پر درجۂ حرارت $24^{o}$ سینٹی گریڈ ہوگا۔

## سمندر سے فاصلہ

زمین کے مقابلے میں پانی آہستہ گرم اور آہستہ ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ گرمیوں میں سمندر زمین کے مقابلے میں زیادہ ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سردیوں میں زمین کے مقابلے میں زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں سمندر زمین کے مقابلے میں ٹھنڈا ہوتا ہے اس لیے سمندر کے نزدیک کے مقامات ٹھنڈے رہتے ہیں۔ سردیوں میں سمندر زمین کے مقابلے میں گرم ہوتے ہیں اس لیے سمندر کے قریبی مقامات گرم رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں سمندر سے نزدیک مقامات کے درجۂ حرارت میں پورے سال کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا۔ دور دراز مقامات پر شدید درجۂ حرارت کا امکان رہتا ہے۔ مثال کے طور پر کراچی سمندر کے نزدیک ہے اور جیکب آباد سمندر سے دور ہے۔ اس لیے کراچی گرمیوں کے موسم میں جیکب آباد کے مقابلے میں ٹھنڈا اور سردیوں کے موسم میں جیکب آباد کے مقابلے میں گرم رہتا ہے۔ جیکب آباد کی نسبت کراچی کے درجۂ حرارت میں تمام سال بہت کم فرق پایا جاتا ہے۔

سمندر سے آنے والی سرد ہوائیں دن کے وقت گرم زمین کو ٹھنڈا کر رہی ہیں۔
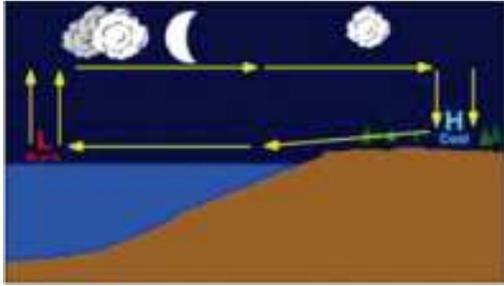
رات کے وقت سمندر سے آنے والی گرم ہوائیں زمین کو گرم کر رہی ہیں۔

شکل 3.5 سمندر سے فاصلہ کس طرح آب و ہوا پر اثر انداز ہوتا ہے
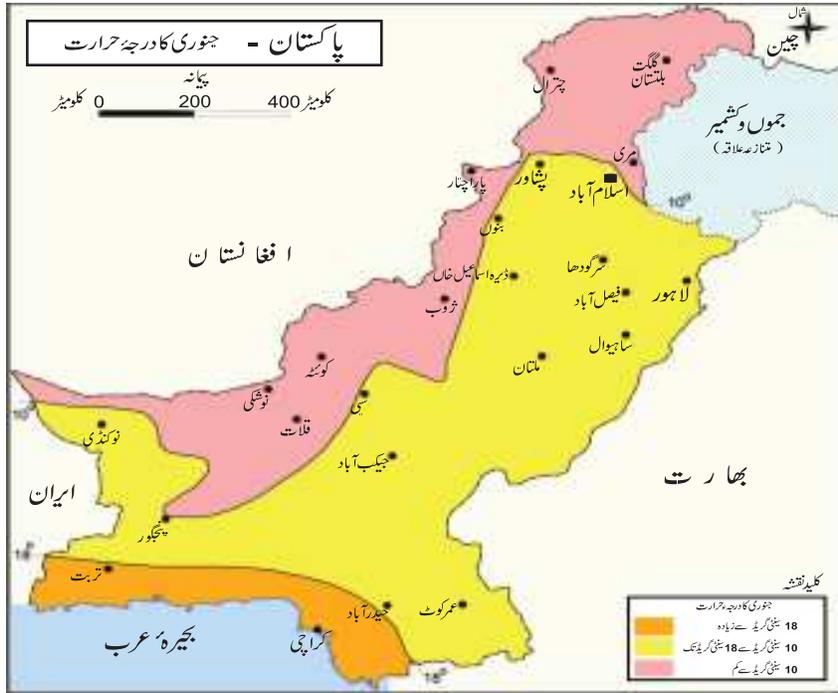
شکل 3.6 پاکستان کا نقشہ جس میں مختلف مقامات پر جنوری کے مہینے میں درجۂ حرارت کا فرق دکھایا گیا ہے
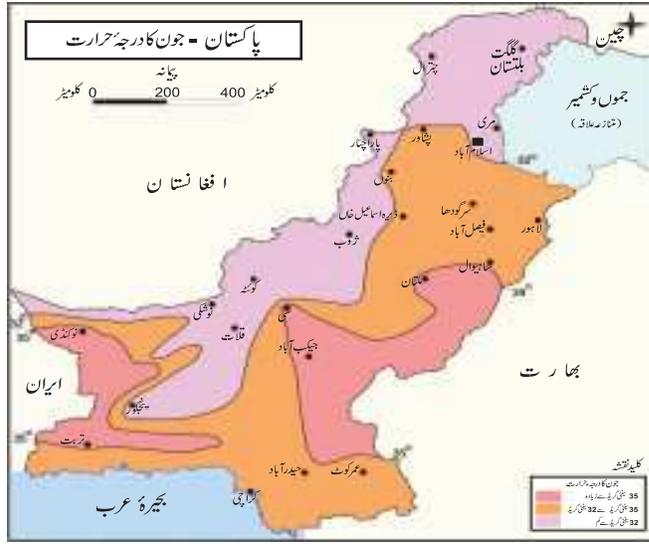
شکل 3.7 پاکستان کا نقشہ جس میں مختلف مقامات پر جون کے مہینے میں درجۂ حرارت کا فرق دکھایا گیا ہے

## پاکستان کی آب وہوا

شکل 3.3 میں دیے گئے نقشے میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پاکستان خطِ سرطان کے شمال میں واقع ہے۔ اس لیے اس کی آب وہوا معتدل ہونی چاہیے۔ لیکن عرض البلد اور طول البلد میں فرق اور سمندر سے فاصلے کی وجہ سے پاکستان کے مختلف علاقوں کی آب وہوا میں فرق پایا جاتا ہے۔

باب دوم میں ہم نے پاکستان کے مختلف خِطّوں کے بارے میں سیکھا ہے۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ہر خطّے کی آب وہوا کیسی ہے۔

## پہاڑی علاقے

پاکستان کے شمال، شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقے سطحِ سمندر سے بہت بلند ہیں۔ اس بلند ارتفاع کی وجہ سے وہاں موسمِ سرما بہت سرد اور طویل ہوتا ہے۔ موسمِ سرما کے دوران یعنی اکتوبر سے اپریل تک اِن علاقوں میں درجۂ حرارت $10^o$ سینٹی گریڈ سے $0^o$ سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اکثر درجۂ حرارت نقطۂ انجماد ($0^o$ سینٹی گریڈ) سے بھی کم ہوتا ہے۔ اِس کی وجہ سے وہاں پر برف باری ہوتی ہے اور پہاڑوں کی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ گرمیوں یعنی مئی سے ستمبر تک موسم گرم رہتا ہے۔ جون اور جولائی گرم ترین مہینے ہیں۔ تاہم مون سون کی بارشوں کی وجہ سے اکثر گرمی میں کمی آ جاتی ہے۔

## دریائے سندھ کے میدانی علاقے

پنجاب اور سندھ کے بیشتر علاقے دریائے سندھ کے میدانی علاقوں کا حصّہ ہیں۔ موسمِ گرما بہت گرم اور طویل ہوتا ہے اور مارچ سے نومبر تک رہتا ہے اور شمالی پنجاب میں یہ موسم اپریل سے اکتوبر تک ہوتا ہے۔ جون گرم ترین مہینہ ہے۔ جنوبی پنجاب میں مون سون کی بارشیں گرمی کی شدّت میں کمی کا سبب بنتی ہیں۔ جنوبی پنجاب اور سندھ میں گرم ہوائیں چلتی ہیں جنھیں ''لُو'' کہتے ہیں۔ موسمِ گرما میں آندھی یا طوفان اور گرج چمک کے ساتھ بارش ہوتی ہے۔ آندھی یا طوفان کی وجہ سے بہت کم

عرصے کے لیے دھواں دھار بارش ہوتی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے درجۂ حرارت کم ہوجاتا ہے۔جس کی وجہ سے گرمی سے قدرے سکون ملتا ہے۔موسمِ سرما بہت ہلکا ہوتا ہے۔جنوری کا مہینہ سب سے زیادہ سرد ہوتا ہے۔اس خطّے میں موسمِ سرما میں درجۂ حرارت $10^{o}$ سینٹی گریڈ یا $21^{o}$ سینٹی گریڈ رہتا ہے۔

## ساحلی علاقے

پاکستان کی تنگ ساحلی پٹی میں موسمِ گرما طویل اور نیم گرم ہوتا ہے جبکہ موسمِ سرما مختصر اور ہلکا سا سرد ہوتا ہے۔موسمِ گرما مارچ سے نومبر تک اور موسمِ سرما دسمبر سے فروری تک ہوتا ہے۔سمندر کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اس علاقے میں موسمِ گرما میں درجۂ حرارت دریائے سندھ کے میدانوں سے کم تر ہوتا ہے۔ جبکہ موسمِ سرما میں یہ درجۂ حرارت دریائے سندھ کے میدانوں سے قدرے زیادہ ہوتا ہے۔موسمِ سرما میں بھی کچھ دن سرد ہوتے ہیں اور سرد ہوائیں چلتی ہیں جو سطحِ مرتفع بلوچستان سے جنوب کی جانب چلتی ہیں۔

## ریگستانی یا صحرائی علاقے

ریگستانی یا صحرائی علاقوں میں موسمِ گرما اِنتہائی گرم اور خشک ہوتا ہے۔ پورے موسمِ گرما کے دوران گرم اور خشک ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔سردی کے موسم میں ہلکی سی سردی ہوتی ہے۔

**سرگرمی:** شکل نمبر 3.6 اور 3.7 میں دیے گئے نقشوں کے ذریعے پاکستان کے تمام طبعی علاقوں کے جنوری اور جون کے درجۂ حرارت کا جدول بنائیے۔

## آب وہوا ہمیں کس طرح متاثر کرتی ہے؟

آب وہوا ہمارے رہن سہن پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو لباس ہم پہنتے ہیں، جو خوراک ہم کھاتے ہیں، جو کھیل ہم کھیلتے ہیں، جو کام ہم کرتے ہیں اور جو پیسہ ہم کماتے ہیں، یہ سب چیزیں آب وہوا سے متاثر ہوتی ہیں۔آب وہوا ہماری رہائش گاہوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔زیادہ تر لوگ اُن جگہوں پر رہنا چاہتے ہیں، جہاں آب وہوا خوشگوار ہو۔نہ ہی بہت زیادہ گرمی ہو اور نہ ہی بہت زیادہ سردی۔اس لیے پاکستان کے زیادہ لوگ دریائے سندھ کے میدانی علاقوں میں رہتے ہیں۔

### الف-کھیل

مختلف طرح کی آب وہوا میں مختلف طرح کے کھیل کھیلنے کے مواقع ملتے ہیں۔مثلاً سرد آب وہوا اور برف باری میں برف پر ہاکی، برف پر اسکیٹنگ اور اسکیئنگ مقبولِ عام کھیل ہیں۔گرمیوں کی گرم آب وہوا میں لوگ کرکٹ، ہاکی اور فٹ بال جیسے کھیل کھیلتے ہیں۔

لوگ برف پر پھسل رہے ہیں اور میدان میں ہاکی کھیل رہے ہیں

## ب۔لباس

کس قسم کا لباس پہنا جائے؟ اس کا دارومدار اُس جگہ کی آب وہوا پر ہوتا ہے۔ مثلاً موٹے کپڑے اُن مقامات پر پہنے جاتے ہیں، جہاں کی آب وہوا سرد ہو تاکہ جسم گرم رہے۔ اُن مقامات میں جہاں کی آب وہوا گرم ہو، پتلے کپڑے پہننے کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ جسم ٹھنڈا رہے۔

تصویر میں لڑکا سردی کے موسم میں گرم کپڑے پہنے ہوئے ہے اورلڑکی گرمی کے موسم کے ٹھنڈے اور پتلے کپڑے پہنے ہوئے ہے

## ج۔غذا

سرد علاقوں میں رہنے والے عام طور پر گوشت، انڈے، دالیں اور خشک میوہ جات کھاتے ہیں۔ گرم آب وہوا والے علاقوں میں لوگ سبزیاں، تازہ پھل اور دہی کھانا، پانی، پھلوں کے رس اور لسّی پینا پسند کرتے ہیں۔

خشک میوہ جات اور لسّی

## د۔فنِ تعمیر

عمارتیں ہمیں گرمی اور سردی سے بچانے اور آرام وآسائش مہیا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ سرد آب وہوا میں عام طور پر ایسے گھر بنائے جاتے ہیں، جن کے اندر ٹھنڈ یا سردی داخل نہ ہو۔ ان کی چھتیں بھی ڈھلوان رکھی جاتی ہیں۔

گرم آب وہوا والے مقامات پر کھلے ہوئے ہوادار گھر جن کی چھتیں سیدھی ہوں، عام ہیں۔

گرم اور سرد موسم کے لحاظ سے بنائے گئے گھر

شکل 3.8 آب وہوا کس طرح ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے

## انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات

انسانی تہذیب کی ترقی وترویج کے ساتھ ساتھ انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات زیادہ نمایاں ہوگئے ہیں۔ مثال کے طور پر دنیا کا سالانہ اوسط درجۂ حرارت بتدریج بڑھ رہا ہے جس کی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کا فضا میں اضافہ ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے فضا میں اضافے کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

☆ انسان جنگلات کو تیزی سے کاٹ رہے ہیں۔ پودے غذا تیار کرنے کے لیے فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس حاصل کرتے ہیں۔ جب زیادہ جنگلات کاٹے جائیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائید کی زیادہ مقدار موجود رہے گی۔

☆ گائیں ڈکرا کر اور ریاح خارج کر کے میتھین گیس کی بڑی مقدار خارج کرتی ہیں۔

ڈکرانے سے میتھین گیس خارج ہورہی ہے

ایندھن جل رہا ہے

جنگلات کاٹے جارہے ہیں

شکل 3.9 انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات

## گرین ہاؤس اثر

دنیا گرم ہوتی جارہی ہے۔ زمین کی فضا بالکل اُسی طرح گرم ہورہی ہے، جس طرح کہ کسی گرین ہاؤس کے اندر حرارتی توانائی کو روک لیا جاتا ہے۔ (شکل 3.10 دیکھیے) گرم ہونے کے اثر کو گرین ہاؤس اثر کہتے ہیں۔ کیوں؟ کئی مقامات پر پودے
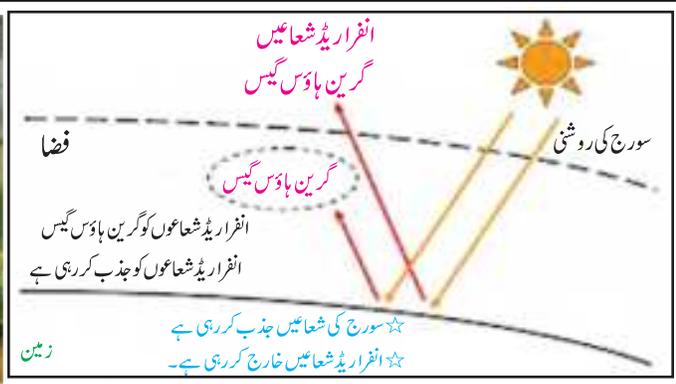
زمین کی فضا سورج کی حرارت کو اپنے اندر سے گزرنے دیتی ہے لیکن اُسے زمین کی سطح کے نزدیک روک لیتی ہے۔ زمین کی فضا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ اس اضافی حرارت کو فضا میں سے باہر جانے نہیں دیتی۔ یہی گرین ہاؤس اثر یا ردعمل ہے۔

گرین ہاؤس میں لگی شیشے کی دیواریں سورج کی حرارت اندر آنے دی رہی ہیں لیکن پھر یہ اُس حرارت کو باہر نہیں جانے دیتیں جس کی وجہ سے گرین ہاؤس کے اندر کی ہوا گرم ہوجاتی ہے۔

شکل 3.10 گرین ہاؤس اثر

اُگانے کے لیے خاص قسم کے ہاؤس بنائے جاتے ہیں۔ان ہاؤسز کو گرین ہاؤسز کہتے ہیں۔ان کی شیشوں یا شفاف پلاسٹک سے بنی دیواروں میں سے گذر کر سورج کی حرارت اندر داخل ہوجاتی ہے لیکن پھر یہ دیواریں اُسے باہر نہیں جانے دیتیں۔اس کی وجہ سے گرین ہاؤس کے اندر کی ہوا گرم ہوجاتی ہے۔

بالکل اسی طرح سے زمین بھی سورج کے ذریعے گرم ہوجاتی ہے۔ زمین کی فضا سورج کی حرارت کو اپنے اندر سے گزرے دیتی ہے۔ زمین اپنی ضرورت کے مطابق حرارت کو جذب کرلیتی ہے اور باقی ماندہ حرارت فضا میں واپس چلی جاتی ہے۔فضا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ اس حرارت میں سے کچھ حصہ اپنے اندر جذب کرلیتی ہے اور اسے خلا میں واپس نہیں جانے دیتی۔ایسا زمین کو گرم رکھنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔لیکن اگر بہت زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں موجود ہوتی ہے تو پھر وہ حرارت کی زیادہ مقدار کو خلا میں واپس نہیں جانے دیتی اور اس کا وہی اثر ہوتا ہے، جیسا کہ گرین ہاؤس میں پلاسٹک یا شیشے کی دیواروں کا۔یعنی حرارت یا گرمی بڑھنے لگتی ہے۔اسے ہم گرین ہاؤس اثر کہتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین گرین ہاؤس گیسیں کہلاتی ہیں۔انسان کی وہ سرگرمیاں جو اوپر بیان کی گئی ہیں، بڑی مقدار میں گرین ہاؤس گیسوں کے بنانے کا باعث ہیں جو گرین ہاؤس اثر اور گلوبل درجۂ حرارت میں اضافے کا باعث ہیں جس کی وجہ سے گلوبل وارمنگ ہورہی ہے۔

## ماحول کی حفاظت

اس شخص کی خواہش ہے کہ ماحول آلودگی سے پاک ہو

ہوا، آب وہوا، پیڑ پودے، زمین کی اقسام اور جاندار سب مل کر مجموعی طور پر ماحول بناتے ہیں۔ ہمارے زندہ رہنے کے لیے ماحول کی حفاظت اور اُسے تباہی سے بچانا ضروری ہے۔ درج ذیل کچھ عملی اقدام ہیں جو انسانی سرگرمیوں کے ماحول کو نقصان دہ اثرات سے بچانے کے لیے کیے جاسکتے ہیں۔

### i- انفرادی اعمال

بچے درخت اُگا رہے ہیں

الف- ہمیں چاہیئے کہ ہم تین آر یعنی رڈیوس، ری یوز اور ری سائیکل پر عملدرآمد کریں۔

ب- ہمیں کوئلے، پیٹرولیم اور گیس کے استعمال میں کمی کرنی چاہئے اور توانائی کے صاف ستھرے ذرائع جیسے کہ پن بجلی، سورج کی توانائی اور ہوا کو استعمال کرنا چاہئے۔

ج- ہمیں لکڑی کا استعمال کم کرنا چاہئے تاکہ درخت کاٹنے نہ پڑیں اور مزید درخت بھی اُگانے چاہییں۔

سائیکل پر سفر

د- ہمیں اپنے گھروں اور کام کرنے کی جگہوں میں توانائی بچانے والے بلب استعمال کرنا چاہییں اور کمرے سے نکلتے وقت لائٹ بند کردینی چاہئے۔کم فاصلوں پر جانے کے لیے موٹرسائیکل یا گاڑی استعمال کرنے کی بجائے

پیدل یا سائیکل پر جانا چاہئے۔

ہ- ہمیں ڈبے، بوتلیں، کاغذ، شیشہ اور پلاسٹک دوبارہ استعمال کرنا چاہئے۔

ر- ہمیں گوشت کم اور سبزی اور دالیں زیادہ کھانی چاہییں۔

سورج کی توانائی کے استعمال میں اضافہ

## ii- معاشرتی اعمال

الف- ہم اس گروپ کا حصہ بن سکتے ہیں جو ماحول کی حفاظت کے لیے کام کر رہا ہے۔

ب- ہمیں سول سوسائٹی کی اُن کوششوں میں شامل ہونا چاہیے جو وہ ماحول کی حفاظت کرنے کی ضرورت کی آگہی کے لیے کر رہے ہیں۔

ج- حکومت اور سول سوسائٹی کے ادارے جنگلات دوبارہ اُگانے کی مہم پر پابندی سے عمل کریں۔

د- ہمیں حکومت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ وہ ماحول دوست ذرائع کے ذریعے بجلی کی پیداوار بڑھائیں۔

ر- پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔

ہ- گھر کا کوڑا کچرا بحفاظت مناسب مقام پر پھینکا جائے تاکہ جلانے کی وجہ سے میتھین اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا نہ ہو۔

پبلک ٹرانسپورٹ

شکل 3.11 ماحول کی حفاظت کے لیے ایک عمل

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے سیکھا کہ آب وہوا کیا ہے، موسم اور آب وہوا میں کیا فرق ہے؟ دنیا میں آب وہوا کی کتنی اقسام ہیں اور آب وہوا میں فرق کی کیا وجوہات ہیں؟ ہم نے پاکستان کے مختلف خطّوں/ علاقوں کی آب وہوا اور اُس کے ہمارے رہن سہن پر اثرات کے بارے میں سیکھا۔ سب سے زیادہ اہم بات ہم نے یہ سیکھی کہ کس طرح سے انسانی سرگرمیاں آب وہوا پر اثر انداز ہوکر ہمارے ماحول کے لیے خطرہ بنی ہوئی ہیں اور ہم کس طرح انفرادی اور معاشرتی طور پر عملی اقدامات کے ذریعے اپنے ماحول کی حفاظت کر کے اپنے سیّارے زمین کو بچا سکتے ہیں۔

# مشق

## الف۔ کثیرالانتخابی سوالات:

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر درست ( ✓ ) کا نشان لگائیے۔

i- وہ علاقہ جس پر سارا سال سورج کی شعاعیں عمودی پڑ رہی ہیں، وہ کہلاتا ہے:

(الف) استوائی خطّہ　　(ب) قطبی خطّہ　　(ج) منطقہ حارہ کا خطّہ

ii- آب وہوا کا خطّہ جو $23.5^o$ ش اور $66.5^o$ ش اور $23.5^o$ ج اور $66.5^o$ ج عرض البلد پر واقع ہے، وہ کہلاتا ہے:

(الف) استوائی خطّہ　　(ب) قطبی خطّہ　　(ج) منطقہ حارہ کا خطّہ

iii- سندھ کا کون سا شہر ساحلی علاقے میں واقع ہے؟

(الف) حیدرآباد　　(ب) جیکب آباد　　(ج) کراچی

iv- غذا تیار کرنے کے لیے پودے کون سی گیس اپنے اندر لیتے ہیں؟

(الف) کاربن ڈائی آکسائیڈ　　(ب) میتھین　　(ج) آکسیجن

v- کسی مقام کی اوسط موسمی کیفیت کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) آب وہوا　　(ب) مون سون　　(ج) موسم

## ب۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- آب وہوا اور موسم کی اصطلاح کی تعریف لکھیے۔
2- موسم اور آب وہوا کے درمیان تفریق کیجیے۔
3- انسانی سرگرمیاں آب وہوا پر کس طرح اثر انداز ہو رہی ہیں؟
4- گرین ہاؤس اثر سے کیا مراد ہے؟
5- آب وہوا کے مثبت اور منفی اثرات کی فہرست بنائیے۔
6- ایسے تین انفرادی اور تین معاشرتی عملی اقدامات لکھیے جو آب وہوا پر مثبت اثر ڈالیں۔
7- آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر کی وضاحت کیجیے۔
8- آب وہوا کی عام اقسام بیان کیجیے۔

## ج۔ دیے گئے جدول کو پُر کیجیے۔

دیے گئے جدول میں آب وہوا میں فرق کی بنا پر لباس، غذا، تفریح اور گھر کی تعمیر میں فرق لکھیے۔

| | استوائی آب وہوا | معتدل آب وہوا | منطقۂ حارہ کی آب وہوا | قطبی آب وہوا |
|---|---|---|---|---|
| لباس | | | | |
| خوراک | | | | |
| تفریح | | | | |
| گھر | | | | |

## د۔ عملی سرگرمیاں

1- پاکستان کا نقشہ اور مختلف رنگوں کے ذریعے اُس میں مختلف آب وہوائی خطّوں کی نشاندہی کیجیے۔

2- دنیا کے نقشے کا خاکہ بنا کر اُس میں مختلف رنگوں کے ذریعے عام آب وہوائی خطّے دکھایئے۔

سندھ میں 2001ء سے 2010ء تک ہونے والی بارش کا ریکارڈ

| سال | بارش کی مقدار ملی میٹر میں |
| --- | --- |
| 2001 | 129 |
| 2002 | 312 |
| 2003 | 97 |
| 2004 | 172 |
| 2005 | 65 |
| 2006 | 535 |
| 2007 | 199 |
| 2008 | 126 |
| 2009 | 231 |
| 2010 | 356 |

حوالہ: محکمہ موسمیات کراچی، پاکستان

3- اوپر دیے گئے بارش کے دس سالہ ریکارڈ کو بارگراف کی شکل میں پیش کریں۔

4- شکل 3.3 میں دیے گئے دنیا کے نقشے کو دیکھیے۔ نشان زدہ حصوں A, B, C, D, E کے مقامات کے نام بتائیں اور ہر مقام کی آب وہوا کی قسم بتائیں کہ وہاں استوائی آب وہوا، معتدل آب وہوا، منقطہ حارہ کی آب وہوا یا قطبی آب وہوا ہے۔

## ہ- اضافی سرگرمی

1- پاکستان کے مختلف آب وہوا رکھنے والے علاقوں میں سے ہر ایک علاقے کے کسی ایک شہر کی آب وہوا معلوم کیجیے اور اُس شہر میں رہنے والوں کی زندگی کے بارے میں لکھیے۔

2- ایک پوسٹر کے ذریعے یہ آگاہی دیجیے کہ ماحول کی حفاظت کے لیے ہم کیا اقدامات کر سکتے ہیں؟

باب 4

# ہم تاریخ کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- شمسی اور قمری کیلنڈر میں تفریق کریں۔

2- شمسی اور قمری کیلنڈر کے ذریعے وقت کے دورانیوں میں تفریق کریں۔

3- عشرے، صدی اور ہزار سال (ملینیم) میں تفریق کریں۔

# ہم تاریخ کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

تاریخ میں یہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ ماضی میں لوگ کس طرح زندگی گزارتے تھے۔ طلبہ اکثر پوچھتے ہیں ''ہم ماضی میں رہنے والے لوگوں کے بارے میں کیوں جانیں؟'' ''ہمیں تاریخ کیوں پڑھنی چاہیے؟''

''آپ کے خیال میں تاریخ کا مطالعہ کیوں اہم ہے؟''

ہم تاریخ یہ جاننے کے لیے پڑھتے ہیں کہ ماضی میں لوگ کس طرح رہتے تھے؟ ہم ماضی کے بارے میں اس لیے بھی جاننا چاہتے ہیں کیونکہ اس سے ہمیں آج کی دنیا کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا، اُس کا آج ہم پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ دوسرے ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ دوسرے ممالک میں رہنے والوں کے طور طریقے ہم سے کیوں مختلف ہیں اور اُن کا ماضی آج اُن پر کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے؟

ہم تاریخ کا مطالعہ اس لیے بھی کرتے ہیں تاکہ ہم اُسے آج اُس میں بسنے والوں کے لیے اور مستقبل کے لوگوں کے لیے بہترین جگہ بنا سکیں۔ یہ کام ہم ماضی کی کامیابیوں اور ناکامیوں سے سبق سیکھ کر کرتے ہیں۔
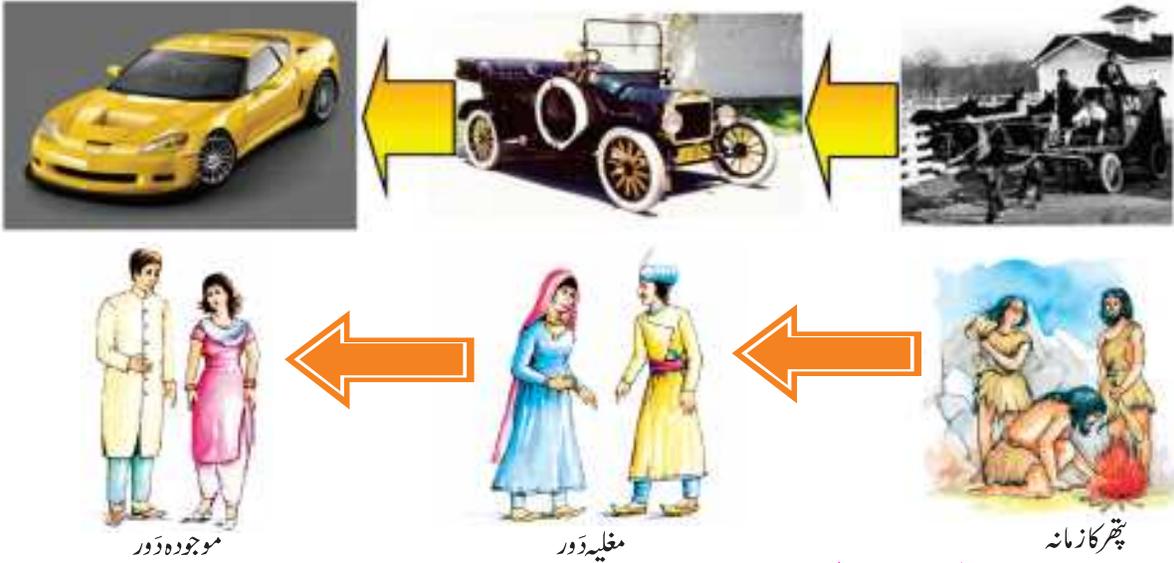
شکل 4.1 وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سواریوں اور رہن سہن کے طریقوں میں تبدیلیاں

**سرگرمی:**

ایسی اشیاء کی ایک فہرست بنائیے جن کو آپ ایک صندوق میں رکھ کر دفن کرنا چاہیں گے تاکہ مستقبل کے لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ آپ حالیہ دور میں زندگی کیسے بسر کرتے تھے۔ فہرست میں شامل اشیاء کے سامنے وہ باتیں تحریر کریں، جن سے مستقبل کے انسانوں کو پتا چلے کہ آج کے دور کا انسان ان چیزوں کو کیسے استعمال کرتے تھے۔

## وقت کو گننا

تاریخ کے مطالعے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ کون سے واقعات کب ہوئے۔ کیونکہ یہ دنیا ایک طویل عرصے سے موجود ہے۔ یہ کہنے کے لیے کہ کون سا واقعہ کب ہوا، ہمیں کسی ایک تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے جہاں سے بات شروع کی جائے یعنی ایسی تاریخ جس کو ہم پہلا سال کہہ سکیں۔

مختلف لوگ اپنے سالِ اوّل یا پہلے سال کے لیے مختلف سال (سن) استعمال کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر اس سال (سن) کی اُن کے مذہب میں کوئی اہمیت ہوتی ہے۔

## کیلنڈر کی اقسام

سورج اور چاند گزرتے ہوئے وقت کا شمار کرنے کا ذریعہ ہیں۔ وقت دن، ہفتوں، مہینوں اور سالوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ آج کل دنیا میں کئی طرح کے کیلنڈر استعمال کیے جاتے ہیں، جن سے ہمیں دن، ہفتے، مہینے اور سال کا پتا چلتا ہے۔ دو سب سے عام کیلنڈر شمسی کیلنڈر اور قمری کیلنڈر ہیں۔

## شمسی کیلنڈر

اکثر ممالک میں لوگ شمسی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔ شمسی کیلنڈر کا دارومدار اس بات پر ہے کہ سورج کے گرد ایک چکر مکمل کرنے میں زمین کتنا وقت لیتی ہے۔ زمین 1/4 365 دنوں میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرتی ہے۔ اس لیے ایک شمسی سال 1/4 365 دنوں کا ہوتا ہے۔ اگر 1/4 کو جمع کیا جائے تو ہر چار سال بعد ایک دن کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر چوتھا سال 366 دن کا ہوتا ہے جو لیپ کا سال کہلاتا ہے۔ شمسی کیلنڈر میں 12 مہینے ہوتے ہیں۔ یہ مہینے 30 یا 31 دن کے ہوتے ہیں سوائے فروری کے جو 28 دن کا ہوتا ہے اور لیپ کا سال 29 دن کا ہوتا ہے۔
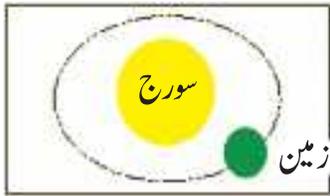
شکل 4.2 زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے

اس کیلنڈر میں پہلا سال یا سن اوّل وہ ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ سال لکھنے کے بعد A.D لکھا جاتا ہے۔ A.D اینو ڈومنی کا مخفف ہے۔ اینو ڈومنی کا مطلب ہے ''ہمارے رب کے سال میں'' جس کے معنیٰ ہیں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بعد۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ سر سید احمد خان 1817AD میں پیدا ہوئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے ایک ہزار آٹھ سو سترہ سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے بہت سے واقعات ہوئے۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے کے وقت کو لکھنے کے لیے سن کے بعد حروف ق.م (BC) لکھے جاتے ہیں۔ ق م کا مطلب ہے قبلِ مسیح اور BC کا مطلب "Before Christ"۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے کے سنوں کے لیے ہم سال ایک سے اُلٹا گنتے ہیں۔ مثال کے طور پر اشوک

269 ق م میں پیدا ہوا اور 37 سال زندہ رہا اور 232 ق م میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کے مقابلے میں شیرین AD 40 میں پیدا ہوئی۔ اس نے 60 سال کی عمر پائی تو اس کا انتقال AD 100 میں ہوا۔ (شکل 4.3 کو دیکھیئے)

4.3 شمسی کیلنڈر کے سال اوّل کی ٹائم لائن

**سرگرمی:** مندرجہ ذیل سوالات کا جوابات دینے کے لیے خطِ وقت استعمال کیجیے۔

الف- سلیم 50AD میں پیدا ہوا اور 60 سال تک زندہ رہا۔ اس کا انتقال ............ میں ہوا۔

ب- مریحہ 90 ق م میں پیدا ہوئی اور 60 سال زندہ رہی۔ اس کا ............ میں انتقال ہوا۔

ج- شاہ رخ 105 ق م میں پیدا ہوا اور اس کا 40 ق م میں انتقال ہوا۔ وہ ............ سال زندہ رہا۔

د- انجیلا AD 95 میں 72 سال کی عمر میں انتقال کر گئی۔ وہ ............ میں پیدا ہوئی تھی۔

**سرگرمی:** شمسی کیلنڈر کے مہینوں کے نام بتائیے۔ آخری لیپ کا سال کون سا تھا؟ اگلا لیپ کا سال کس سن میں ہوگا؟

## قمری کیلنڈر

قمری کیلنڈر میں ایک مہینہ چاند کے زمین کے گرد گردش مکمل کرنے پر منحصر ہے۔ چاند 29 یا 30 دن میں زمین کے گرد گردش مکمل کرتا ہے۔ اس لیے قمری مہینہ 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے۔ شمسی کیلنڈر میں اس وجہ سے قمری کیلنڈر سے 11 دن زیادہ ہوتے ہیں۔ شمسی کیلنڈر کی طرح کیلنڈر میں بھی 12 مہینے ہوتے ہیں۔

زمین
چاند

شکل 4.4 چاند زمین کے گرد چکر کاٹتے ہوئے

قمری کیلنڈر رسولِ اکرم حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد کے تمام واقعات ہجرت کے بعد کے وقت کے لحاظ سے بیان کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہجرت کے 11 سال بعد ہوا، اس لیے اس کو 11 ھ لکھا جاتا ہے۔ حرف ''ھ'' کا مطلب ہجرت کے بعد ہے۔

**سرگرمی:**

قمری سال کے بارہ مہینوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

آج کے اخبار کو دیکھیے۔ قمری اور شمسی دونوں سالوں کے مطابق آج کی تاریخ معلوم کیجیے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

10 سال کے عرصے کو عشرہ کہتے ہیں۔

100 سال کا عرصہ صدی کہلاتا ہے۔

1000 سال کے عرصے کو ملینیم کہتے ہیں۔

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے تاریخ کے مطالعے کی اہمیت کا مطالعہ کیا۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ سورج اور چاند کو وقت گزرنے کا حساب لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور شمسی اور قمری دونوں کیلنڈروں کا وقت کے درمیان وقفوں میں تفریق کے لیے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

## مشق

### الف-کثیر الانتخابی سوالات:

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر درست ( ✓ ) کا نشان لگائیے۔

i- لیپ کے سال میں کتنے دن ہوتے ہیں؟

(الف)360 (ب) 365 (ج) 366

ii- لیپ کے سال میں فروری کتنے دن کا ہوتا ہے؟

(الف)27 (ب) 28 (ج) 29

iii- ایک عشرے میں کتنے سال ہوتے ہیں؟

(الف)10 (ب)100 (ج) 1000

iv- ایک صدی میں کتنے سال ہوتے ہیں؟

(الف)10 (ب)100 (ج) 1000

v- ملینیم کے کیا معنیٰ ہیں؟

(الف)10 سال (ب)100 سال (ج) 1000 سال

### ب- درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- ہم تاریخ کیوں پڑھتے ہیں؟

2- ق م، A.D اور ''ھ'' کا مطلب کیا ہے؟

3- شمسی اور قمری کیلنڈر کے بارہ مہینوں کے نام لکھیے۔

4- ایک ہفتے، ایک مہینے اور ایک سال میں کتنے دن ہوتے ہیں؟

5- ایک عشرہ، ایک صدی اور ایک ملینیم کتنے سال کا ہوتا ہے؟

6- قمری اور شمسی سال کے درمیان یکساں اور مختلف باتوں کا موازنہ کیجیے۔

## ج- جدول مکمل کیجیے۔

شمسی اور قمری کیلنڈر کے بارہ مہینوں کے نام جدول میں لکھیے۔

| | شمسی کیلنڈر کے مہینے | | قمری کیلنڈر کے مہینے |
|---|---|---|---|
| 1 | | 1 | |
| 2 | | 2 | |
| 3 | | 3 | |
| 4 | | 4 | |
| 5 | | 5 | |
| 6 | | 6 | |
| 7 | | 7 | |
| 8 | | 8 | |
| 9 | | 9 | |
| 10 | | 10 | |
| 11 | | 11 | |
| 12 | | 12 | |

## د- عملی کام

اپنی زندگی کی خطِ وقت بنایئے جس میں اہم واقعات دکھایئے۔ اہم واقعات کی تصاویر بنایئے یا چپکایئے۔

## ہ- اضافی سرگرمی

شمسی اور قمری کیلنڈر میں اپنی تاریخِ پیدائش معلوم کیجیے۔

باب 5

# جدوجہدِ آزادی

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

1- اہم تاریخی واقعات جو پاکستان کے وجود میں آنے کا سبب بنے ہیں، اُن کی وضاحت کریں۔

2- اس بات کو تسلیم کرلیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے واقعات ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

3- تاریخ کی اہم شخصیات کے حالاتِ زندگی میں اچھے کردار کی مثالیں شناخت کریں۔

4- ماضی کے مسائل کے لیے متبادل حل اور اُن پر عمل درآمد کرنے کے ممکنہ نتائج کو شناخت کریں۔

5- یہ تسلیم کریں کہ مخصوص افراد، خیالات، واقعات اور فیصلے تاریخ پر بہت زیادہ اثر انداز ہوئے ہیں۔

6- اس بات کی پیشنگوئی کریں کہ اگر مخصوص فرد/ گروہوں کے اقدامات مختلف انداز میں ہوتے تو واقعات کس طرح بدل جاتے۔

## ہندوستان پر برطانوی تسلّط

چوتھی جماعت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ برّصغیر میں انگریز پہلی مرتبہ مغل شہنشاہ جہانگیر کے دور میں تجارت کی غرض سے آئے تھے۔ جب مغل سلطنت کی طاقت کمزور پڑنا شروع ہوئی تو انگریزوں کی درپردہ سازشوں اور مسلم دشمنی نے انھیں مال و دولت اور وسائل سے مالا مال ہندوستان پر قبضہ کی طرف راغب کیا۔ انھوں نے ہندوستان پر آہستہ آہستہ قبضہ جمانا شروع کر دیا اور 1818ء تک اپنی مختلف پالیسیوں کے نتیجے میں انگریزوں نے برصغیر کے زیادہ تر حصوں پر اپنا قبضہ جمالیا۔ صرف وہ علاقے آزاد رہے جو آج پاکستان کا حصہ ہیں۔ 1849ء تک انھوں نے ان علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس طرح برطانوی سلطنت شمال میں درّہ ٔ خیبر سے لے کر جنوب میں بحرِ ہند تک اور مغرب میں بلوچستان سے لے کر مشرق میں بنگال تک پھیل گئی۔

## جنگِ آزادی

جب برطانیہ نے ہندوستان پر قبضہ جمالیا تو یہاں کے عوام نے برطانوی راج کے خلاف ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد شروع کر دی۔ 1857ء میں انھوں نے جنگِ آزادی لڑی۔ اس جنگ کی کئی وجوہات ہیں۔

- ☆ انگریزوں نے مقامی رسم و رواج اور روایات کا خیال نہیں کیا۔
- ☆ انھوں نے ایسے قوانین بنائے جن سے اُن کی سلطنت کے پھیلاؤ میں مدد ملے۔
- ☆ انھوں نے فارسی اور عربی کی جگہ انگریزی زبان کو رائج کیا۔
- ☆ فوج میں تمام کے تمام افسر انگریز تھے اور بھاری تنخواہیں پاتے تھے۔ لیکن سپاہی سب کے سب ہندوستانی تھے۔ (ہندو، مسلمان، سکھ) انھیں بہت کم تنخواہیں دی جاتی تھیں۔
- ☆ 1857ء میں ہندوستانی سپاہیوں نے سنا کہ انھیں اپنی بندوقوں کے لیے جو کارتوس دیے گئے ہیں اُن پر سُوَر اور گائے کی چربی چڑھی ہوئی ہے۔ اس سے سپاہیوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ انھوں نے ان کارتوسوں کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا اور انگریزوں سے لڑ پڑے۔ بہت سے ہندوستانی سپاہی اور انگریز افسران ہلاک ہو گئے۔
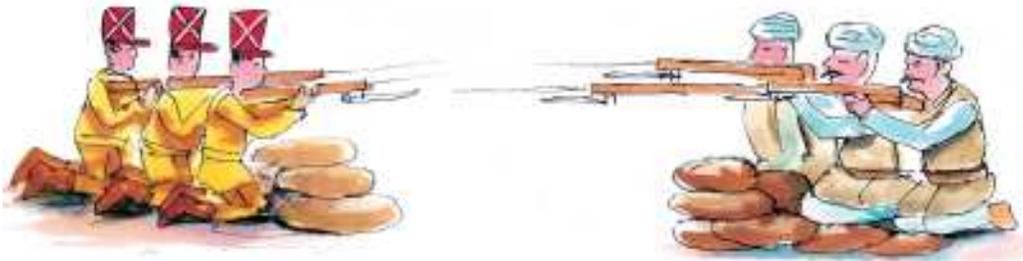
## محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد کا رکھا جانا

انگریزوں نے جنگِ آزادی کا الزام مسلمانوں پر لگایا جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ کیا گیا۔ کئی بے گناہ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں اور کتنوں کی جائدادیں ضبط کی گئیں۔ ان پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اس سے مسلمان سیاسی اور معاشی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ سرسید احمد خان مسلمانوں کے حالات دیکھتے ہوئے آگے بڑھے اور ان کی رہبری و رہنمائی فرمائی۔ انھوں نے کوششیں کیں کہ انگریز حکمران جنگِ آزادی کی اصل وجوہات سمجھیں اور مسلمانوں کے بارے میں اپنا رویّہ اور ناروا سلوک تبدیل کرلیں۔ اسکے ساتھ ہی انھوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ سائنس اور انگریزی زبان بھی سیکھیں۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے علی گڑھ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا جو 1920ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوگیا۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں مسلمان اچھی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اس سے انھیں اپنے آپ کو منظّم کر کے اپنے حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے کی آگہی حاصل ہوئی۔ اس طرح سرسید احمد خان نے انگریزوں کی غلط فہمی کو دور کیا اور ہندوؤں کے مایوس کن رویہ کی وجہ سے "دوقومی نظریہ" کی بنیاد رکھی۔

**سرگرمی:**

برصغیر کے مسلمانوں کے لیے سرسید احمد خان کی (تعلیم، مذہب اور سیاست میں) خدمات پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

## انڈین نیشنل کانگریس

1885ء میں ایک انگریز اے۔ او۔ ہیوم (A.O.Hume) نے انڈین نیشنل کانگریس بنائی۔ شروع میں اس جماعت کو انگریز حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔ بہت سے سرکردہ ہندو لیڈر اس تنظیم میں شامل ہوگئے۔ چند سالوں میں یہ تنظیم مکمل طور پر ہندوؤں کی سیاسی جماعت بن گئی۔

## تقسیمِ بنگال

1905ء میں انگریزوں نے بنگال کو دو حصوں، مسلم اکثریت کے مشرقی بنگال اور ہندو اکثریت کے مغربی بنگال میں تقسیم کر دیا۔ اس تقسیم کے خلاف کانگریس کی حمایت سے احتجاج شروع ہو گیا۔ انگریز حکومت نے احتجاج کرنے والوں کے مطالبات کو تسلیم کرلیا اور 1911ء میں بنگال دوبارہ متحدہ ہو گیا۔

## آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام

1906ء میں نواب سلیم اللہ اور دوسرے مسلمان رہنماؤں نے آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔ اس کا مقصد مسلمانوں کے حقوق ومفادات کا تحفظ تھا۔ 1913ء میں انھوں نے خودمختار حکومت کے نظام (ہندوستانی خود حکمراں ہوں) کے لیے کام کرنا شروع کر دیا۔ اُس وقت قائدِ اعظم محمد علی جناح بھی مسلم لیگ کے رُکن بن گئے۔
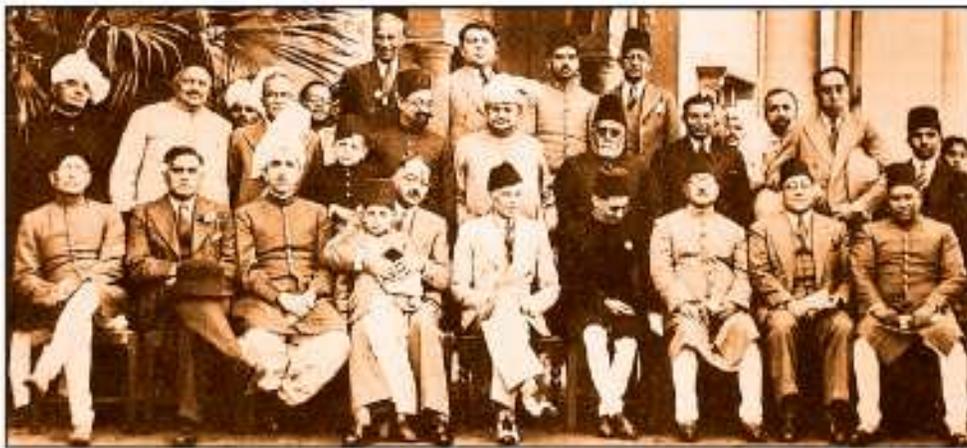
## معاہدۂ لکھنؤ

مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بعد قائدِ اعظم محمد علی جناح نے 1916ء میں کانگریس اور مسلم لیگ کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا۔ دونوں جماعتیں ایک معاہدہ جسے معاہدۂ لکھنؤ کہتے ہیں، پر متفق ہوگئیں۔ اس معاہدے کی ایک اہم شق یہ تھی کہ مسلمانوں کے جداگانہ انتخابات ہوں گے۔ (یعنی مسلمان صرف مسلمان ہی کو ووٹ دے سکیں گے)۔

## پہلی جنگِ عظیم (1914ء تا 1918ء)

جب انگریزوں نے پہلی جنگِ عظیم لڑی تو ہزاروں ہندوستانی سپاہیوں نے اُن کی طرف سے حصّہ لیا۔ جب 1917ء میں مزید ہندوستانی سپاہیوں کی ضرورت پڑی تو برطانوی وزیرِاعظم نے وعدہ کیا کہ اگر مزید ہندوستانیوں نے جنگ میں حصہ لیا تو پھر انھیں خودمختار حکومت بنانے کا حق دے دیا جائے گا۔

### کیا آپ جانتے ہیں؟

پہلی جنگِ عظیم میں کئی ممالک شامل تھے۔ پہلی جنگِ عظیم مرکزی قوتوں (جرمنی، آسٹریا اور ترکی) اور اتحادیوں (برطانیہ، فرانس، جاپان، روس اور امریکہ) کے درمیان لڑی گئی تھی۔

یورپ - پہلی جنگِ عظیم سے پہلے

**سرگرمی:** دنیا کے نقشے پر اُن مرکزی قوتوں کے ممالک کو تلاش کریں جنھوں نے پہلی جنگِ عظیم میں حصّہ لیا۔ اُن میں سرخ رنگ بھریں اور ان کے خلاف جنگ میں حصّہ لینے والے اتحادیوں کے ملک میں نیلا رنگ بھریں۔

## تحریکِ خلافت 1922ء

جب اتحادیوں نے جنگ میں فتح حاصل کر لی تو یہ ڈر تھا کہ کہیں ترکی کی خلافت ختم نہ ہو جائے۔ علی برادران یعنی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے اتحادیوں کو ترکی میں خلافت ختم کرنے سے روکنے کے لیے تحریکِ خلافت کا آغاز کیا۔ تاہم تحریکِ خلافت اُس وقت ختم ہوگئی جب خود ایک ترک رہنما کمال اتا ترک نے خلیفہ کا تختہ اُلٹ دیا اور ترکی کو ایک جمہوری ملک (جس میں عوام اپنا رہنما خود منتخب کرتے ہیں) بنا دیا۔

## کل جماعتی کانفرنس

1928ء میں کانگریس اور مسلم لیگ ایک مرتبہ پھر کل جماعتی کانفرنس میں اکٹھا ہوئیں تا کہ ہندوستان کے لیے ایک نیا دستور اور آئین بنائیں۔ کانفرنس کی رپورٹ جسے عام طور پر نہرو رپورٹ کہتے ہیں، 1928ء میں شائع ہوئی۔ اگر آئین سازی کے لیے نہرو رپورٹ کو بنیاد بنایا جاتا تو مسلمان مستقل اقلیت میں رہتے جن پر ہندو اکثریت حکومت کرتی۔ 1929ء میں قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ''چودہ نکات'' پر مشتمل جوابی تجویز پیش کی۔ اس تجویز میں تمام اقلیتوں کے لیے برابری کے حقوق اور مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا۔ کانگریس نے قائدِ اعظم کے چودہ نکات مسترد کر دیئے۔

## مسلمانوں کی علیٰحدہ ریاست کے لیے علامہ اقبال کا مطالبہ

دسمبر 1930ء میں علامہ اقبال نے الہٰ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطبے میں برصغیر کے سیاسی مسائل کا حل یہ تجویز کیا کہ ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں یعنی پنجاب، شمال مغربی سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ایک علیٰحدہ مسلم ریاست قائم کی جائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ایسا نظریہ پیش کیا گیا تھا۔ اُس دن سے ایک علیحدہ وطن کے لیے جدوجہد کا آغاز ہوا۔

## گول میز کانفرنس 1930ء تا 1932ء

برطانوی حکومت نے لندن میں تین گول میز کانفرنسیں منعقد کیں، تاکہ ہندوستان کے لیے خودمختار حکومت کا نظام قائم کیا جاسکے لیکن تینوں کانفرنسیں ناکام ہوگئیں۔
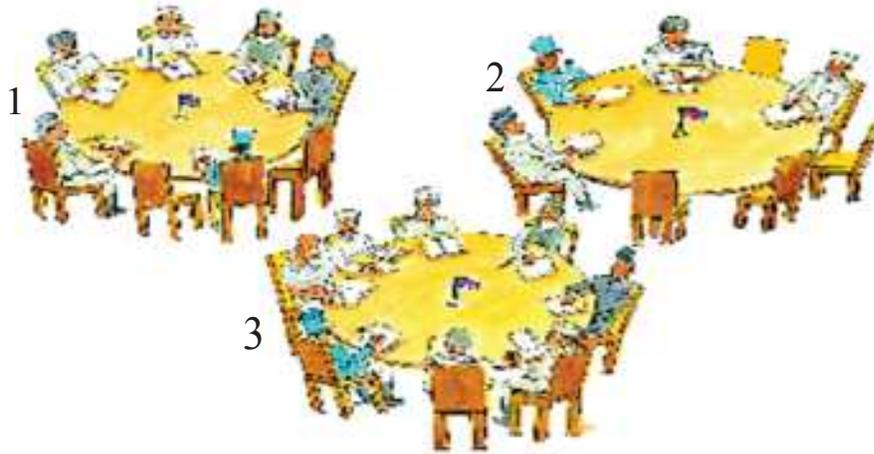
**سرگرمی:**

علامہ محمد اقبال نے مسلمانوں کی علیحدہ حکومت کے لیے جو علاقے تجویز کیے تھے، اُن کی فہرست بنائیے۔

## حکومتِ ہندا یکٹ 1935ء

اس ایکٹ (قانون) کے تحت اہلِ ہند اپنی حکومت خود قائم کریں گے لیکن ہندوستان برطانوی سلطنت کا حصّہ رہے گا۔ اہلِ ہند نے خود اپنی حکومت قائم کرنے کے لیے 1937ء میں صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات کروائے۔ کانگریس اور مسلم لیگ نے الیکشن میں حصہ لیا۔ گیارہ صوبوں میں سے سات میں کانگریس نے اور چار میں مسلم اکثریتی جماعتوں نے حکومت تشکیل دی۔

جن صوبوں میں کانگریس کی حکومت تھی، وہاں بلکم چندر چیٹر جی کے ناول انند ناتھ میں شامل نغمے "بندے ماترم" کو قومی ترانہ قرار دیا۔ اردو کی جگہ ہندی نافذ ہوگئی اور گائے کے ذبیحہ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اس وجہ سے اس علاقے کے مسلمان بہت سے مسائل کا شکار رہے۔ مسلم رہنماؤں نے محسوس کیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کا اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گذارنا بہت مشکل ہوجائے گا اور اس لیے اُنھوں نے علیٰحدہ مسلم وطن کی ضرورت کو شدّت سے محسوس کیا۔

## دوسری جنگِ عظیم

جب 1939ء میں دوسری جنگِ عظیم شروع ہوئی تو برطانیہ کی خواہش تھی کہ برصغیر کے عوام جنگ لڑنے میں اس کی مدد کریں۔ کانگریس نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر برطانیہ جنگ میں اہلِ ہند کے تعاون کا خواہش مند ہے تو وہ اُنھیں اقتدار واپس کردے۔ برطانیہ نے ان کا مطالبہ مسترد کردیا۔ صوبوں میں کانگریس کی حکومتوں نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ مسلمانوں نے اس دن یعنی 22 دسمبر 1939ء کو "یومِ نجات" کے طور پر منایا۔

### کیا آپ جانتے ہیں؟

دوسری جنگِ عظیم میں لاکھوں افراد کی موت اور کئی ممالک کی تباہی کے نتیجے میں اقوامِ متحدہ 1945ء میں معرضِ وجود میں آیا۔

## قراردادِ پاکستان
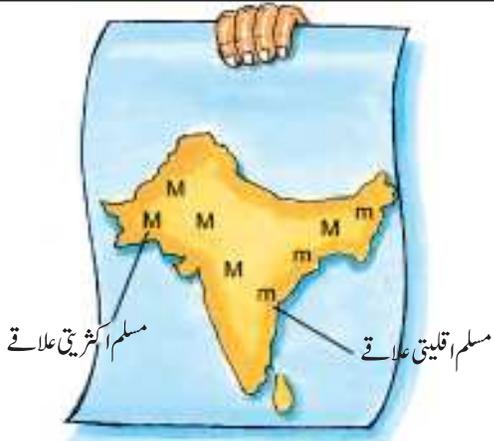
23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس میں ایک تاریخی قرارداد منظور کی گئی، جو ''قراردادِ پاکستان'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس قرارداد کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی دستوری یا آئینی منصوبہ اس وقت تک اس ملک میں قابلِ عمل یا مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگا، جب تک کہ اُسے مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر وضع نہیں کیا گیا ہو۔ یعنی جغرافیائی طور پر متصّل اکائیوں کی از سرِ نو حد بندی ایسے خطّوں میں کی جائے، جو ملکی تقسیم میں ضروری ردوبدل کے بعد اس طرح ترکیب پائیں کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی عددی اکثریت ہے جیسے کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی خطوں میں وہ مجتمع ہوکر ایسی آزاد مملکتیں بن جائیں کہ اُن کی ترکیبی اکائیاں خود مختار اور مکمل اقتدار کی حامل ہوں۔ نیز یہ کہ اکائیوں اور خطّوں میں اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، معاشی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق ومفادات کے تحفظ کے لیے مناسب، مؤثر اور واجب التعمیل تحفظات کا بندوبست ان اقلیتوں کے مشورے سے معین طور پر دستور میں کیا جائے۔''

## 1945-46ء کے انتخابات

جب 1945-46ء میں عام انتخابات ہوئے تو مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی میں تمام مسلم نشستوں پر کامیابی حاصل کرلی۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان محمد علی جناح کی قیادت میں مضبوطی سے کھڑے ہیں اور ایک آزاد مسلم ریاست کے لیے ان کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

## آزادی

14 اگست 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قانون آزادیٔ ہند 1947ء کے ذریعے نئی مملکتوں پاکستان اور انڈیا کو برطانیہ سے اقتدار منتقل کردیا۔

### کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کا نام چودھری رحمت علی (1895ء تا 1951ء) نے تخلیق کیا تھا جو کیمبرج یونیورسٹی میں طالبِ علم تھے۔ 1933ء میں اُنھوں نے پاکستان کا لفظ پنجاب کے 'پ'، افغانیہ (یہ نام وہ شمال مغربی سرحدی صوبے کے لیے استعمال کرنا پسند کرتے تھے) کے 'ا'، کشمیر کے 'ک'، سندھ کے 'س' اور بلوچستان کے آخری حصے 'تان' کو ملا کر بنایا تھا۔

## سرگرمی: نااتفاقی یا تنازعہ حل کرنا (اختلافات طے کرنا)

کسی فرد، افراد یا ممالک کے درمیان نااتفاقی یا اختلاف کو 'کونفلکٹ' یا 'تنازعہ' کہتے ہیں۔

اختلافات یا نفاق کو تحلیل کرنے کے کچھ طریقے درج ذیل ہیں:

رابطہ: ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے متنازعہ بات پر گفتگو کرنا۔

مذاکرات: تنازع کو حل کرنے کے لیے ممکنہ اقدامات کی نشاندہی کرنا۔

ثالثی: تنازع کو حل کرنے کے لیے کسی اور ثالث کو بیچ میں شامل کرنا۔

منصف یا حاکم: کسی اور شخص یعنی منصف یا حاکم سے دونوں پارٹیوں کے لیے فیصلہ صادر کروانا۔

عدالتی کاروائی: عدالت میں مقدمہ پیش کرنا اور جج سے اس کا فیصلہ کروانا۔

قانون سازی: ایسا نیا قانون بنانا یا قانون میں ترمیم کرنا تا کہ ایسا مسئلہ آئندہ نہ ہو۔

الف- ہندوستان کے لوگوں نے اپنے تنازعات کو حل کرنے کے لیے کون سے طریقے استعمال کیے؟ ان کی نشاندہی کیجیے۔

ب- اس کا نتیجہ دو آزاد ریاستوں، انڈیا اور پاکستان کا وجود میں آنا ہے۔ اس کے اور کیا کیا ممکنہ حل ہو سکتے تھے؟

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے اُن اہم تاریخی واقعات کے بارے میں پڑھا جو پاکستان کے وجود میں آنے کا باعث بنے اور یہ بھی پڑھا کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں ہونے والے واقعات نے برصغیر ہندو پاک پر کیا اثرات مرتب کیے۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ مخصوص افراد، خیالات، واقعات اور فیصلے تاریخ پر گہرا اثر ڈالتے ہیں اور اس بات سے واقف ہوئے کہ اگر یہ افراد مختلف طرح سے عمل کرتے تو چیزیں مختلف ہوتیں۔

## مشق

**الف- کثیر الانتخابی سوالات:**

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیے۔

i- جنگِ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1757ء (ب) 1857ء (ج) 1957ء

ii- انڈین نیشنل کانگریس کب بنی؟

(الف) 1880ء (ب) 1885ء (ج) 1985ء

iii- آل انڈیا مسلم لیگ کب وجود میں آئی؟

(الف) 1806ء (ب) 1906ء (ج) 2006ء

iv- قراردادِ پاکستان کب منظور ہوئی؟

(الف) 1920ء (ب) 1930ء (ج) 1940ء

v- کس نے برطانیہ سے اقتدار پاکستان اور انڈیا کو منتقل کرنے کا اعلان کیا؟

(الف) لارڈ کرزن (ب) لارڈ ڈلہوزی (ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

## ب- درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمانوں نے جن تین مسائل کا سامنا کیا، اُن کی فہرست بنائیے۔
2- آل انڈیا مسلم لیگ کیوں بنائی گئی؟
3- برِصغیر پاک و ہند کے مسلمان علیٰحدہ وطن کیوں چاہتے تھے؟
4- آزادی کیوں ضروری ہے؟
5- 1857ء سے 1947ء تک ہونے والے اہم واقعات کا خطِ وقت بنائیے۔
6- 1930ء اور 1940ء میں ہونے والے ایسے دو، دو اہم واقعات کی وضاحت کیجیے، جو پاکستان بننے کا سبب بنے۔
7- وضاحت کیجیے کہ درجِ ذیل عالمی واقعات میں سے ہر ایک نے برصغیر کی جدوجہدِ آزادی پر کیا اثرات مرتب کیے؟
(i) پہلی جنگِ عظیم (ii) دوسری جنگِ عظیم
8- وضاحت کیجیے کہ آپ کے خیال میں کیا ہوتا: (الف) اگر انگریز انڈیا نہ آتے۔ (ب) اگر مسلمان آل انڈیا مسلم لیگ نہ بناتے۔ (ج) اگر مسلم لیگ 1940ء میں قراردادِ پاکستان منظور نہ کرتی۔

## ج- جدول بنائیے۔

نیچے دیے گئے جدول کی طرح جدول بنائیے جس میں افراد، خیالات، واقعات اور ایسے فیصلوں کا ذکر ہو جن کی وجہ سے جدوجہدِ آزادی پر بہت اثر پڑا۔

| اُن افراد کے نام جو جدوجہدِ آزادی پر اثر انداز ہوئے | وہ خیالات جو جدوجہدِ آزادی پر اثر انداز ہوئے | وہ واقعات جو جدوجہدِ آزادی پر اثر انداز ہوئے | وہ فیصلے جنھوں نے جدوجہدِ آزادی پر اثر ڈالا |
|---|---|---|---|
| | | | |

## د- عملی کام

1- سرسید احمد خان، علامہ اقبال اور قائدِ اعظم محمد علی جناح کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔ ہر ایک میں پائی جانے والی کوئی تین اچھی خصوصیات لکھیے۔
2- جدوجہدِ آزادی سے متعلق مضامین اور تصاویر اخبارات ورسائل سے جمع کیجیے اور انھیں اپنے کمرۂ جماعت میں نمایاں مقام پر چسپاں کیجیے تاکہ سب پڑھ اور دیکھ سکیں۔

## ہ- اضافی سرگرمی

فلم جناح دیکھیے اور اُس پر اپنی جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے۔ اس فلم سے ہم نے محمد علی جناح کے بارے میں کیا سیکھا؟

باب 6

# پاکستان اور دنیا کی اہم تاریخی شخصیات و واقعات

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- کلیدی واقعات کو خطِ وقت پر عشرے کے فاصلے سے رکھیں۔

2- اہم تاریخی واقعات (ملکی، غیر ملکی اور عالمی) کا خطِ وقت بنائیں۔

3- تاریخی حکایتوں کے مختلف نقطۂ نظر کو پہچانیں۔

4- پاکستان میں حالیہ زندگی کا موازنہ اس کے قائم ہونے کے بعد کے ابتدائی برسوں سے کریں۔

5- ادب، اخبارات، رسالے وغیرہ استعمال کر کے موجودہ کلیدی واقعات (پاکستانی و عالمی) کی روایتیں/ حکایتیں بنائیں۔

6- تاریخ کی اہم شخصیات (پاکستانی، عالمی) کے حالاتِ زندگی میں اُن کے اچھے کردار کی مثالوں کی نشاندہی کریں۔

7- ماضی کی حکایتوں/ روایتوں سے مسائل اور ان کے حل اور اُس حل کے قریبی اور دوررس نتائج کی شناخت کریں۔

8- اُن مسائل کی شناخت کریں جو ماضی سے لے کر اب تک موجود ہیں۔

9- یہ تسلیم کریں کہ مخصوص لوگوں کے خیالات، واقعات اور فیصلوں کے تاریخ پر گہرے اثرات ہیں۔

10- اس بات کی پیشن گوئی کریں کہ کس طرح واقعات مختلف ہو جاتے - اگر مخصوص گروہ/ افراد کے اختیار کردہ اقدامات مختلف ہوتے۔

# پاکستان اور دنیا کی اہم تاریخی شخصیات و واقعات

تاریخ میں کئی اہم شخصیات اور واقعات ہوئے ہیں۔ان شخصیات اور واقعات کے بارے میں مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ملک اور دنیا کی کس طرح وقت کے ساتھ ساتھ نشو ونما ہوئی۔تاریخ میں اہم شخص اور اشخاص کے گروہ کا مطالعہ ہمیں اس بات کا درس دیتا ہے کہ واحد شخص یقینِ کامل کے ذریعے جیسا کہ قائدِ اعظم یا نیلسن منڈیلا یا پھر افراد کا چھوٹا سا ذمّے دار گروہ جیسا کہ شپ یارڈ کے ملازمین جنھوں نے سالمیت کی تحریک چلائی یا لائیبریا کی عورتوں کا گروہ جس نے 2003ء میں اپنے ملک میں ضرورت سے زیادہ تشدد کا خاتمہ کر دیا اور اس طرح سے انھوں نے دنیا کو بدل دیا۔

اگلے چند صفحات میں ہم پاکستان کے 1947ء میں وجود میں آنے سے لے کر 2014ء تک ہونے والے واقعات اور اہم شخصیات کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ہم اسی دوران دنیا کی تاریخ کے اہم واقعات اور شخصیات کا مطالعہ بھی کریں گے۔

دنیا کا سیاسی نقشہ

**ہدایات برائے اساتذہ:** دنیا کے واقعات کے بارے میں تدریس کے دوران طلبہ سے کہیں کہ وہ دیے گئے نقشے میں اپنے ملک کو تلاش کریں۔

| عشرہ | پاکستان کی تاریخ کے اہم واقعات | | دنیا میں ہونے والے کلیدی واقعات | |
|---|---|---|---|---|
| 1940ء کا عشرہ | پاکستان 14/اگست 1947ء کو معرضِ وجود میں آیا۔ لاکھوں مسلمان انڈیا سے پاکستان آ گئے اور لاکھوں ہندو پاکستان چھوڑ کر انڈیا چلے گئے۔ | 14/اگست 1947ء یومِ آزادی<br>پاکستان زندہ باد<br>پاکستان زندہ باد | 1945ء میں دوسری جنگِ عظیم اُس وقت ختم ہوگئی جب ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بمَ گرائے۔ جس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہلاک ہوئے۔ | ایٹم بم گرنے کے بعد تباہی |
| | 1948ء میں اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ | | 1945ء میں اقوامِ متحدہ وجود میں آئی۔ | اقوامِ متحدہ |
| | 1948ء میں انڈیا نے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان سے جنگ لڑی۔ | | | |
| | قائدِاعظم محمد علی جناح 11 ستمبر 1948ء کو انتقال فرما گئے۔ | قائدِ اعظم کا جنازہ | دنیا کا پہلا کمپیوٹر 1949ء میں ایجاد ہوا۔ یہ ایک بہت بڑا کمپیوٹر تھا۔ | پہلا کمپیوٹر |

| عشرہ | پاکستان | تصویر | دنیا | تصویر |
|---|---|---|---|---|
| 1950ء کا عشرہ | 1951ء میں پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ | لیاقت علی خان پاکستان کا قومی جھنڈا قومی اسمبلی کے ارکان کو دکھا رہے ہیں | سب سے پہلا جدید کریڈٹ کارڈ 1950ء میں متعارف کروایا گیا۔ | 1950ء کا پہلا کریڈٹ کارڈ |
| | | | رنگین ٹی وی سب سے پہلے 1953ء میں متعارف کروایا گیا۔ | پہلا رنگین ٹی وی |
| | 1956ء میں بنگالی زبان کو پاکستان کی دوسری قومی زبان کا درجہ دیا گیا۔ | বাংলা<br>بنگالی زبان | 1952ء میں پولیو ویکسین برطانیہ کی بنائی گئی۔ | بچّے کو پولیو کے قطرے پلائے جا رہے ہیں |
| | | | شہزادی ایلزبیتھ 1952ء میں برطانیہ کی ملکہ بن گئیں۔ | ملکہ ایلزبیتھ |
| | پاکستانی فوج کے سربراہ جنرل محمد ایوب خان نے تمام اختیارات چھین لیے اور ملک میں پہلا مارشل لاء 1958ء میں لگا دیا گیا۔ | جنرل ایوب خان | سوویت یونین نے 4 اکتوبر 1957ء کو سیٹلائٹ اسپوتنگ روانہ کر کے خلائی دور کا آغاز کر دیا۔ | اسپوتنگ |

| 1960ء کا عشرہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | 1960ء میں پاکستان اور انڈیا نے دریائے سندھ کے پانی کا معاہدہ اس کے پانی میں شراکت کے لیے کیا۔ | ایوب خان اور نہرو کراچی میں دریائے سندھ کے پانی میں شراکت کے معاہدے پر دستخط کر رہے ہیں | مشرقی اور مغربی جرمنی کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے1961ء میں راتوں رات دیوارِ برلن تعمیر کی گئی۔ | دیوارِ برلن تعمیر کی جا رہی ہے |
| | پاکستان نے روم میں منعقد ہونے والا ہاکی اولمپک فائنل جیت کر انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر دیا۔ | ہاکی کے اولمپک میں سونے کا تمغہ جیتا | 1963ء میں پہلی خاتون خلاء باز ویلنٹینا ترشکوا خلاء میں گئی۔ | ویلنٹینا ترشکوا |
| | 1961ء میں مسلمانوں کا عائلی قوانین کا قانون منظور ہوا، جس کے تحت عورتوں اور بچوں کو اور زیادہ حقوق حاصل ہو گئے۔ | | 1964ء میں جنوبی افریقہ میں نیلسن مینڈیلا کو عمر قید کی سزا دی گئی۔ | نیلسن مینڈیلا |
| | 1965ء میں انڈیا نے کشمیر کے تنازعے پر پاکستان سے دوسری جنگ چھیڑ دی۔اس جنگ میں اُسے بُری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا اور افواجِ پاکستان کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ | انڈیا اور پاکستان کے درمیان جنگ | 1967ء میں ڈاکٹر کرسچن برنارڈ نے سب سے پہلا انسانی ہارٹ ٹرانسپلانٹ یا دل کی تبدیلی کا کامیاب آپریشن کیا۔ | انسانی دل کی تبدیلی کا کامیاب آپریشن |
| | 1969ء میں کئی مہینوں کی مخالفت کے بعد صدر جنرل محمد ایوب خان نے اقتدار اس وقت کے فوج کے سربراہ جنرل محمد یحییٰ خان کو سونپ دیا۔ | اخبار کی خبر | 1969ء میں یو ایس اے کے نیل آرم اسٹرانگ وہ پہلے شخص بن گئے، جس نے چاند پر چہل قدمی کی۔ | نیل آرم اسٹرانگ |

| 1970ء کا عشرہ | 1970ء میں پہلے عام انتخابات ہوئے۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی قیادت میں عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان میں 169 میں سے 167 سیٹیں جیت لیں۔ | شیخ مجیب الرحمٰن اپنے پارٹی کارکنوں کے ساتھ | جیبی کیلکیولیٹر 1970ء میں متعارف کروایا گیا۔ | 1970ء کا پہلا کیلکیولیٹر |
|---|---|---|---|---|
| | ذوالفقار علی بھٹّو کی پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں 144 نشستوں میں سے 84 نشستیں حاصل کیں حالانکہ عوامی لیگ نے زیادہ تر نشستیں جیتی تھیں، لیکن ان کے متنازعہ 6 نکاتی پروگرام کی وجہ سے حکومت سازی کا موقع فراہم نہیں کیا۔ | پیپلز پارٹی کے قائد ذوالفقار علی بھٹو جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے۔ | 1979ء میں آیت اللہ خمینی ایران کے روحانی رہنما اور قائد کے طور پر 15 سال جلاوطنی ختم کرکے واپس آئے۔ | آیت اللہ خمینی |
| | 1971ء میں مشرقی پاکستان کے لوگوں نے اس پر حکومت کے خلاف احتجاج کیا اور علیحدہ ملک حاصل کرنے کے لیے سول نافرمانی کی تحریک شروع کردی۔ | | 1979ء میں مارگریٹ تھیچر برطانیہ کی پہلی خاتون وزیرِاعظم منتخب ہوئیں۔ | مارگریٹ تھیچر برطانیہ کی پہلی خاتون وزیرِاعظم |
| | پاکستان کی فوج نے انھیں روکنے کی کوشش کی لیکن انڈیا کی جارحیّت اور بے جا مداخلت پر 16 دسمبر 1971ء کو ایک نیا ملک بنگلادیش وجود میں آیا۔ | | غریب اور بے سہارا لوگوں کے لیے کام کرنے پر مدر ٹریسا کو 1979ء میں امن کا نوبل انعام ملا۔ | مدر ٹریسا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1970ء کا عشرہ | 1971ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ذوالفقار علی بھٹو ملک کے صدر بن گئے۔ 1972ء میں حکومت نے اپنا روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ پورا کرنے کے لیے تمام بینکوں، کارخانوں، اسکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لے لیا۔<br>ایک نیا آئین بنایا گیا جو 14 اگست 1973ء سے لاگو ہوگیا۔ ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہوگیا۔<br>حکومت نے پارلیمانی نظام اپنایا اور بھٹّو وزیرِ اعظم ہوگئے۔<br>1977ء میں عام انتخابات کروائے گئے۔ مخالف جماعتوں نے کہا کہ نتائج درست نہیں ہیں اور اس بات پر احتجاج شروع کر دیا۔ پاکستان کی فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک بھر میں پُرتشدد مظاہروں کے بعد مارشل لا لگا دیا۔ اسلامی قوانین منظور کر کے اسلامائزیشن کا عمل شروع کر دیا۔ 1979ء میں بھٹو کو پھانسی دی گئی۔<br>پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام پہلے پاکستانی تھے جنھوں نے نوبل انعام حاصل کیا۔ انھوں نے 1979ء میں یونی فیکشن کا نظریہ پیش کر کے نوبل انعام حاصل کیا۔ | <br>DAWN<br>MARTIAL LAW IS PROCLAIMED: ELECTIONS IN OCTOBER NEXT<br>مارشل لاء سے متعلق اخباری تراشہ<br><br>DAWN<br>BHUTTO HANGED IN 'PINDI JAIL<br>بھٹّو کی پھانسی کا اخباری تراشہ<br><br>پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام | 1979ء میں سوویت یونین نے افغانستان پر قبضہ کر لیا۔ پاکستان نے امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کے ساتھ مل کر سوویت یونین کی فوج کو افغانستان سے باہر نکالنے کے لیے جدوجہد کی۔ | <br>روسی افواج افغانستان جارہی ہیں |

| 1980ء کا عشرہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | 1981ء - 1986ء تک جہانگیر خان دنیا کا نمبر ون اسکوائش کا کھلاڑی تھا۔ 555 سے زیادہ میچوں میں اُسے کوئی نہیں ہرا سکا۔ گنیز بُک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق اعلیٰ درجے کے پیشہ ورانہ کھیلوں میں جیتنے کا یہ عرصہ سب سے زیادہ ہے۔ | جہانگیر خان دنیا کے بہترین اسکوائش کے کھلاڑی | آئی بی ایم نے پرسنل کمپیوٹر 1981ء میں متعارف کروائے۔ | سب سے پہلا پرسنل کمپیوٹر |
| | ریفرینڈم کے بعد ضیاء الحق صدر ہوگئے۔ انھوں نے 1985ء میں الیکشن کروائے اور محمد خان جونیجو کو وزیرِاعظم بنادیا۔ | محمد خان جونیجو | اندرا گاندھی انڈیا کی وزیراعظم نئی دہلی میں 31 اکتوبر 1984ء کو دو محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوگئیں۔ | اندرا گاندھی |
| | | | 1985ء میں ایتھوپیا میں شدید قحط سالی ہوئی۔ | لوگ قحط سالی کا شکار ہیں |
| | ضیاء الحق 1988ء میں جہاز تباہ ہونے کے ایک پُراسرار واقعے میں جاں بحق ہوگئے۔ | صدر غلام اسحٰق خان | 1985ء میں انٹارٹک کے اوپر اوزون کی تہ میں سوراخ دریافت ہوا۔ | اوزون کی تہ میں سوراخ |
| | غلام اسحٰق خان پاکستان کے صدر بن گئے۔ عام انتخابات کروائے گئے اور بینظیر بھٹو وزیراعظم بن گئیں اور ملک میں واپس جمہوریت آ گئی۔ | بینظیر وزیراعظم منتخب ہوگئیں | 1990ء میں دیوارِ برلن گرادی گئی اور جرمنی کو دوبارہ یکجا کرنے کی کوششیں شروع ہوگئیں۔ | دیوارِ برلن توڑ دی گئی |

| 1990ء کا عشرہ | 6 اگست 1990ء کو غلام اسحٰق خان نے بینظیر کی حکومت کو ہٹا دیا جس کے بعد الیکشن کے ذریعے محمد نواز شریف وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>1992ء میں پاکستان نے کرکٹ کا عالمی کپ جیت لیا۔<br>1993ء میں صدر غلام اسحٰق خان اور نواز شریف میں سنگین اختلافات ہو گئے اور اُس وقت کے فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید کاکڑ نے دونوں سے استعفیٰ لے کر نگران حکومت کے تحت الیکشن کروائے جس کے نتیجے میں بینظیر بھٹو دوسری مرتبہ وزیرِ اعظم بن گئیں۔<br>1996ء میں بینظیر کی حکومت اس وقت کے صدر فاروق احمد خان لغاری نے ختم کر دی۔ عام انتخابات ہوئے اور نواز شریف جیت کر دوسری مرتبہ وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>1999ء میں فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف کو ہٹا دیا کیونکہ نواز شریف انھیں عہدے سے ہٹا رہے تھے۔ | <br>1992ء میں پاکستان نے کرکٹ کا عالمی کپ جیتا<br><br>نواز شریف دوسری مرتبہ وزیرِ اعظم بن گئے | سوویت یونین ٹوٹ گیا اور سوویت یونین اور امریکا کے درمیان سرد جنگ 1990ء میں ختم ہو گئی۔<br>نیلسن مینڈیلا 27 سال بعد جیل سے رہا ہوئے۔ بے حس قانون منسوخ ہو گیا اور وہ 1994ء میں جنوبی افریقہ کے صدر بن گئے۔<br>مئی 1994ء میں ایک چینل ٹنل (سُرنگ) کھل گیا جس نے برطانیہ کا فرانس سے رابطہ قائم کر دیا۔<br>انٹرنیٹ کا استعمال 95-1994ء سے شروع ہوا۔<br>دنیا کی سب سے بڑی عمارت (ٹوئن ٹاور) کوالالمپور ملائیشیا میں 1996ء میں تعمیر کی گئی۔<br>جولائی 1996ء میں سائنسدانوں نے ڈولی نامی بھیڑ کو کلون بنا لیا۔<br>1997ء میں ہانگ کانگ کو برطانیہ نے چین کو واپس کر دیا۔ | جنوبی افریقہ کا جھنڈا<br><br>سُرنگ برطانیہ کو فرانس سے ملا رہی ہے<br><br>انٹرنیٹ کا ارتقاء<br><br>ٹوئن ٹاور کوالالمپور ملائیشیا<br><br>کلونڈ بھیڑ ڈولی<br><br>ہانگ کانگ کو چین کو واپس دینے کی سرکاری تقریب |
|---|---|---|---|---|

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| <br>ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ | 2001ء میں جرمنی کے شہر بون میں امریکہ کے علاوہ 178 ممالک نے ایک معاہدہ کیا کہ آب وہوا میں تبدیلی میں کمی کرنے کے لیے گرین ہاؤس میں گیسوں کی مقدار میں کمی کی جائے۔<br>2001ء میں نیویارک کے ٹوئن ٹاور پر دہشتگردوں نے حملہ کیا۔ امریکہ اور برطانیہ نے افغانستان پر بمباری شروع کر دی جواز یہ بنایا کہ وہاں دہشتگرد چھپے ہوئے ہیں۔<br>2002ء میں ٹینک سے گولے داغنے والے ایک اسرائیلی نے فلسطین کی اُس زمین پر لڑنے سے انکار کر دیا، جس پر 1967ء کے بعد اسرائیل قابض ہوگیا تھا۔ اُس کے اس عمل نے دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دی۔<br>2003ء میں امریکہ اور برطانیہ نے عراق کے خلاف جنگ لڑنا شروع کر دی۔ | <br>پرویز مشرف<br><br>ظفر اللہ خان جمالی<br><br>چودھری شجاعت حسین<br><br>شوکت عزیز<br><br>کشمیر میں زلزلہ | 2002ء میں ریفرنڈم کے بعد پرویز مشرف صدر بن گئے۔<br>2002ء میں الیکشن کے بعد میر ظفر اللہ خان جمالی وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>26 جون 2004ء کو میر ظفر اللہ خان جمالی نے صدر پرویز مشرف کے ساتھ شدید اختلافات کے باعث استعفیٰ دے دیا۔<br>قومی اسمبلی نے چودھری شجاعت حسین کو اپنا قائد چُن لیا اور اُنھوں نے 30 جون 2004ء کو وزیرِ اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔<br>20 اگست 2004ء کو چودھری شجاعت حسین نے استعفیٰ دے دیا اور قومی اسمبلی نے شوکت عزیز کو وزیرِ اعظم چُن لیا۔<br>2005ء میں 7.6 شدت کا زلزلہ آیا جس کا مرکز آزاد کشمیر تھا۔ 80,000 سے زیادہ لوگ ہلاک اور 4 لاکھ بے گھر ہوگئے۔ پورا ملک متاثرہ لوگوں کی مدد کے لیے حرکت میں آ گیا۔ | 2000ء کا عشرہ |

| 2000ء کا عشرہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | 2007ء میں جنرل مشرف نے ایمرجنسی نافذ کردی اور چیف جسٹس آف پاکستان کو ہٹا دیا۔ وکلا کی سربراہی میں اس کے خلاف احتجاج ہوا جس کی وجہ سے مشرف کا اقتدار کمزور پڑ گیا۔<br>2007ء میں بینظیر بھٹو لیاقت باغ راولپنڈی میں نامعلوم قاتلوں کے ہاتھوں شہید ہوگئیں۔<br>2008ء میں پیپلز پارٹی کے الیکشن جیتنے کے بعد یوسف رضا گیلانی وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>2008ء میں پرویز مشرف نے اہم سیاسی پارٹیوں کے دباؤ کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا اور آصف علی زرداری صدر بن گئے۔<br>جنوری 2009ء میں علی معین نوازش نے اے لیول کے 23 پرچوں کے امتحانات کیمبرج یونیورسٹی سے ایک سال میں 23 A گریڈ میں پاس کر لئے۔ ایسا اب تک نہیں ہوا تھا۔ ان کی اس کامیابی پر اُنھیں پرائڈ آف پرفارمینس ایوارڈ دیا گیا جو پاکستان کے اعلیٰ ترین ایوارڈز میں سے ایک ہے۔ | وکلا مشرف کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں<br>بینظیر بھٹو پر قاتلانہ حملہ<br>یوسف رضا گیلانی وزیرِ اعظم بن گئے<br>آصف علی زرداری صدر بن گئے<br>اے لیول کے امتحانات میں 23 اے | 2003ء میں لائبیریا میں عورتوں نے پُرامن احتجاج کیا اور ان کے اس عمل سے ملک میں غیر معمولی تشدد کا خاتمہ ہوا۔<br>2004ء کے اولمپک یونان کے شہر ایتھنز میں ہوئے جہاں سے ان کی ابتدا ہوئی تھی۔<br>2004ء میں حامد کرزئی افغانستان کے پہلے منتخب صدر بن گئے۔<br>2004ء میں ایک تباہ کن سونامی میں 200,000 سے زیادہ افراد جنوب اور جنوب مشرقی ایشیاء میں ہلاک ہوگئے۔<br>2005ء میں پہلے فلسطینی صدر محمود عباس نے حلف اٹھایا۔<br>2005ء میں انجیلا مارکیل جرمنی کی پہلی خاتون چانسلر بن گئیں۔<br>2008ء میں براک اوباما امریکا کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہوگئے۔<br>2009ء میں سری لنکا میں سول وار کا خاتمہ ہوگیا۔ | اولمپکس 2004ء<br>حامد کرزئی افغانستان کے پہلے منتخب صدر<br>ایشیاء میں سونامی<br>محمود عباس<br>انجیلا مارکیل<br>اوباما امریکا کے صدر منتخب ہوئے |

| 2010ء کا عشرہ | سپریم کورٹ نے یوسف رضا گیلانی کو عدالت کی حکم عدولی پر نااہل قرار دے دیا۔<br>2012ء میں راجا پرویز اشرف وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>2013ء میں پہلی مرتبہ ایک جمہوری طور پر منتخب حکومت نے اقتدار کے 5 سال مکمل کر لیے اور عام انتخابات میں جیتنے والی پارٹی مسلم لیگ ن کو اقتدار دے دیا اور میاں نواز شریف تیسری بار وزیرِ اعظم بن گئے۔<br>2014ء میں 9 سالہ رائے حارث منظور نے یونیورسٹی آف کیمبرج سے A لیول امتحان پاس کر کے یونیورسٹی کا 800 سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔<br>ریوڈی جنرو برازیل میں پاکستان کے اسٹریٹ فٹ بالر نے امریکا کو ہرا کر اسٹریٹ چائلڈ ورلڈ کپ 2014ء میں تیسری پوزیشن سے میچ جیت لیا۔<br>قبائلی علاقوں میں عورتوں کی تعلیم کے لیے کام کرنے پر ملالہ یوسف زئی کو امن کا نوبل انعام 2014ء میں دیا گیا۔ | راجا پرویز اشرف وزیرِ اعظم بن گئے<br><br>Nine-year-old makes record by passing O-Level exam<br>9 سالہ بچے نے A لیول پاس کر کے ریکارڈ قائم کر دیا<br><br>اسٹریٹ چائلڈ فٹ بال ورلڈ کپ 2014ء<br><br>ملالہ یوسف زئی نوبل انعام جیتنے والی سب سے کم عمر | یو ایس نے 1 کھرب ڈالر سے بھی زیادہ کے معدنیات کے ذخائر افغانستان کی پہاڑیوں میں تلاش کر لیے جن میں لوہے، تانبے، سونے، لیتھیم کے ذخائر شامل ہیں۔ یہ ملک کی معیشت کو تیزی سے تبدیل کر سکتے ہیں۔<br>2010ء میں اسپین نے فیفا ورلڈ کپ ٹائٹل جیت لیا۔<br>2011ء میں عرب اسپرنگ نامی ایک عوامی مہم شروع ہوئی۔ جب حد سے زیادہ بے روزگاری اور پولیس کے ظلم کے خلاف تیونیسیا میں مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ تحریک دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گئی جیسے کہ لیبیا اور مصر۔<br>2014ء میں جرمنی نے فیفا ورلڈ کپ ٹائٹل جیت لیا۔ | <br>اسپین نے فیفا ورلڈ کپ جیت لیا<br><br><br>عرب اسپرنگ 2011ء<br><br><br>جرمنی نے فیفا ورلڈ کپ جیت لیا |
|---|---|---|---|---|

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے 1940ء سے 2014ء تک پاکستان اور دنیا کی مشہور شخصیات اور مشہور واقعات کے بارے میں سیکھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ ہمارا ملک اور دنیا اس عرصے کے دوران کس طرح سے پروان چڑھی۔ اس سے ہم نے یہ سیکھا کہ افراد اور افراد کے گروہ اپنے عقائد کے ذریعے چیزوں کو بہتر کر سکتے ہیں اور ایسا کرنے کا عہد کر لیں تو پھر ملک اور دنیا بھر میں لوگوں کی زندگی بہتر بنا سکتے ہیں۔

## مشق

### الف۔ کثیر الانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست پر درست (✓) کا نشان لگائیے۔

i- پاکستان کا پہلا وزیرِ اعظم کون تھا؟

(الف) بینظیر بھٹو (ب) لیاقت علی خان (ج) شوکت عزیز

ii- انسان نے چاند پر پہلی بار چہل قدمی کب کی؟

(الف) 1967ء میں (ب) 1969ء میں (ج) 1971ء میں

iii- 2013ء کے الیکشن کے بعد پاکستان کا وزیرِ اعظم کون بنا؟

(الف) میر ہزار خان کھوسو (ب) نواز شریف (ج) یوسف رضا گیلانی

iv- اوزون کی تہ میں سوراخ کب دریافت ہوا؟

(الف) 1975ء (ب) 1985ء (ج) 1995ء

v- مدر ٹریسا کو نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

(الف) کیمسٹری (ب) اکنامکس (ج) امن پھیلانے کے لیے

### ب۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- 1940ء سے 2014ء تک پاکستان کی تاریخ کا خطِ وقت بتائیے۔ ہر عشرے میں ہونے والا ایک اہم واقعہ تحریر کیجیے۔

2- 1940ء سے 2014ء تک ہونے والی ایجادات کا خطِ وقت بتائیے۔

3- باب میں دیے گئے مواد میں سے دو مسائل منتخب کیجیے۔ ہر مسئلے کا کم عرصے کے لیے اور زیادہ عرصے کے لیے یا دیرپا اثر بتائیے۔

4- ایک ایسا مسئلہ بتائیے جس کا آغاز ماضی سے ہوا اور پاکستان میں وہ مسئلہ آج تک موجود ہے۔ دو ایسی باتوں کی نشاندہی کیجیے جو اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آج تک کی گئی ہیں۔

5- پاکستان کی ابتدائی تاریخ (1960ء-1940ء) اور (2014ء-2000ء) تک ہونے والے واقعات کا موازنہ کیجیے۔

6- بتائیے کیا ہوتا اگر:

الف- قائدِ اعظم پاکستان بنانے کے لیے کام نہ کرتے۔

ب- نیلسن مینڈیلا جیل میں رہتا۔

ج- بینظیر بھٹو کا قتل نہ ہوتا۔

7- درج ذیل واقعات کے تاریخ پر اثرات کی نشاندہی کیجیے:

(الف) پاکستان کا وجود میں آنا (ب) کمپیوٹر کی ایجاد

8- پاکستان کے آغاز میں (1950ء - 1947ء) زندگی کا آجکل کی زندگی سے موازنہ کیجیے۔ ابتدا کی زندگی کے بارے میں کتابوں اور بزرگوں سے معلوم کیجیے۔

## ج- جدول بنائیے۔

دیے گئے افراد کے کلیدی خیالات کی نشاندہی کر کے اس کے ہماری زندگی پر اثرات بیان کیجیے۔

| شخصیت کا نام | کلیدی خیال | ہماری زندگی پر اثرات |
|---|---|---|
| قائدِ اعظم | | |
| ذوالفقار علی بھٹو | | |
| نیلسن مینڈیلا | | |
| مدر ٹریسا | | |

## د- عملی کام

1- پاکستان میں ہونے والے کسی ایک حالیہ واقعے کو منتخب کیجیے۔ اخبارات پڑھیے، ریڈیو سنیے، ٹی وی دیکھیے اور انٹرنیٹ پر اُس کے بارے میں معلومات اکٹھا کر کے 100 الفاظ پر مشتمل رپورٹ لکھیے۔

2- دنیا میں ہونے والے کسی موجودہ واقعے کو منتخب کیجیے۔ اس کے بارے میں پی ٹی وی، الجزیرہ، سی این این اور بی بی سی پر خبریں سنیے اور اس کے بارے میں اُن نظریات کی شناخت کیجیے۔

3- بینظیر بھٹو اور مدر ٹریسا کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اُن میں کوئی سی تین اچھی خصوصیات کی نشاندہی کیجیے۔

4- 2005ء کے زلزلے کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ 100 الفاظ پر مشتمل پیراگراف تحریر کیجیے۔

5- برلن کی دیوار کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ ایک پیراگراف لکھیے جس میں یہ وضاحت کی گئی ہو کہ دیوارِ برلن کیوں تعمیر کی گئی اور پھر اسے کیوں توڑ دیا گیا؟

6- ملالہ یوسف زئی کو امن کا نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

## ہ- اضافی سرگرمی

چھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں کام کرتے ہوئے درج ذیل میں سے کسی ایک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

الف- مسلمانوں کا عائلی قوانین کا آرڈیننس 1961ء

ب- لوکل گورنمنٹ کا نظام

ج- جمہوریت کیا ہے اور کیوں اہم ہے؟

آپ نے جو معلومات حاصل کی اُنہیں پوری جماعت کو بتائیے۔

باب 7

# ثقافت

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- پاکستان میں رہنے والے مختلف ثقافتی گروہوں کو شناخت کریں۔

2- مختلف ثقافتوں میں مشترکہ خصوصیات کی نشاندہی کریں۔

3- پاکستان کی ثقافت کے ثقافتی فرق کی وضاحت کریں۔

4- کئی طرح کی ثقافت رکھنے والے معاشرے کے فوائد کی شناخت کریں۔

5- پاکستان کی ثقافت کا موازنہ (یکسانیت اور فرق) کسی اور ملک کے ثقافت سے کیجیے۔

6- اُن اہم اداروں کی شناخت کریں جو طلبہ کو ثقافت سے روشناس کرواتے ہیں۔ (مذہبی ادارے، خاندان، اسکول وغیرہ)۔

7- اُن طریقوں کی فہرست بنائیے جن کے ذریعے خاندان اپنے بچوں کو اپنی ثقافت کے رنگ میں رنگتے ہیں۔

8- مثال کے ذریعے بتائیے کہ ثقافت کسی نئے خیال کو اپنانے کے لیے کس طرح تبدیل ہوتی ہے۔

# ثقافت کیا ہے؟

ثقافت کا مطلب لوگوں کے ایک گروہ کا اپنایا ہوا وہ مخصوص طرزِ زندگی ہے، جسے وہ اپنی ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرتے ہیں۔ اُن کے لباس پہننے، کھانا کھانے، بول چال، رسم ورواج اور روایات (شادی اور مذہبی رسومات)، کتابیں تحریر کرنا، موسیقی کا سننا اور بجانا، عمارتوں کا طرزِ تعمیر اور طرزِ عمل کے لیے قوانین، سب ہی ثقافت میں شامل ہیں۔ ثقافت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ یہ وقت اور دوسری ثقافتوں سے باہمی میل جول ہونے کے باعث تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

**سرگرمی:** اپنی ثقافت کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے، جس میں اوپر بیان کی گئی تمام باتیں شامل ہوں۔

## پاکستان کا ثقافتی اشتراک

پاکستان میں لوگوں کے کئی طرح کے گروہ رہتے ہیں۔ لوگوں کا ہر گروہ مختلف طرح کے کھانے کھاتا، مختلف طرح کے کپڑے پہنتا اور مختلف زبانیں بولتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہر گروہ مختلف ہے، پھر بھی اُن میں چند باتیں مشترک ہیں۔ مثال کے طور پر: تمام پاکستانی اردو بولتے، سبزی اور روٹی کھاتے اور شلوار قمیص پہنتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ مسلمان ہیں۔ اس کے علاوہ عیسائی، ہندو، سکھ اور پارسی مذہب کے ماننے والے بھی یہاں رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ جس میں مختلف ثقافتوں کے افراد رہتے ہوں، اُسے ہم ثقافتی اختلاف والا معاشرہ یا کئی ثقافتوں والا معاشرہ کہتے ہیں۔ اگلے چند پیراگراف میں ہم پاکستان کے ثقافتی فرق کے بارے میں سیکھیں گے۔

**سرگرمی:** پاکستان میں رہنے والے کم از کم پانچ مختلف ثقافتی گروہوں کے نام تحریر کیجیے۔

## غذا

زیادہ تر پاکستانی گھروں میں روزمرّہ کھائی جانے والی غذا روٹی اور سبزی ہے۔ جس مقام پر جو سبزی اُگتی ہے، اُس کے لحاظ سے وہاں سبزی پکتی ہے اور روٹی بھی مختلف اشیاء اور مختلف طریقوں سے بنائی جاتی ہے۔ سندھ میں پلا مچھلی، آلو پالک اور چاول کی روٹی کھائی جاتی ہے۔ سندھ کے لوگ ٹھادل شربت بھی شوق سے پیتے ہیں۔ پنجاب میں سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی عام ہے۔ پختون سجّی، چپلی کباب اور نان کھانا پسند کرتے ہیں۔ بلوچی سبزی، کاک (پتھر جیسی سخت روٹی) اور ساحلی علاقوں میں یہ مختلف طریقوں سے پکائی ہوئی مچھلی کھاتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اپنے ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں۔ کچھ لوگ چھری کانٹے سے بھی کھانا کھاتے ہیں۔

سجی

سبزی

چاول کی روٹی

## لباس

پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ قومی لباس پہنتے ہیں جو مردوں کے لیے شلوار قمیص اور عورتوں کے لیے شلوار قمیص اور دوپٹہ ہے۔ لیکن پاکستان کے مختلف علاقوں میں شلوار قمیص کی سلائی اور کڑھائی مختلف طرح سے کی جاتی ہے۔ خاص موقعوں پر مرد سوٹ، شیروانی یا شلوار قمیص پر ویسٹ کوٹ کا اضافہ کر کے پہنتے ہیں اور خواتین غرارہ اور ساڑھی پہنتی ہیں۔ کام پر جاتے وقت مرد سوٹ، پتلون اور قمیص، شلوار قمیص بھی پہنتے ہیں۔ کام کرنے والی خواتین زیادہ تر سادہ شلوار قمیص پہنتی ہیں۔

روایتی شلوار قمیص پر کشیدہ کاری

**سرگرمی: پاکستان میں رہنے والے مختلف ثقافتی گروہوں کے درمیان یکسانیت اور فرق شناخت کیجیے۔**

## زبانیں

زبان ایک دوسرے سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور زیادہ تر پاکستانی اردو بولتے ہیں۔ ہر صوبے میں رہنے والے صوبائی زبان بولتے ہیں لیکن وہاں رہنے والے دوسرے گروہ دوسری زبانیں بھی بولتے ہیں۔ مثال کے طور پر سندھ میں رہنے والے زیادہ تر لوگ سندھی، سرائیکی، گجراتی اور کچھّی بھی بولتے ہیں۔ پنجاب کے شمالی حصے میں زیادہ تر لوگ پنجابی اور جنوبی حصے میں زیادہ تر لوگ سرائیکی بولتے ہیں۔ بلوچستان میں بلوچی، براہوی اور پشتو بولی جاتی ہے۔ خیبر پختونخوا اور فاٹا میں پشتو، ہندکو اور دری بولی جاتی ہے۔ گلگت بلتستان میں شینا، بروشاسی، خاور، واکھی اور بالتی بولی جاتی ہے۔ انگریزی جو دفتری زبان ہے، بہت سے پاکستانی بولتے ہیں۔ یہ اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اور حکومتی اور پرائیوٹ دفتروں میں استعمال کی جاتی ہے۔ ان تمام زبانوں میں کئی کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔

## مذہب اور مذہبی رسومات

1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی 96 فیصد آبادی مسلمان ہے۔ باقی لوگ عیسائی، ہندو، بدھسٹ، سکھ اور پارسی ہیں۔ کیونکہ زیادہ تر آبادی مسلمان ہے، اس لیے اسلامی عقائد اور رسومات یہاں کی ثقافت پر اثر انداز ہے۔ اذان (یعنی عبادت کے لیے بلانا) دن میں پانچ مرتبہ سنی جاتی ہے۔ رمضان کے مہینے میں جو کہ روزہ رکھنے کا مہینہ ہے، دن کے وقت روزہ داروں کے

احترام میں ریستوران بند رہتے ہیں۔مسلمان عیدالاضحیٰ،عیدالفطر اور عیدِ میلادالنبی مناتے ہیں۔دوسرے مذہبی گروہ اپنے مذہب پر عمل پیرا رہتے ہیں۔عیسائی عبادت کے لیے چرچ جاتے ہیں اور کرسمس اور ایسٹر کے تہوار مناتے ہیں۔ ہندو عبادت کے لیے مندر جاتے ہیں اور ہولی اور دیوالی کے تہوار مناتے ہیں۔

پورے پاکستان میں صوفی اولیائے کرام کے عرس ہوتے ہیں۔صوفی اولیاء نے امن،خوشحالی اور محبت کا پرچار کیا،اس لیے تمام مذاہب کے لوگ ان رسومات میں شامل ہوتے ہیں۔

## تقریبات

کئی ایسے دن ہوتے ہیں جو تمام پاکستانیوں کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ دن پورے پاکستان میں انتہائی جوش و خروش اور ولولے کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔یومِ آزادی ہر سال 14 اگست کو منایا جاتا ہے اور یومِ پاکستان 23 مارچ کو مناتے ہیں۔

پورے ملک میں منائی جانے والی تقریبات کے علاوہ ہر صوبے کی اپنی تقریبات بھی ہوتی ہیں۔ بہار کی آمد کے اعلان کے لیے پنجاب میں بسنت منائی جاتی ہے۔ ہر سال دسمبر میں سندھ کے لوگ ''ایکتا کا دن'' یا سندھ کے اتحاد کا دن مناتے ہیں۔ بلوچستان میں سبّی میلہ لگتا ہے۔ بُزکشی کا جشن خیبر پختونخوا میں پختونوں کی بہادری کے اظہار کے لیے منایا جاتا ہے اور گلگت بلتستان میں جشنِ شندور پولو منایا جاتا ہے۔

بسنت کے لیے پتنگیں

ایکتا کا دن

جشنِ شندور پولو

سبّی میلہ

بُزکشی

## فہم وفراست اور فنونِ لطیفہ سے متعلق کاروبار

پاکستانیوں میں تخلیقی صلاحیتیں موجود ہیں۔ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار آرٹ اور کرافٹ کی مختلف اقسام میں کرتے ہیں۔ پینٹنگ، کیلی گرافی، ڈرامہ، آرکٹیکچر اور مختلف قسم کی دستکاریاں پورے پاکستان میں تخلیق ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ آرٹ اور کرافٹ میں اپنی گزر اوقات کے لیے اور کچھ اپنا فالتو وقت گزرنے کے لیے مشغلے کے طور پر ان کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

کیلی گرافی

سندھی خاتون رلّی بنا رہی ہے

ہالہ میں بنائے ہوئے مٹی کے برتن

منی بس پر آرٹسٹک کام

**سرگرمی:** سندھ میں بنائی جانے والی دستکاری کی فہرست بنائیے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے پڑھا ہے کہ کئی ثقافتوں والا معاشرہ وہ ہے جس میں مختلف ثقافتی گروہ رہتے ہیں۔ یہ گروہ جس حد تک ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں، اُس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کئی مختلف ثقافتوں والا معاشرہ فائدہ مند ہے یا نہیں۔ جب معاشرہ مختلف ثقافتوں کے لوگوں کی ایک دوسرے کی عزت کرنے اور ایک دوسرے سے بھائی چارے سے رہنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تو وہاں امن وسکون ہوتا ہے۔ امن وسکون معاشرے کو پروان چڑھنے اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اگر معاشرے میں خود غرضی اور تہذیب وتمدن میں فرق کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا تو پھر مختلف گروہوں کے درمیان اختلافات ہوں گے۔ ان اختلافات کا نتیجہ دہشتگردی اور بالآخر جنگ کی صورت میں ہوسکتا ہے۔

اگر مختلف ثقافتوں والا معاشرہ ایک دوسرے کی ثقافت کا تبادلہ کرے تو اس سے افراد اور معاشرے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ افراد اور معاشرہ دونوں باعزت رہنا، ذہن میں وسعت رکھنا اور مسائل حل کرنے کے نئے طریقے سیکھتے ہیں۔

یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ کئی طرح کی ثقافتوں والے معاشرے میں شہری اپنے ایک دوسرے سے مختلف ہونے اور اختلافات رکھنے کی قدر کرنا سیکھتے ہیں، کیونکہ اس سے ایک بڑے معاشرے میں مختلف گروہوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے میں

مدد ملتی ہے۔ جب لوگ اپنے آپ کو معاشرے کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں تو پھر وہ اپنے ساتھ رہنے والوں کے لئے قربانیاں دینے میں گریز نہیں کرتے۔ اس کی وجہ سے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ 'میں' کے بجائے 'ہم' ہیں اور یہی بات معاشرے کی ترقی و ترویج کے لیے بہت ضروری ہے اور یہ بات انہیں اندرونی مشکلات اور بیرونی خطرات سے نمٹنے میں مدد دیتی ہے۔

**سرگرمی:** کئی ثقافتوں والے معاشرے میں ایک دوسرے کی عزت کرنے سے افراد اور معاشرے کو ہونے والے ممکنہ فوائد کی فہرست بنائیے۔

## دوسرے ممالک کی ثقافت

اگلے چند صفحات میں آپ تین دوسرے ممالک چین، سری لنکا اور یونائیٹڈ کنگڈم کی ثقافت کے بارے میں سیکھیں گے۔

### چین

ہمارے ملک کے شمال میں ہمارا پڑوسی چین دنیا کا سب سے مشہور ملک ہے جس کی آبادی 135 کروڑ ہے۔

### غذا

چائنا میں سب سے زیادہ چاول کھائے جاتے ہیں۔ لوگ انہیں عام طور پر بھاپ میں پکا کر، تل کر یا پھر کونجی (چینی چاول کا پورج) کی شکل میں کھاتے ہیں۔ نوڈلز بھی ابال کر یا تل کر کھائے جاتے ہیں۔ مختلف جانوروں کا گوشت اور مرغی چین میں سب سے زیادہ مرغوب غذا ہے۔ وہ گوشت بھر کر ڈمپلنگ بناتے ہیں جسے وہ بھاپ میں پکا کر یا تل کر کھاتے ہیں۔ وہ اپنی غذا لکڑی کی پتلی ڈنڈیوں (چوپ اسٹک) سے کھاتے ہیں۔ چینیوں کو جڑی بوٹیوں کی چائے بہت پسند ہے جسے وہ سارا دن پیتے رہتے ہیں۔

چینی سویّاں

## لباس

چینی ٹیونک سوٹ اور چیونگ سام

چینیوں کا لباس وقت کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ بدل چکا ہے۔ چینیوں کا ٹیونک سوٹ (ماؤ سوٹ) 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے بننے سے 1980ء تک مردوں اور عورتوں دونوں کا عام لباس تھا۔ آج کل زیادہ تر چینی اپنی روزمرہ زندگی میں جدید لباس پہنتے ہیں جو مغربی لوگوں کے لباس سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔ روایتی لباس صرف اہم تہواروں، تقریبات اور مذہبی تہواروں میں پہنے جاتے ہیں۔

## زبان

標 凱

چین میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مینڈرن چین کی قومی زبان ہے۔ لوگ کئی اقسام کی مینڈرن میں بات کرتے ہیں۔ Wu، کینٹو نیز اور ساؤتھرن مِن کا شمار بول چال کی دیگر زبانوں میں ہوتا ہے۔

## تہوار/ میلے

چین میں کئی تہوار منائے جاتے ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

چینی نیا سال منا رہے ہیں

**1- چین کا نیا سال (موسمِ بہار کا تہوار):** یہ تہوار سب سے زیادہ اہم روایتی تہوار ہے۔ یہ تہوار قمری سال کے پہلے دن (21 جنوری اور 21 فروری کے درمیان) منایا جاتا ہے اور لالٹین کے تہوار پر ختم ہوتا ہے جو پندرھویں دن ہوتا ہے۔ تہوار سے ایک دن پہلے چین کے لوگ اپنے گھروں کو صاف کرتے ہیں تاکہ قسمت کی خرابیاں دھل جائیں اور نئے سال میں خوش قسمتی آئے۔ چینی پورے ملک میں سفر کرتے ہیں اور بیرونی ممالک بھی سفر کر کے اپنے خاندان سے ملتے ہیں۔ وہ نئے سال کا جشن آتش بازی اور ڈریگن اور شیر کا ناچ کر کے مناتے ہیں۔

چین کے نئے سال پر ڈریگن ڈانسنگ

**2- لالٹین کا تہوار:** نئے سال کے پندرہ دن بعد جب مکمل چاند پہلی بار نکلتا ہے، لیٹرن یا لالٹین کا تہوار منایا جاتا ہے۔ لالٹین کے تہوار کے دوران لوگ بہار کی آمد کا جشن لالٹینیں، آتش بازی دیکھ کر اور سوپ کے ساتھ شکر بھرے ہوئے ڈمپلنگ کھا کر مناتے ہیں۔

**3- لابا کا تہوار:** یہ دن چین کے قمری سال کے بارھویں مہینے کے آٹھویں دن منایا جاتا ہے۔ یہ گوتم بدھ کے مشعل راہ بننے کے دن کی یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ لوگ عام طور پر لابا کونجی کھاتے ہیں جو اناج اور پھلوں کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔

لابا کے تہوار پر لابا کونجی کھانے کے لیے رکھی ہے

## فنون اور دستکاریاں

چینی اپنے آرٹس اور کرافٹس کے لیے مشہور ہیں۔ سب سے زیادہ کشیدہ کاری، کیلی گرافی، میوزک، اوپیرا، پینٹنگ، پتنگ بنانا، سنہری پالش کا سامان، کاغذ کے تراشے، پورسلین، مٹی کے برتن اور ریشم کا کپڑا بننا عام ہیں۔

پورسلین کے برتن

چینی کیلی گرافی

چینی دستکاری

چینی ریشم
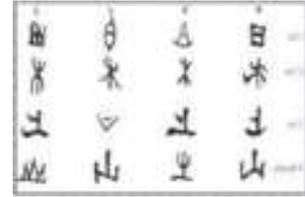
## سری لنکا

سری لنکا جنوبی ایشیا میں ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ یہ انڈیا کے جنوبی ساحل سے تھوڑے فاصلے پر واقع ہے۔
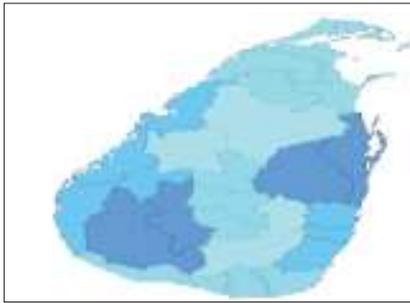
سری لنکا کا جھنڈا نقشے کے ساتھ

## غذا

سری لنکا میں ابلے یا بھاپ پر پکے ہوئے چاول، مسالے دار سالن کے ساتھ کھائے جاتے ہیں۔ دیگر لوازمات میں اچار، چٹنیاں اور سیمبول شامل ہیں جس میں سب سے زیادہ مشہور ناریل کا سیمبول ہے جو پسے ہوئے ناریل میں مرچیں، سوکھی ہوئی مچھلی اور لیموں کا رس ملا کر بنایا جاتا ہے۔ وہ ہُوپر بھی کھانا پسند کرتے ہیں جو چاول کے آٹے، ناریل کے دودھ اور خمیر کو ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ اس آمیزے کو کڑھائی نما برتن میں پکاتے ہیں۔ ہوپر کی بہت سی اقسام ہیں۔ مثلاً: انڈے کے ہوپرز، دودھ کے ہوپرز اور اسٹرنگ ہوپرز۔ چائے زیادہ تر سری لنکن کا مرغوب مشروب ہے۔

انڈے کا ہُوپر　　ناریل کا سیمبول

## لباس

سارنگ اور ساڑھی سری لنکا کے مرد اور خواتین کا لباس

سری لنکا کے مرد عام طور پر مروّجہ قمیض اور سارنگ (نلکی نما کپڑا جو لنگی کی طرح لگتا ہے) پہنتے ہیں۔ وہ قمیض اور پتلون اور کرتا پائجامہ بھی پہنتے ہیں۔ سری لنکا کی عورتوں کا روایتی لباس ساڑھی ہے۔ عورتیں اسکرٹ، بلاؤز اور شلوار قمیض بھی پہنتی ہیں۔

## زبان

سری لنکا میں لوگوں کے دو بڑے گروہ سنہالی اور تامل رہتے ہیں۔ سنہالی، سنہا بولتے ہیں اور تاملوں کی زبان تامل ہے۔ یہ دونوں زبانیں سری لنکا کی دفتری زبانیں ہیں۔ انگریزی زبان بھی یہاں بکثرت بولی جاتی ہے۔

## تہوار

سنہالا اور تامل کا نئے سال کا میلہ ایک بہت اہم ثقافتی میلہ ہے۔ یہ تہوار 14 اپریل کو منایا جاتا ہے۔ یہ ایک خاندانی تہوار ہے جس میں موجودگی کا تبادلہ ہوتا ہے۔ خاص غذا پکائی جاتی ہے اور نئے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔

بدھ مذہب کے ماننے والوں کے تمام تہوار اُس وقت منائے جاتے ہیں، جب مکمل چاند نکلا ہو یا پویا کے دن ہوں۔ سب سے اہم پویا کا دن ویسک پویا ہے۔ اس دن گوتم بدھ کی بصیرت افروز پیدائش اور وفات مناتے ہیں۔ اُس دن گھروں کے سامنے لیمپ جلائے جاتے ہیں۔ پنڈال کو بدّھا کی زندگی کے مناظر سے سجایا جاتا ہے اور سڑکوں پر مفت کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ صدقہ دینے والے بدھسٹ عبادت گاہوں میں جا کر مراقبہ کرتے اور روزہ رکھتے ہیں۔

## فنون اور دستکاریاں

سری لنکا کے آرٹ اور کرافٹس کا سب سے اہم اور قابلِ توجہ پہلو عبادت گاہوں کی پینٹنگ ہے۔ لکڑی کے روایتی ہنڈی کرافٹس اور مٹی کے برتن اُسی طرح عام ہیں جیسے کہ پیرتگیز سے متاثر لیس کا کام اور انڈونیشیا سے متاثر بوتیک۔

سری لنکا کا باتک

## یونائیٹڈ کنگڈم یا برطانیہ

عظیم برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ، عام طور پر یو کے یا برطانیہ کہلاتا ہے۔ برّ اعظم یورپ کے شمال مغربی ساحل سے کچھ دور واقع ہے۔

یونائیٹڈ کنگڈم کا جھنڈا

یونائیٹڈ کنگڈم کا نقشہ

## غذا

انگریزوں کی روایتی غذا میں مچھلی اور چپس، یارک شائر، پڈنگ، سالن اور سن ڈے روسٹ (گائے کے جوڑوں، بھیڑ یا مرغی کا گوشت) جسے اُبلی ہوئی سبزی سے ڈھک کر کھانے کے لیے پیش کیا جائے۔ انگریزوں کا مکمل ناشتہ نمکین گوشت، سکے ہوئے ٹماٹر، تلی ہوئی ڈبل روٹی، کالی پڈنگ، بھنے ہوئے سیم، تلے ہوئے مشروم، چٹنیاں، انڈے، میٹھی ڈشیں جن میں سادہ کیک، ایپل پائی، منس پائیز اور اسپنج کیک شامل ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں رہنے والوں کی غذا میں آربروتھ، اسموکیز اور ہیگس شامل ہیں۔ آئرش السٹر کوتل کر کھانا آئرش اسٹوڈ اور ویلش، ویلش خرگوش کھانا پسند کرتے ہیں۔ یو کے (برطانیہ) میں چائے سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب ہے۔

## لباس

انگلینڈ کا کوئی مخصوص قومی لباس نہیں ہے۔ زیادہ تر مرد قمیض اور پتلون پہنتے ہیں اور زیادہ تر خواتین اسکرٹ یا بلاوز کے ساتھ ٹراوزر پہنتی ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کا قومی لباس کلٹ ہے جو اسکرٹ کی طرح کمر کے گرد پہنا جاتا ہے۔ ویلز میں قومی لباس لمبی سی اسکرٹ ہے جو پیٹی کوٹ کے ساتھ پہنا جاتا ہے اور جس پر شال اوڑھا جاتا ہے۔

## زبانیں

یو کے کی تقریباً تمام آبادی انگریزی زبان بولتی ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے لوگ اسکاٹش، ویلز میں رہنے والے ویلش (سائی مراگ) اور آئرلینڈ میں رہنے والے آئرش بولتے ہیں۔ تمام دنیا کے لوگ یہاں کے شہری بن گئے ہیں اس لیے کئی دوسری زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

## تہوار

کرسچنوں کے تہوار کرسمس اور ایسٹر پر یو کے میں عام تعطیل ہوتی ہے۔ یہاں منائے جانے والے دوسرے تہوار ایڈنبرگ فیسٹول، سینٹ اینڈریوز ڈے وغیرہ ہیں۔

ایڈنبرگ فیسٹول

سینٹ اینڈریوز پریڈ ڈے

کرسمس فیسٹول

## فنون اور دستکاریاں

پینٹنگ خاص طور پر پورٹریٹ اور لینڈ اسکیپ بہت مشہور ہیں۔ یہاں پینٹنگ سکھانے کے بہت سے ادارے ہیں اور بہت سی گیلریاں ہیں جہاں پینٹنگ کی نمائش کی جاتی ہے۔

**سرگرمی:** اپنی مرضی سے ایک ملک منتخب کیجیے اور اُس کی ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اس کے بارے میں لکھیے اور کچھ تصاویر بھی چسپاں کیجیے۔

## ثقافتی گروہ کا حصّہ بننا

جب ہم پیدا ہوئے تھے تو ہمیں بولنا نہیں آتا تھا اور نہ ہی کسی خاص غذا یا لباس کو پسند کرتے تھے۔ ہم نے اپنی زندگی گزارنا دوسروں کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر سیکھا۔ وہ عمل جس کے ذریعے کسی ثقافتی گروہ میں زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھتے ہیں، سوشلائزیشن کہلاتا ہے۔ سب سے پہلی جگہ جہاں ہم اپنی زندگی گزارنے کے طریقے سیکھتے ہیں، ہمارا خاندان ہے۔ ہم گھر میں بولی جانے والی زبان سنتے ہیں اور پھر جلد ہی اُسے بولنے لگتے ہیں (یہ ہماری مادری زبان ہے)۔ ہمارے خاندان کے بڑے جو کچھ کرتے ہیں، اُسے دیکھ کر ہم بھی ویسا ہی کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم اپنے بڑوں سے ملتے ہیں تو اُنھیں سلام کرتے ہیں۔ دن کے مخصوص اوقات میں نماز پڑھتے اور ہماری پلیٹ میں جتنا کھانا ہو اُسے ختم کرتے ہیں۔ ہم اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرح کے کپڑے پہنتے ہیں۔

**سرگرمی:** ایسی کوئی تین باتیں لکھیے جو آپ نے اپنے خاندان سے سیکھی ہیں لیکن وہ آپ کے دوست کی اپنے خاندان سے سیکھی ہوئی باتوں سے بالکل مختلف ہیں۔

ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ دوسرے اداروں جیسے کہ اسکول اور عبادت گاہوں میں کس طرح زندگی گزاریں۔ کچھ اقدار اور طرزِ عمل جو ہم نے گھر میں سیکھا ہے، وہ اسکول میں بھی کارآمد ہے۔ لیکن اسکول بھی ہم سے گھر میں کیے جانے والے طرزِ عمل سے مختلف طرزِ عمل

چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں وقت پر صاف ستھرے یونیفارم میں اسکول آنے، کمرۂ جماعت میں کام کرنے کے لیے نظام الاوقات پر عمل کرنے اور دوسروں کے ساتھ کام کرنے اور کھیلنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ پس اسکول ہمیں وقت کی پابندی، صفائی ستھرائی اور مل جل کر ایک شیڈول کے مطابق کام کرنا سکھاتے ہیں۔

مذہب اور مذہبی ادارے ملنے جلنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ہم ایک خاص مقام پر عبادت کرنے جاتے ہیں۔ وہاں ہم ایک مخصوص طریقے سے عبادت کرنا سیکھتے ہیں۔ ہم خاص الہامی کتاب پڑھتے ہیں اور اُس سے بہت سی اہم اقدار سیکھتے ہیں۔ ہمارے خاندان کے بہت سے اہم واقعات جیسے کہ بچوں کا پیدا ہونا، شادی، اموات میں مذہبی عناصر شامل ہوتے ہیں۔ ہم کئی مذہبی تہوار بھی مناتے ہیں۔

میل جول کے یہ تمام ادارے ہمارا خاندان، اسکول اور مذہبی ادارے ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے سکھاتے ہیں۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ ثقافت معاشرتی اداروں کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔

## ثقافتی تبدیلی

ثقافت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ ہر نسل اپنے تجربات کی روشنی میں اس میں کچھ اضافہ کر دیتی ہے جو پھر اگلی نسل کو منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں پرانے ثقافتی طور طریقے نئے طریقوں سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ماضی میں بہت سے پاکستانی برگر اور پیزا نہیں کھاتے تھے اور نہ ہی میٹھے مشروبات (سنسناتے ہوئے) پیتے تھے۔ آج کل بہت سے لوگ یہ سب کھاتے اور پیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بہت سے لوگ موٹے ہو رہے ہیں اور ذیابیطس اور بلند فشارِ خون جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح سے ماضی میں خاندان کے افراد فرصت کے اوقات میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے، کہانیاں سنانے یا کھیل کھیلنے میں گزارتے تھے۔ آجکل زیادہ تر خاندان اپنے فرصت کے اوقات ٹی وی دیکھنے میں گزارتے ہیں۔ وہ پارک یا کھیل کے میدان میں کھیلنے بھی جاتے ہیں۔

آج کل دنیا بھر میں زیادہ تر لوگ اپنی مادری زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان بھی بولتے ہیں۔ وہ یورپین طرز کے کپڑے پہنتے، تعلیم کے لیے اسکول جاتے اور اپنے آپ کو صرف اپنی برادری اور ملک کا حصہ ہی نہیں، بلکہ پوری دنیا کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ایسا اس لیے ہوا ہے کیونکہ معلوماتی ذرائع ابلاغ اور اطلاعات کی ٹیکنالوجی نے ہمیں باہمی روابط قائم کرنے اور ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

### خلاصہ


اس سبق میں ہم نے یہ سیکھا ہے کہ ثقافت زندگی گزارنے کا طریقہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتا ہے۔ حالانکہ پاکستانیوں میں کئی چیزیں آپس میں ملتی جلتی پائی جاتی ہیں لیکن پھر بھی یہاں کئی طرح کے کلچر یا ثقافتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ معاشرہ جو مختلف ثقافتوں کے افراد کو ایک دوسرے کی عزت کرنا سکھاتا ہے، وہاں امن اور خوشحالی ہوگی۔ ہم نے تین مختلف ممالک چین، سری لنکا اور برطانیہ کی ثقافتوں اور ان اداروں کے بارے میں سیکھا جن کے ذریعے ہم اپنی ثقافت کے بارے میں سیکھتے ہیں اور یہ بھی کہ ثقافت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی، وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

# مشق

## الف-کثیر الانتخابی سوالات:

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیے۔

i- پاکستان کس قسم کی سوسائٹی ہے؟

(الف) مونو کلچرل　　(ب) بائی کلچرل　　(ج) ملٹی کلچرل

ii- سوشلا ئزیشن کا اولین ادارہ کون سا ہوتا ہے؟

(الف) خاندان　　(ب) اسکول　　(ج) عبادت گاہ

iii- دنیا میں سب سے زیادہ کونسی زبان بولی جاتی ہے؟

(الف) انگریزی　　(ب) مینڈرین　　(ج) اسپینش

iv- سری لنکا میں رہنے والے سب سے بڑے دو ثقافتی گروہ ہیں:

(الف) سنہالی اور تامل　　(ب) سنہالی اور بربر　　(ج) تامل اور بربر

v- دنیا کا سب سے مشہور ملک کون سا ہے؟

(الف) چین　　(ب) گریٹ برٹن　　(ج) ہندوستان

## ب-درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- لفظ ''ثقافت'' کی تعریف بیان کیجیے۔

2- پاکستان میں لوگوں کے کئی گروہ رہتے ہیں۔ اُن میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ ان باتوں کی فہرست بنائیے۔ ایک ہی قسم کی ثقافت ہونے کے کیا فوائد ہیں؟ بیان کیجیے۔

3- کئی طرح کی ثقافت رکھنے والے معاشرے کے فوائد اور چیلنجز بتائیے۔

4- پاکستان کی ثقافت کا اس باب میں دی گئی تین مختلف مما لک میں سے کسی ایک ملک کی ثقافت سے موازنہ کیجیے۔

5- ان طریقوں کی فہرست بنائیے جن کے ذریعے ایک بچہ ثقافتی گروہ کا حصہ بنتا ہے۔

### ج- جدول بنائیے۔

اپنے اور اپنی سہیلی/ دوست کے درمیان ثقافتی یکسانیت اور تفریق ظاہر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے جدول کی طرح کا جدول بنائیے۔

| ثقافتی خصوصیات جو صرف میرے دوست/سہیلی میں ہیں | ثقافتی خصوصیات جو ہم دونوں میں یکساں ہیں | ثقافتی خصوصیات جو صرف مجھ میں ہیں |
| --- | --- | --- |
| | | |

### د- عملی کام

1- اپنے والدین کا انٹرویو کر کے ان کے زندگی گذارنے کے طریقے معلوم کیجیے۔ (ثقافتی خصوصیات کو ذہن میں رکھیے) اس کے بعد ریفلیکٹ کر کے اپنے طرزِ زندگی کے بارے میں لکھیے۔ تبدیلیوں کا موازنہ کیجیے اور ان وجوہات کو شناخت کیجیے جن کی وجہ سے یہ تبدیلی آئی۔

2- معلوم کیجیے کہ ٹیکنالوجی کس طرح سے ہمارے زندگی گذارنے کے طریقوں کو تبدیل کر رہی ہے۔

الف) اپنے والدین سے معلوم کر کے اُن تمام ٹیکنالوجیز کے نام لکھیے جنہیں وہ استعمال کرتے تھے۔

ب) ان ٹیکنالوجیز کی اُن چیزوں کو شناخت کیجیے جو آج کل روزمرہ کی بنیاد پر استعمال کی جاتی ہیں۔

ج) شناخت کیجیے کہ اس ٹیکنالوجی نے کس طرح سے ہمارے عمل، ہمارے طرزِ عمل اور ہمارے دوسروں سے تعلقات کو تبدیل کیا ہے؟

د) ٹیکنالوجی کن تبدیلیوں کا باعث بنی ہے؟

ہ) اب مزید کیا تبدیلیاں آسکتی ہیں؟ پیشگوئی کیجیے۔

### ہ- اضافی سرگرمی

اپنی مرضی سے ایک ملک کا انتخاب کریں اور اس کی ثقافت کے بارے میں معلوم کریں۔ اس کے بعد نیچے دیے گئے جدول کی طرح کا ایک جدول بنا کر اُسے پُر کیجیے۔

| ثقافتی خصوصیات | پاکستان | آپ کا منتخب کردہ ملک |
| --- | --- | --- |
| | | |

باب 8

# عوامی خدمات

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- عوامی خدمات کی اصطلاح کی تعریف کریں۔

2- نجّی اور سرکاری اشیاء اور خدمات کے درمیان تفریق کریں۔

3- چند عوامی اشیاء اور خدمات کی شناخت کریں۔

4- حکومت کے اشیاء اور خدمات (ٹیکس اور قرضہ) فراہم کرنے کے طریقے شناخت کریں۔

5- درآمد اور برآمد کی تعریف بیان کریں۔

6- پاکستان کی ترقی کے لیے بین الاقوامی تجارت کی اہمیت بیان کریں۔

7- بار گراف میں دی گئی معلومات کے ذریعے سب سے زیادہ ہونے والی تین درآمدات اور تین برآمدات کی شناخت کریں۔

8- عام درآمد ہونے والی اشیاء کونسی ہیں اور وہ پاکستان کس طرح لائی جاتی ہیں؟

9- بینک کا لوگوں کی زندگیوں اور تجارت میں کردار۔

10- اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کردار کو پہچانیں۔

11- پاکستانی معیشت میں وفاقی حکومت کے کردار کو سمجھیں۔

12- پاکستان کے معاشی نظام کو سمجھیں۔

# غیر سرکاری اور سرکاری اشیاء و خدمات

آپ نے چوتھی جماعت میں یہ سیکھا ہے کہ ''اشیاء'' وہ چیزیں ہیں جنھیں ہم خریدتے ہیں جیسے کہ کتابیں اور کھلونے۔ ہم نے یہ بھی سیکھا ہے کہ ''خدمات'' وہ کام ہیں جو کسی دوسرے فرد کے لیے خریدے جاتے ہیں جیسے کہ تعلیم، سفری سہولتیں اور صحت کی دیکھ بھال۔ اشیاء اور خدمات مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ کچھ ذاتی یا نجی یا غیر سرکاری اور کچھ سرکاری ہوتی ہیں۔ غیر سرکاری اشیاء اور خدمات کو کوئی ایک شخص یا کئی افراد مل کر بناتے ہیں اور صارفین کو بیچتے ہیں۔ بعض اشیاء اور خدمات کا ہر فرد کو فراہم کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ملک میں شہریوں کو تحفظ کون فراہم کرتا ہے؟ اگر سرکار پولیس کے ذریعے تحفظ فراہم نہ کرے تو پھر کون تحفظ کرے گا؟ وہ اشیاء اور خدمات جو ہر ایک کو سرکار مہیا کرتی ہے ''پبلک یا عوامی'' کہلاتی ہیں۔ عوامی اشیاء اور خدمات کی دوسری مثال مفت درسی کتابیں، پارک، سڑکیں اور سڑکوں پر لگی روشنیاں ہیں۔

ان اشیاء اور خدمات میں کیا بات ہے اور کون سی خصوصیات موجود ہیں، جن کی بناء پر یہ سرکاری اور غیر سرکاری کہلاتی ہیں؟

دو خصوصیات ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ اشیاء اور خدمات سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، یہ اشیاء کا قابلِ اخراج ہونا اور مسابقت ہیں۔

قابلِ اخراج کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی شخص (قیمت ادا نہ کرنے والے) کو اُس شے یا خدمت کے استعمال سے روک سکتے ہیں۔ مسابقت کے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی شے یا خدمت کو استعمال کر لیا تو دوسرا شخص اُس کے استعمال سے محروم رہ گیا۔ پرائیوٹ یا غیر سرکاری اشیاء قابلِ اخراج اور مسابقت دونوں خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔

آیئے اب ایک چاکلیٹ کی مثال لیجیے۔ یہ واضح طور پر قابلِ اخراج یا مستثنیٰ ہے۔ آپ کسی کو بھی منع کر سکتے ہیں کہ وہ چاکلیٹ نہ کھائے۔ لیکن اگر آپ نے ایک چاکلیٹ کھا لی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کسی اور کو اُسے کھانے سے محروم کر دیا۔ اس طرح یہ چاکلیٹ مسابقت کی بھی حامل ہے۔ غیر مسابقت سرکاری یا نجی کی مثالیں سودا سلف کی دکانیں اور شاپنگ مال میں موجود وہ تمام اشیاء ہیں جنھیں آپ خرید سکتے ہیں۔

عوامی یا سرکاری اشیاء اور خدمات میں یہ خصوصیات نہیں پائی جاتیں۔ نہ ہی وہ قابلِ اخراج ہیں اور نہ ہی اُن میں مسابقت ہوتی ہے۔ آیئے اب ہم سڑکوں پر لگی سرکاری روشنیوں کی مثال لیں۔ ہم کسی ایک شخص سے بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اُن سے فائدہ نہ اٹھائے۔ جب آپ اس سہولت سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں تو آپ کے استعمال کرنے سے کسی اور کے استعمال کرنے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عوامی اشیاء میں پل، ٹریفک کی لائٹیں اور سڑکوں پر موجود علامتیں اور ہدایات شامل ہیں۔

**ہدایات برائے اساتذہ:** اساتذہ طلبہ کو مزید مثالیں دیں۔

عوامی اشیاء ہمیشہ سرکار یا گورنمنٹ فراہم کرتی ہے۔اُنھیں کوئی غیر سرکاری تاجر مارکیٹ میں نہیں بیچ سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کے استعمال سے روک سکتا ہے۔گورنمنٹ یا سرکار ان اشیاء اور خدمات کے لیے لوگوں سے ٹیکس جمع کرتی ہے یا پھر داخلہ فیس لیتی ہے۔ بعض اوقات گورنمنٹ قرضہ لے کر یہ اشیاء اور خدمات مہیا کرتی ہے۔

**سرگرمی:** دی گئی تصاویر کے نیچے اشیاء اور خدمات کے نام لکھیے اور یہ بھی لکھیے کہ وہ سرکاری ہیں یا غیر سرکاری۔

## تجارت

تجارت صدیوں پہلے شروع ہوئی کیونکہ لوگوں کے مختلف گروہوں کے پاس مختلف چیزیں ہوتی ہیں جن کی دوسروں کو ضرورت ہوتی ہے۔تجارت کی ابتدا اندرونِ ملک ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ملکی حدود سے باہر بھی ہونے لگی۔ نہ صرف قدرتی وسائل مثلاً لوہا، کوئلہ، پیٹرولیم اور ایلومینیم کی تجارت ہوتی ہے، بلکہ تیار شدہ مال جیسے کہ گاڑیاں، ٹیلی ویژن سیٹ کی بھی تجارت ہوتی ہے۔

جب ایک ملک میں بنائی گئی اشیاء دوسرے ملک کو بیچی جاتی ہیں تو اسے برآمد کہتے ہیں۔ برآمد سے ملک کی آمدنی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ دوسرے ملکوں سے اپنے ملک کی ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے۔ پاکستان چاول، روئی، سوتی کپڑا، چمڑا اور چمڑے سے بنی چیزیں اور کھیلوں کا سامان برآمد کر کے روپیہ کماتا ہے۔

جب اشیاء اور خدمات کو ایک ملک کے خریدار دوسرے ملک کے فروخت کرنے والوں سے کوئی چیز خریدتے ہیں تو اُسے درآمد کہتے ہیں۔ درآمد ملک کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ پاکستان بھاری مشنری، اوزار، ٹرکس اور بجلی کی اشیاء دوسرے ملکوں سے خریدتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت معاشی نشو و نما اور ترقی میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ مختلف لوگوں اور اُن کی ثقافت کے بارے میں فہم و ادراک بھی پیدا کرتی ہے۔اس کی وجہ سے ملکوں کو باہمی انحصار کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔

سرگرمی: نیچے دیے گئے بار گراف کو پڑھیے اور پاکستان کی تین سب سے بڑی برآمدات اور تین سب سے بڑی درآمدات کی فہرست بنائیے۔
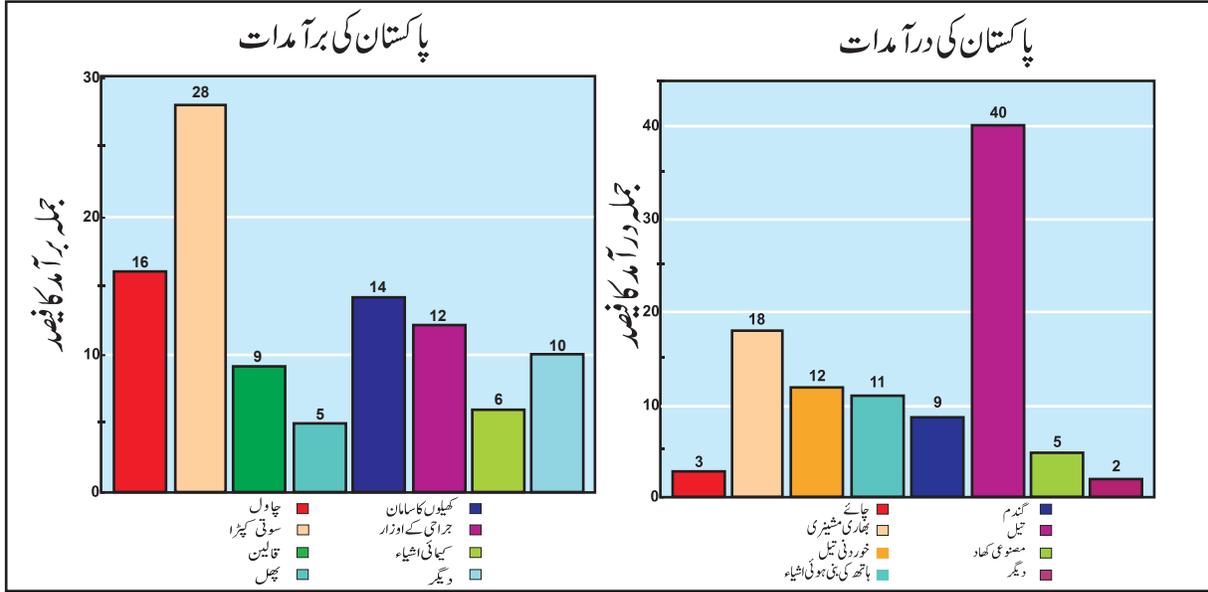
## بینکوں کا کردار

کیا آپ کبھی بینک گئے ہیں؟ آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ کیا آپ نے اپنی رقم کو محفوظ کیا؟ آپ نے کیوں محفوظ کیا؟ کیا آپ کا بینک میں بچت کا کھاتہ (اکاؤنٹ) کھلا ہے؟ آپ نے کھاتہ کیوں کھولا؟

بینک معتبر جگہ ہے جہاں لوگ اپنی رقم بحفاظت رکھ سکتے ہیں۔ وہ آپ کو کئی طرح سے اپنی رقم محفوظ کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔ وہ افراد اور تاجروں کو مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

کار، گھر یا تعلیم کے لیے لوگ بینک سے قرضہ لے سکتے ہیں۔ انھیں قرضے کی رقم ایک مخصوص عرصے کے دوران واپس کرنی ہوتی ہے۔ تاجر اگر اپنا نیا کاروبار شروع کرنا چاہیں یا پرانے کاروبار کو بڑھانا چاہیں تو انھیں اپنے کاروبار کے لیے نئی مشنری یا خام مال خریدنے کے لیے روپوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی فرد یا تاجر کو عام طور پر قرض لی گئی رقم سے کچھ زیادہ بینک کو لوٹانی ہوتی ہے۔ بینک سے رقم حاصل کرنے کے عام طریقے قرض لینا یا پھر کریڈٹ کارڈ ہیں۔

روپے پیسے بہت تیزی سے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتے ہیں۔ ان کا تبادلہ روزانہ افراد، تاجر اور بینک کے درمیان ہوتا رہتا ہے۔ کمرشل بینک لوگوں اور تجارت کے لیے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔ مثلاً وہ:

- ☆ رقم جمع کرتے ہیں۔ ☆ رقم دیتے ہیں۔
- ☆ بل یا ادائیگیوں کا کام کرتے ہیں۔
- ☆ بینک کے ڈرافٹ یا چیک جاری کرتے ہیں۔
- ☆ حفاظت سے کاغذات اور قیمتی اشیاء رکھنے کے لیے لاکر فراہم کرتے ہیں۔

## سرگرمی: بات چیت کیجیے:

الف- اپنے والد/ والدہ سے ب- اپنے پڑوس میں رہنے والے کسی تاجر سے

معلوم کیجیے کہ اُن کی زندگی میں بینک نے کیا کردار ادا کیا؟ آپ اُن سے درج ذیل سوالات پوچھ سکتے ہیں:

(الف) کیا آپ کبھی بینک گئے ہیں؟

(ب) کیا آپ کا بینک میں کھاتہ (اکاؤنٹ) کھلا ہے؟ آپ نے یہ اکاؤنٹ کیوں کھلوایا؟

(ج) آپ کیوں اور کتنی مرتبہ بینک جاتے/ جاتی ہیں؟

(د) کیا آپ رقم بچاتی / بچاتے ہیں؟ اگر ہاں تو کیوں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

(ہ) کیا آپ نے یا آپ کے کسی جاننے والے نے بینک سے رقم قرض لی ہے؟

(ر) رقم قرض لینے کی وجہ کیا تھی؟

## اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کردار

اسٹیٹ بینک ملک کی معیشت کو منظّم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ ملک کا مالیاتی نظام اچھی طرح کام کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ملک کے روپے کی قدر برقرار رہے۔ مرکزی بینک وہ مخصوص ادارہ ہے جس کے گاہک کمرشل بینک اور حکومت ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ہمارے ملک کا مرکزی بینک ہے۔

کراچی میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا منظر

اسٹیٹ بینک آف پاکستان یکم جولائی 1948ء کو قائم ہوا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح نے اس کا افتتاح کیا۔

قائدِ اعظم اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کر رہے ہیں

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ملک کی معاشرتی ترقی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے چند اہم کام درجِ ذیل ہیں:

☆ یہ کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔

☆ یہ پاکستانی روپے کی قدر برقرار رکھتا اور ملک میں کرنسی کے تبادلے کے بھاؤ کو کنٹرول کرتا ہے۔

☆ یہ قومی اور صوبائی دونوں گورنمنٹ کا بینک ہے۔ یہ اُنھیں مالیات اور معاشی معاملات میں مدد و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک سرکاری ملازمین کو تنخواہ اور پنشن کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں کام کرنے والے تمام کمرشل بینکوں کا بینک ہے۔ یہ اُنھیں ضرورت کے وقت قرضہ فراہم کرتا ہے۔

☆ یہ گورنمنٹ یا سرکار کو معیشت کی مالی حالت کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مختلف بین الاقوامی مالیاتی اداروں جیسے کہ عالمی بینک اور آئی. ایم. ایف (انٹرنیشنل مونٹری فنڈ) سے تعلقات قائم رکھتا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک گورنمنٹ کو ترقیاتی کاموں، منصوبہ بندی کرنے اور غربت کو کم کرنے کے پروگراموں میں سرمایہ کاری کرنے میں مدد کرتا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک سارا سال پورے ملک اور دنیا بھر سے معلومات اکٹھا کر کے اُسے ایک رپورٹ کی شکل میں چھاپتا ہے۔ یہ معلومات معیشت کی منصوبہ بندی کے لیے بہت ضروری ہیں جو معیشت کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

اوپر بیان کیے گئے تمام نکات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کو ہمارے معاشی اور مالی نظام میں اہم مقام حاصل ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مؤثر کردار ادا کرنے کے بغیر معیشت میں ترقی ناممکن ہے۔

**سرگرمی:** اسٹیٹ بینک ہمارے ملک کی معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں؟ اگر ہاں تو کیوں، اگر نہیں تو کیوں؟ (کم از کم پانچ نکات بتائیے)

## پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار

وفاقی حکومت کا سب سے اہم کام ملک کا دفاع، بیرونی ممالک سے اچھے تعلقات قائم رکھنا اور ملکی معیشت کو اچھا رکھنا ہے۔ کوئی بھی معاشرہ حکومت کے نہایت اہم اور فعال کردار کے بغیر معیشت کی نشوونما اور ترقی (طبعی اور انسانی) حاصل نہیں کرسکتا۔قومی اور انسانی ترقی ہر حکومت کا اوّلین مقصد ہوتا ہے۔تمام معاشیاتی سرگرمیاں اُسی وقت اپنے ترقیاتی اہداف حاصل کرسکتی ہیں جب تک کہ سرکاری اور غیر سرکاری سرمایہ کاری نہ ہو۔

حکومت عوامی اشیاء اور سہولیات اپنے شہریوں کی مکمل فلاح و بہبود اور خیر و عافیت کے لیے فراہم کرتی ہے۔ بنیادی سہولیات جیسے کہ سڑکیں، ریلوں کا جال اور عام فائدے کی چیزیں جیسے کہ بجلی اور گیس، ایک تجارت کو فروغ دینے والا ماحول اور بنیادی ضرورتوں صحت اور تعلیم کی سہولت کا حکومت کے ذریعے ملنا ملک میں رہنے والوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

## پاکستان کا معاشیاتی نظام

پاکستان کی معیشت ملی جلی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ معیشت پر نہ ہی حکومت کا مکمل کنٹرول ہے اور نہ ہی غیر حکومتی اداروں کا۔ یہ ایک ایسا معاشیاتی نظام ہے جس کی منصوبہ بندی جزوی طور پر حکومت اور جزوی طور پر غیر حکومتی یا پرائیوٹ کاروبار کرتے ہیں۔ پاکستان کی معیشت میں زراعت، صنعتیں اور خدمات شامل ہیں۔ جب پاکستان وجود میں آیا تھا تو اُس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر تھا۔یعنی وہ زرعی اشیاء جیسے کہ روئی اور گنّے کی فروخت پر دارومدار رکھتا تھا۔کچھ زرعی اشیاء جیسے کہ روئی اور گندم فیکٹریوں اور صنعتوں میں کپڑے اور بسکٹ بنانے کے لئے بھیج دی جاتی تھیں۔صنعتوں نے بہت زیادہ ترقی کی ہے اور صنعتی سیکٹر پروان چڑھا ہے۔آج کل خدمات کا شعبہ جس میں غذا، صحت اور تعلیم شامل ہیں، پروان چڑھ رہا ہے اور کئی افراد ان شعبوں میں ملازمت کرتے ہیں۔

قانون میں مقرر کردہ قاعدے اور قانون کے مطابق لوگ کسی بھی قسم کا کاروبار کرنے کے لیے آزاد ہیں۔حکومت ملک کی بھلائی کے لیے معیشت کی نگرانی اور رہنمائی کرتی ہے۔اس نظام میں بعض اوقات حکومت قیمتوں کو اُن کی ایک حد مقرر کر کے کنٹرول کرتی ہے تا کہ اہم اشیاء جیسے کہ خوراک کی قیمت کنٹرول میں رہے۔لیکن زیادہ تر اچھی اشیاء اور خدمات کی قیمتیں طلب اور رسد کی اصول سے مقرر ہوتی ہیں۔

**سرگرمی:** ایسی دو اشیاء بتائیں، جن کی قیمت حکومت کنٹرول کرتی ہے اور ایسی دو اشیاء بتائیں جن کی قیمت کا تعین طلب اور رسد کے اصول پر ہوتا ہے۔

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا کہ حکومتی اور غیر حکومتی اشیاء اور خدمات میں فرق اور حکومت کس طرح سے رقم حاصل کر کے تمام شہریوں کو اشیاء اور خدمات فراہم کرتی ہے۔ ہم نے درآمد اور برآمد کے معنیٰ اور بین الاقوامی تجارت کے پاکستان کے لیے فوائد کے بارے میں بھی سیکھا۔ بینک کا کردار خاص طور پر اسٹیٹ بینک کا مضبوط معیشت کی ضمانت کے لیے کردار اور پاکستان میں معیشت کے نظام پر بھی گفتگو کی۔

## مشق

### الف- کثیر الانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر ( ✓ ) کا نشان لگائیے۔

i- جو اشیاء تمام لوگوں کو حکومت کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں، وہ کہلاتی ہیں:

(الف) نجی یا غیر سرکاری (ب) عوامی اشیاء (ج) سستی اشیاء

ii- پاکستان کی معیشت کی ترقی کے لیے کونسا بینک سب سے زیادہ اہم ہے؟

(الف) اسٹیٹ بینک (ب) کمرشل بینک (ج) صنعتی بینک

iii- اشیاء کا دوسرے ملک کو بیچنا کہلاتا ہے:

(الف) برآمد (ب) درآمد (ج) بیچنا

iv- کس بینک سے افراد اور تاجر دونوں رقم قرض لے سکتے ہیں؟

(الف) اسٹیٹ بینک (ب) کمرشل بینک (ج) صنعتی بینک

v- پاکستان میں کس قسم کی معیشت ہے؟

(الف) حاکمانہ معیشت (ب) سرمایہ دارانہ معیشت (ج) ملی جلی معیشت

### ب- درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- پرائیوٹ یا غیر سرکاری اشیاء اور خدمات کیا ہیں؟ تین مثالیں دیجیے۔

2- عوامی (پبلک) اشیاء اور خدمات کیا ہیں؟ تین مثالیں دیجیے۔

3- نیچے دی گئی عوامی اور پرائیوٹ اشیاء اور خدمات کی فہرست پڑھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کونسی پبلک یا عوامی ہیں اور کونسی پرائیوٹ یا غیر سرکاری ہیں؟ اسے ہر ایک کے سامنے تحریر کریں اور یہ بھی وضاحت کریں کہ استثنٰی یا قابلِ اخراج اور مسابقت کے نظریے کا آپ کے جواب سے کیا تعلق ہے؟

i- چپس کا پیکٹ ____________________

ii- نائی سے بال کٹوانا ____________________

iii- سڑکوں پر روشنیوں کا ہونا ____________________

iv- سڑکیں بنانا ______________________

v- بائیسکل ______________________

vi- ڈاک کے ٹکٹ لینا ______________________

vii- پولیس کا حفاظت کرنا ______________________

viii- قلم ______________________

ix- چڑیا گھر ______________________

x- کپڑے ______________________

4- عام آدمی بینک سے قرض کیوں لیتا ہے؟

5- تاجر بینک سے قرض کیوں لیتے ہیں؟

6- درآمد کسے کہتے ہیں؟

7- برآمد کسے کہتے ہیں؟

8- بین الاقوامی تجارت پاکستان کی معیشت کی ترقی کے لیے کیوں ضروری ہے؟

## ج- جدول بنائیے۔

ایسی پانچ اشیاء کا انتخاب کیجیے جنھیں پاکستان درآمد کرتا ہے۔ اُنھیں نیچے دیے گئے جدول کے کالم الف میں لکھیے۔ کالم ب میں لکھیے کہ آپ کے خیال میں ہم اُنھیں کیوں درآمد کرتے ہیں۔ کالم ج میں اس ملک/ملکوں کے نام لکھیے جہاں سے ہم اُسے درآمد کرتے ہیں۔ کالم د میں اُس ملک/ملکوں کی کرنسی کا نام لکھیے جس ملک/ملکوں سے ہم اُسے درآمد کرتے ہیں۔

| | الف | ب | ج | د |
|---|---|---|---|---|
| 1 | | | | |
| 2 | | | | |
| 3 | | | | |
| 4 | | | | |
| 5 | | | | |

## د- عملی کام

آپ ایک سراغ رساں ہیں جو اشیاء اور خدمات کا کھوج لگا رہا ہے۔ اپنے پڑوس میں تلاش کیجیے۔ ایک جدول بنائیے۔ اس کے کالم الف میں پرائیوٹ بزنس کے ذریعے حاصل ہونے والی پانچ اشیاء اور خدمات کی فہرست بنائیے۔ کالم ب میں اُس شے یا خدمت کی قیمت درج کیجیے۔ کالم ج میں اُن پانچ اشیاء اور خدمات کی فہرست لکھیے جو آپ کے پڑوس میں حکومت نے مہیا کی ہیں۔ کالم د میں لکھیے کہ کس طرح ان کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ (ٹیکس، فیس، قرضہ)۔

باب 9

# ہماری زندگی میں نقدی/ دولت

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- مثالوں کے ساتھ نقدی/ دولت کے ارتقاء کے بارے میں بتائیں۔

2- اس بات کا فہم حاصل کریں کہ مختلف ممالک میں سکّہ رائج الوقت مختلف ہوتے ہیں۔

3- لوگوں کی زندگی میں دولت کے کردار کی وضاحت کریں۔

4- پیشوں اور اجرت کے گراف کے ذریعے ان دونوں کے درمیان تعلق کی تشریح کریں۔

5- آمدنی کے مختلف ذرائع کی فہرست بنائیں اور بیان کریں کہ تجارت کس طرح کی جاتی ہے؟

# ہماری زندگی میں نقدی/ دولت

## نقدی کا ارتقاء

جب بھی لوگ کوئی چیز خریدتے یا خدمات حاصل کرتے ہیں، وہ نقدی کی کوئی نہ کوئی شکل استعمال کرتے ہیں۔ نقدی یا زر کوئی بھی ایسی چیز ہوسکتی ہے جس کی قدر و قیمت پر لوگ متفق ہوں۔

بہت لمبے عرصے پہلے (9000-6000 قبلِ مسیح) کو زرِ مبادلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بعد میں جب زراعت نے ترقی کر لی تو پھر لوگوں نے فصلوں چائے، تمباکو اور دوسری اشیاء جیسے کہ مویشی اور بیجوں کا آپس میں تبادلہ کرنا شروع کر دیا۔ کھیتوں میں پلنے والے مویشیوں کے تبادلے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

کھیتوں پر پلنے والے جانوروں کا تبادلے کی اکائی کے طور پر استعمال

چیزوں کے آپس میں تبادلے کے اس نظام کو بارٹر سسٹم کہتے ہیں۔

بارٹر سسٹم میں استعمال کی جانے والی اشیاء

1200 قبلِ مسیح افریقہ میں سمندری سیپیاں جو کاؤریز (Cowries) کہلاتی ہیں اور امریکہ میں ویم پم (Wampum) کہلاتی ہیں، زرِ مبادلہ کے طور پر استعمال کی جاتی تھیں۔

1000 قبلِ مسیح پتھر کے زمانے کے اختتام پر چینیوں نے دھاتی اوزار جیسے کہ چاقو اور پھاؤڑے کے ذریعے دھاتی دائرے بنائے۔ وہ ان دائروں یا سکّوں کو زر کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ان سکّوں کے درمیان میں سوراخ ہوتے تھے تاکہ انہیں ڈوری میں پرو کر زنجیر بنا کر گردن کے گرد پہن کر رکھا جائے۔

درمیان میں چھید والے سکّے جو زر یا نقدی کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے

500سال قبلِ مسیح ترکی میں چاندی کوزر کےطور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ چاندی کے ان سکّوں کی قدر و قیمت ظاہر کرنے کے لئے ان پر بادشاہوں اور دیوتاؤں کے چہرے کندہ کیے جاتے تھے۔ بعد میں دوسری دھاتیں جیسے کہ کانسی اور سونا زر کے طور پر استعمال کیے جانے لگے۔

چاندی، سونا اور کانسی کا زر کے طور پر استعمال

چین مین118 قبلِ مسیح چمڑے کو بینک کے نوٹ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ یہ نوٹ ہرن کی کھال سے بنائے جاتے تھے۔

چمڑا اور ہرن کی کھال کا بینک نوٹ بنانے کے لیے استعمال

چین سب سے پہلا ملک ہے جس نے کاغذ کے ویسے ہی نوٹ سب سے پہلے استعمال کیے جیسے کہ ہم آج کل استعمال کرتے ہیں۔

کاغذی زر نویں صدی سے چودھویں صدی بعداز مسیح کے عرصے کے دوران کسی وقت بنایا گیا۔ جب سے لے کر آج تک ہم کاغذی نوٹ اور دھاتی سکّے زرِمبادلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

کاغذی زر

کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد برقی طور پر تجارت کرنا ممکن ہوگیا۔ ایسی صورت میں حقیقی زر کا تبادلہ نہیں ہوتا، بلکہ خریدار اور بیچنے والے دونوں کے بینک اکاؤنٹ میں طے شدہ قیمت کے مطابق لین دین کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس طرح لوگ رقم لے کر جانے کی مشکل اور خطرے میں پڑنے سے بچ جاتے ہیں۔

**سرگرمی:** خطِ وقت کے ذریعے زر میں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ہونے والی تبدیلیاں دکھایئے۔

## مختلف ممالک میں مختلف کرنسی ہوتی ہے

مختلف ممالک میں مختلف کرنسیاں یا زر کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ پاکستان میں زر، روپیہ کہلاتا ہے۔ متحدہ عرب امارات کا زر درہم ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا زر ڈالر ہے۔ یونائیٹڈ کنگڈم کا زر پاؤنڈ ہے۔

مختلف ممالک کی کرنسیاں

## لوگوں کی زندگی میں زر کا کردار

زیادہ تر لوگوں کی زندگی میں زر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لوگوں کے پاس جتنا زر ہوگا، وہ اتنی ہی اشیاء اور خدمات خرید سکیں گے۔ جن لوگوں کے پاس زیادہ زر ہوتا ہے، ان لوگوں کا معیارِ زندگی ان لوگوں کے مقابلے میں بہتر ہوتا ہے، جن کے پاس زر کم ہوتا ہے۔

زر جسے ہم کرنسی بھی کہتے ہیں، معیشت میں تین اہم کام انجام دیتی ہے:

1- یہ ادائیگیوں یا تبادلے کا ذریعہ ہے۔ جب لوگ کام/نوکری کرتے ہیں تو اُنھیں معاوضہ کرنسی کی شکل میں ملتا ہے جسے وہ آسانی سے اپنی ضرورت کی اشیاء مثلاً غذا، کپڑوں، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال پر خرچ کر سکتے ہیں۔ زر یا روپیہ پیسہ خریداری اور بیچنے دونوں کو آسان بنا دیتا ہے۔

2- زر کے ذریعے کسی شے یا خدمات کی قدر و قیمت کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ اس کی وجہ سے لوگ باآسانی مختلف اشیاء اور خدمات کا موازنہ کر سکتے ہیں۔

3- زر کا تیسرا کام یہ ہے کہ اس کے ذریعے ایک عرصے تک اس کی قدر یا قیمت کو جمع کر کے رکھا جا سکتا ہے۔ جب ہمیں زر ملتا ہے تو اُسی وقت استعمال کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہم اُسے بچا کر رکھ سکتے ہیں اور بعد میں جب کسی وقت کسی شے یا خدمت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔

وہ رقم جو ہم کماتے ہیں اُسے آمدنی کہتے ہیں۔ زر یا روپیہ پیسہ کمانے کے کئی طریقے ہیں۔ زر کمانے کے دو بنیادی طریقے درج ذیل ہیں:

1. ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز بنائیں جسے دوسرے افراد خریدنا چاہیں۔ جو کوئی چیز آپ بنائیں گے اسے شے کہتے ہیں۔ مثلاً گھر میں بسکٹ بنا کر، شکنجبین (لیموں کا رس) یا جیولری بنا کر بیچنا۔
2. دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کوئی ایسا کام کریں جس کے لئے آپ کو دوسرے معاوضہ دینا چاہیں۔ یہ کام ''خدمت'' کہلاتا ہے۔ خدمت کی مثالیں بال کاٹنا، کپڑے سینا اور جوتوں کی مرمت کرنا ہے۔

**سرگرمی:** مختلف طریقے بتایئے جن کے ذریعے آمدنی بڑھائی جا سکتی ہے۔

کیا آپ نے کبھی کوئی شے یا خدمت اپنے خاندان سے باہر- شاید کسی پڑوسی یا دوست کو بیچی ہے؟ اگر ہاں تو پھر ممکنہ طور پر آپ کاروباری ہیں۔

کاروباری ''وہ شخص ہے جو نفع کی غرض سے تجارت کا انتظام و انصرام کرتا ہے۔'' مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کاروباری ایک تاجر ہوتا ہے جو درج ذیل پر عمل کرتا ہے:

1. زر حاصل کرنے کے لیے موقع دیکھتا ہے۔
2. منصوبہ بناتا ہے۔
3. تجارت شروع کرتا ہے۔
4. تجارت کا انتظام سنبھالتا ہے۔
5. نفع حاصل کرتا ہے۔

تجارت کمپیوٹر یا ٹی وی بنانے والی بڑی کمپنی کی بھی ہو سکتی ہے اور چھوٹے پیمانے پر جیسے کہ گھر کے نزدیک سودا سلف کی دکان یا مقامی مارکیٹ میں جوس کا ٹھیلا بھی لگایا جا سکتا ہے۔

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ زر نے کس طرح ترقی کی ہے اور مختلف ممالک کی کرنسی مختلف طرح کی ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں زر کے کردار کے بارے میں بھی سیکھا ہے اور یہ بھی سیکھا ہے کہ ہم زر کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ باب آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ آپ اپنا کاروبار شروع کر کے کاروباری بن جائیں۔

# مشق

## الف-کثیرالانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

i- جب اشیاء کے بدلے اشیاء لی جاتی تھیں تو تبادلے کا یہ نظام کہلاتا تھا:

(الف) بارٹر (ب) یورو (ج) تجارت

ii- برطانیہ کی کرنسی کیا ہے؟

(الف) ڈالر (ب) یورو (ج) پاؤنڈ

iii- وہ رقم جو معاوضے میں ملے، کیا کہلاتا ہے؟

(الف) اخراجات (ب) آمدنی (ج) قرضہ

iv- سب سے پہلے کونسے ملک نے کاغذی زر بنایا؟

(الف) آسٹریلیا (ب) چین (ج) ریاست ہائے متحدہ امریکہ

v- وہ رقم جو خرچ کی جاتی ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) اخراجات (ب) آمدنی (ج) قرض

## ب-درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- تاریخ کے لحاظ سے زر کی نشوونما ترتیب وار بتائیے۔

2- اُن تمام طریقوں کی فہرست بنائیے جن کے ذریعے لوگ زر/روپیہ پیدا کرتے ہیں؟

3- مختلف پیشوں کی مختلف اُجرت ہونے کی تین وجوہات بتائیے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ درست ہے؟ دو وجوہات لکھیے۔

4- اپنے محلے میں بیچی جانے والی تین اشیاء اور پیش کی جانے والی تین خدمات کے نام لکھیے۔ ہر ایک کے سامنے اُس کی قیمت لکھیے۔ اپنے والدین سے معلوم کیجیے کہ جب وہ آپ کے برابر تھے تو ان چیزوں کی کیا قیمت تھی؟

5- نیچے دیے گئے پیشوں اور اجرت کے گراف کے ذریعے ان دونوں کے درمیان تعلق کو شناخت کیجیے اور درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:
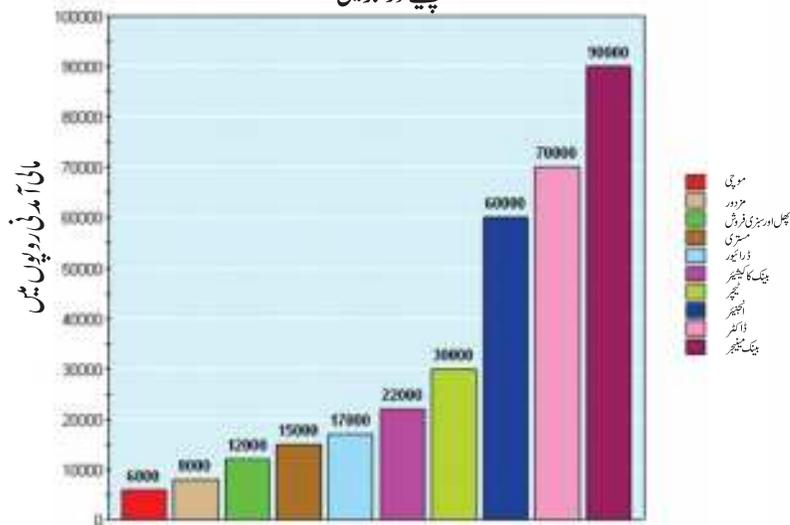
(i) کس کی ماہانہ آمدنی سب سے کم ہے؟

(ii) کس کی ماہانہ آمدنی سب سے زیادہ ہے؟

(iii) کون انجینئر سے زیادہ لیکن بینک مینیجر سے کم کماتا ہے؟

(iv) کون بینک کے کیشیئر سے زیادہ لیکن انجینئر سے کم کماتا ہے؟

(v) مختلف پیشوں کی آمدنی میں فرق کیوں ہے؟

## ج- جدول بنائیے۔

ایک جدول بنائیے جس میں دو کالم ہوں۔ کالم الف میں دنیا کے دس ملکوں کے نام لکھیے۔ کالم ب میں اُن ملکوں کی کرنسی کے نام لکھیے۔

## د- عملی کام

اپنے پڑوس کے کسی تاجر سے بات کیجیے اور معلوم کیجیے کہ وہ کس طرح سے اپنا کاروبار چلاتے ہیں۔ اُن سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

i- آپ کو کاروبار (بزنس) شروع کرنے کا خیال کیسے آیا؟

ii- آپ نے بزنس کے لیے منصوبہ بندی کیسے کی؟

iii- آپ اپنی دکان/ بزنس کے لیے درکار اشیاء کہاں سے خریدتے ہیں؟

iv- اس بزنس کو چلانے کے لیے آپ کے ساتھ کتنے لوگ شامل ہیں؟

v- اس کے علاوہ اس بزنس میں اور کون کون سے اخراجات ہوتے ہیں؟

vi- کیا اس بزنس میں آپ کے ساتھ کوئی پارٹنر ہے؟

vii- نفع میں ان کا کتنا حصہ ہے؟

viii- آپ جو چیزیں بیچتے ہیں، اُنھیں کون خریدتا ہے؟

ix- آپ اپنے نفع یا نقصان کا تخمینہ کیسے لگاتے ہیں؟

## ہ- اضافی سرگرمی

زر/ روپیہ پیسہ ہماری زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں غلط ذرائع سے (چوری، حد سے زیادہ منافع لینا، جس کام کی آپ کو تنخواہ مل رہی ہے اُس کے کرنے کے لیے لوگوں سے پیسے لینا) زر حاصل کرنا درست ہے؟

باب 10

# ذرائع ابلاغ واطلاع

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- اطلاعات حاصل کرنے کے مختلف ذرائع شناخت کریں۔

2- عوامی اطلاعات ونشریات کے ذرائع اور غیر عوامی اطلاعات کے ذرائع میں فرق کریں۔

3- اطلاعات حاصل کرنے کے مختلف ذریعوں کے فوائد اور نقصانات کو پہچانیں۔

4- سیاسی عمل میں میڈیا کے کردار کو پہچانیں۔

5- ضروری اور غیر ضروری اطلاعات کے درمیان تفریق کریں۔

6- اخبارات کے مضامین اور خبروں کی رپورٹوں میں مختلف نقطہ ہائے نظر کے درمیان تفریق کریں۔

7- اشتہارات اور خبروں کی رپورٹ میں جانبداری کو شناخت کریں۔

8- اخبارات، ٹی وی اور انٹرنیٹ سے حاصل کردہ معلومات کا مفہوم بتائیں۔

9- اپنی جماعت کا اخبار نکالیں جس میں معلوماتی مضامین، اشتہارات، ایڈیٹوریل، خبریں، موسمی رپورٹیں اور کارٹون وغیرہ شامل ہوں۔

10- ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبار یا انٹرنیٹ کے لیے کسی معاشرتی یا ماحولیاتی مسئلے پر پبلک کے لیے پیغام لکھیے۔

11- طلبہ کے ساتھ مل کر اپنے اسکول میں ایک سروے کر کے ٹی وی کے سب سے زیادہ مقبول اور غیر مقبول پروگرام کا پتہ لگائیے اور معلومات سب کو بتائیے۔ معلومات کو جدول، گراف اور چارٹ بنا کر پیش کیجیے۔

12- سب سے زیادہ اہم ذریعۂ ابلاغ کون سا ہے؟ اس کے بارے میں اپنے خیالات کا دفاع کریں۔

# ابلاغ

ایک دوسرے کو پیغامات بھیجنے اور حاصل کرنے کو ابلاغ کہتے ہیں۔ ہم بات چیت، تحریر یا اشاروں کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام بھیجتے ہیں۔ ماضی میں زیادہ تر رابطہ ٹیلی فون یا ڈاک کے ذریعے خط بھیجنے سے ہوتا تھا۔ آج کل زیادہ تر رابطہ موبائل فون اور اسکائپ کے ذریعے گھر پر بیٹھے لوگوں سے اور پوری دنیا کے لوگوں سے انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہم SMS پیغامات موبائل فون کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہم موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے ای-میل (برقی ڈاک) دنیا بھر میں کہیں بھی لوگوں کو فوراً بھیج دیتے ہیں۔ رابطے کے یہ طریقے عام طور پر چند لوگوں جیسے کہ خاندان، دوست اور ساتھ کام کرنے والوں سے رابطے تک محدود رہتے ہیں۔

## معلومات حاصل کرنے کے ذرائع

رابطے کا ایک ذریعہ جو لوگوں کی بہت بڑی تعداد تک ایک ساتھ پہنچ جاتا ہے، ماس کمیونیکیشن یا عوام الناس سے رابطہ کہلاتا ہے۔ اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ عوام الناس کا میڈیا ہے جو عوام الناس سے رابطے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماس میڈیا معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ لوگوں کو اندرونِ ملک اور دنیا بھر میں ہونے والے واقعات سے آگاہ رکھتا ہے۔

**اخبارات:** اخبار معلومات کا سب سے پرانا ذریعہ ہے۔ اخبارات میں مقامی، قومی اور بین الاقوامی خبریں ہوتی ہیں۔ ان میں معلوماتی مضامین، دلچسپ کہانیاں اور اشتہارات بھی ہوتے ہیں۔

روزانہ پاکستان میں اخبارات عام طور پر اردو یا انگریزی زبان میں چھپتے ہیں۔ اخبارات سندھی، پنجابی، گجراتی، پشتو اور سرائیکی زبان میں چھپتے ہیں۔ کئی اخبارات اتوار کے دن خاص ایڈیشن اور ہفتے میں ایک دفعہ بچوں کے لئے مخصوص صفحہ یا ایڈیشن چھاپتے ہیں۔ قومی دنوں اور اہم موقعوں پر خاص ضمیمے شائع کرتے ہیں۔ اخبارات کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ اشتہارات ہیں۔

آج کل زیادہ تر اخبارات چھپنے کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ لائن یا نیٹ پر موجود اخبار کا انداز آن لائن اخبار یا نیوز سائیٹ کہلاتا ہے۔

**ہدایات برائے اساتذہ:** دو تین طرح کے اخبارات طالبِ علموں کو دکھائیں اور انھیں مختلف حصے مثلاً ایڈیٹوریل، خبریں، مضامین، موسم کا حال اور کارٹون دیکھنے کو کہیں۔

**سرگرمی:** اپنی کلاس کا اخبار نکالیں۔ چار چار طلبہ کے گروہ بنالیں اور اخبار کے ایک حصّے کو لکھنے کی ذمہ داری لے لیں۔ اپنے اسکول میں ہونے والے واقعات پر مضامین لکھیے۔ دوسرا گروہ لطف انگیز کہانیاں لکھے اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اس میں شامل کریں۔ جب تمام گروہ کام مکمل کرلیں تو پھر اُسے ایک ساتھ ایک اخبار کی شکل میں لکھ کر اسکول میں کسی ایسی جگہ لگا دیں، جہاں تمام طلبہ اسے پڑھ سکیں۔ اگر آپ کے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت ہے تو پھر آپ آن لائن اخبار بھی نکال سکتے ہیں۔

**ریڈیو:** ریڈیو معلومات، تعلیم اور لطف اندوز ہونے کا اہم ذریعہ ہے۔ ریڈیو اسٹیشن سے خبریں اور مختلف تعلیمی و تفریحی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

گلیلو مارکونی نے 1895ء بعد از مسیح ریڈیو ایجاد کیا۔ کیونکہ ریڈیو بیٹری سے چل سکتا ہے، اس لیے اسے کہیں بھی آسانی لے جا کر سنا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ہم اسے چلتے پھرتے جیسا کہ گاڑی چلانے کے دوران بھی سن سکتے ہیں۔

جب پاکستان آزاد ہوا، اس وقت تین ریڈیو اسٹیشن لاہور، پشاور اور ڈھاکا میں تھیں۔ اب تقریباً ہر بڑے شہر میں ایک ریڈیو اسٹیشن ہے جو خبریں اور تفریحی پروگرام مختلف زبانوں میں نشر کرتے ہیں۔ ریڈیو اسٹیشن کی اشتہارات کے ذریعے آمدنی ہوتی ہے جسے وہ پروگرام پروڈیوس کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔

**سرگرمی:** ریڈیو کے تین فوائد اور تین نقصانات شناخت کیجیے۔

**ٹیلی ویژن:** ٹیلی ویژن معلومات کا ایک اور اہم ذریعہ ہے۔ خبریں، پروگرام، ڈاکومینٹری اور ٹی وی ڈرامے لوگوں کو معلومات فراہم کرتے، تعلیم دیتے اور تفریح فراہم کرتے ہیں۔ آج کل جدید سیٹلائیٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے ملک میں اور بیرونِ ملک ہونے والے واقعات براہِ راست دکھائے جاتے ہیں۔

پاکستان کا سب سے پہلا ٹیلی ویژن اسٹیشن 1964ء میں لاہور میں قائم ہوا اور ایک لمبے عرصے تک صرف ایک ہی چینل پی ٹی وی رہا۔ آج کل ڈش اینٹنا اور کیبل نے ہمیں بڑی تعداد میں چینل دیکھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ ان میں سے کئی چینل صرف ایک چیز جیسے کہ خبریں، کھیل یا ڈرامہ دکھاتے ہیں۔ ان دنوں آپ ٹیلی ویژن کے پروگرام انٹرنیٹ کے ذریعے بھی دیکھ سکتے ہیں۔

اخبارات اور ریڈیو کی طرح ٹیلی ویژن کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ اشتہارات ہیں۔ ٹیلی ویژن کے مالکان یا کیبل آپریٹر بہت کم فیس لیتے ہیں جو اُن کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس میں سے کچھ آمدنی مختلف پروگراموں کو بنانے یا خرید کر ٹیلی کاسٹ کرنے پر خرچ ہوتی ہے۔

**سرگرمی:** ٹیلی ویژن کے تین فوائداور تین نقصانات بتائیے۔

**انٹرنیٹ:** دنیا بھر کے لاکھوں کمپیوٹر کے باہمی رابطے کے ذریعے معلومات فراہم کرنے کا نظام انٹرنیٹ کہلاتا ہے۔ انٹرنیٹ تمام موضوعات کی معلومات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اندوز ہے۔ ہم کسی بھی موضوع پر معلومات، سرچ یا تلاش کرنے والے انجنوں پر سادہ طریقے سے کلیدی الفاظ لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ انٹرنیٹ پر فراڈ یا دھوکہ دہی کرتے ہیں اور غلط معلومات پوسٹ کردیتے ہیں یا پھر خفیہ معلومات کو چرالیتے ہیں جسے ہیکنگ کہتے ہیں۔

**اشتہارات:** ماس میڈیا یا عوام الناس سے رابطے کا سب سے زیادہ استعمال اشتہارات ہیں۔ اشتہارات لوگوں کی توجہ بکاؤ چیزوں یا اشیاء وخدمات، نوکری کے لیے خالی آسامیوں اور تعلیمی اداروں میں داخلے کی طرف مبذول کرواتے ہیں۔ اشتہارات اخبارات، ریڈیو اسٹیشنز، ٹیلی ویژن چینلز اور انٹرنیٹ کے لیے آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ اشتہارات عام طور پر جانبدارانہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہمیں بکنے والی اشیاء اور خدمات کے بارے میں صرف اچھی باتیں بتاتے ہیں۔ مثلاً تیل میں تلی ہوئی غذا بہت زیادہ کھانا ہماری صحت کے لیے مضر ہے۔ لیکن کھانا پکانے کے تیلوں کے اشتہار اکثر یہی بتاتے ہیں کہ وہ ہماری صحت کے لیے کتنے اچھے ہیں۔ بالکل اسی طرح صابن ہمیں گورا اور حسین بنانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں صابن صرف ہمیں صاف ستھرا رہنے میں مدد دیتے ہیں۔

**سرگرمی:** اخبار میں یا ٹی وی پر اشتہار دیکھیں اور اس اشتہار میں بیچی جانے والی چیز یا خدمات کی تمام مثبت باتیں شناخت کریں۔ اب کم از کم تین ایسی منفی باتیں لکھیں جو اس چیز یا خدمت میں موجود ہیں۔

## ہماری حاصل کردہ معلومات کو متاثر کرنے والے عناصر

جب خبر زبانی طور پر پھیلتی ہے تو پھر لوگ اس واقعے کی اپنی نظر میں اہمیت کے مطابق اسے بڑھا چڑھا کر یا گھٹا کر پیش کرتے ہیں۔ ایسا ہی اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر ہوتا ہے۔ بے شمار خبروں پر مبنی مضامین چھپنے، نشر ہونے یا ٹی وی پر دکھائے جانے کے لئے ہوتے ہیں۔ ایک خبر پر مشتمل مضمون کو صرف حقیقتِ حالات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ اس میں رپورٹر کا ذاتی نقطۂ نظر شامل نہیں ہونا چاہئے۔ مثال کے طور پر جب رپورٹر زلزلے کے مقام پر جائے تو اُسے یہ بتانا چاہئے کہ متاثرہ مقام پر حقیقت میں کیا ہوا۔ لیکن خبروں کی رپورٹ اور متاثرہ لوگوں کے مشاہدے کے تجربے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رپورٹیں شاید جانبدارانہ ہیں۔ مثال کے طور پر: زلزلے پر ایک خبری رپورٹ میں رپورٹر نے متاثرین کے اُس چھوٹے گروہ کو دکھایا جن کی حکومت نے مناسب طور پر مدد نہیں کی تھی، جبکہ اُس نے لوگوں کی اُس بہت بڑی تعداد کو نوٹ نہیں کیا جنھیں حکومت نے امداد فراہم کردی تھی۔

ہمیں اس بات سے آگاہ ہونا چاہئے کہ ہوسکتا ہے شائع شدہ، نشر کردہ، دکھایا گیا یا انٹرنیٹ پر ڈالا گیا مواد درست نہ ہو اور صرف ایک نقطۂ نظر کا عکاس ہو۔ اس لیے جب اخبار پڑھیں، ریڈیو سنیں، ٹی وی دیکھیں یا انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کریں تو ہمیں ایک دم کسی

نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے بلکہ مزید معلومات حاصل کرنی چاہیے اور اپنی ناقدانہ سوچ کی مہارتوں سے کام لے کر اپنا نقطۂ نظر یا رائے قائم کرنی چاہیے۔

**سرگرمی:** ایک ہی واقعے کی کہانی دو مختلف اخبارات میں پڑھیے۔ (دو مختلف ریڈیو اسٹیشن یا دو مختلف ٹی وی چینل پر دیکھیے) اُن کا موازنہ کیجیے (یکسانیت اور فرق بتائیے) بتائیے کہ آپ کے خیال میں ان میں فرق کیوں ہے؟

## سیاسی عمل میں ذرائع ابلاغ کا کردار

موجودہ سالوں میں ذرائع ابلاغ سیاسی عمل میں بہت زیادہ بااثر ہوتے جا رہے ہیں۔ جمہوریت میں معلومات، خیالات اور نظریات کا آزادانہ اظہار پُر اندیشہ ہے۔ ذرائع ابلاغ کو لوگوں تک سیاستدانوں، سیاسی واقعات، سیاسی اداروں اور سیاسی عمل کے بارے میں درست اور غیر جانبدارانہ معلومات پہنچانی پڑتی ہے تاکہ وہ اُس کے مطابق عمل کر سکیں۔ اسے لوگوں کی دلچسپی کے موضوعات کے وسیع سلسلے کے بارے میں خیالات اور رائے کا تبادلہ کرنا چاہیے، کیونکہ ہر ایک خیال اور رائے مختلف ہوگی اس لیے موافقت اور مخالفت میں خیالات کا تبادلہ ایک صحت مند مباحثے کو جنم دے گا اور اس سے لوگوں کو اُس موضوع کے بارے میں اپنی رائے اور نقطۂ نظر قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

الیکشن کے دوران ذرائع ابلاغ لوگوں کو یہ معلومات فراہم کرتے ہیں کہ کون کھڑا ہوا ہے، وہ کس سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، ماضی میں اُس سیاسی پارٹی اور سیاستدانوں نے کیا کردار ادا کیا، اگر یہ پارٹی حکومت میں آ گئی تو پھر لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیا کرے گی؟ پس اس سے الیکشن میں کھڑے ہونے والے امیدوار اور ووٹر کے درمیان رابطہ قائم ہوگا۔

ذرائع ابلاغ کا ایک اہم کام یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کی تین بڑی شاخوں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ پر ایک کڑی نظر رکھتا ہے۔ پریس، ریڈیو اور ٹی وی گورنمنٹ میں جب بھی کوئی بے ایمانی، نااہلی، طاقت کا غیر ضروری اور غلط استعمال ہوتا ہے، تو یہ سب کی توجہ اُس طرف مبذول کراتے ہیں۔ کیبل ٹی وی اور انٹرنیٹ کی کثرت کی وجہ سے ذرائع ابلاغ بہت زیادہ فعال ہو گیا ہے۔ ماضی کی دھائی میں تحقیقی صحافت نے بہت سے چالباز سیاستدان، حکومت کے افسران اور کارپوریشن پر سے پردہ چاک کیا تھا۔

### خلاصہ

اس باب میں لوگوں کی وسیع تعداد تک ابلاغ پہنچنے اور ابلاغ کے ذرائع جیسے کہ اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ جو ہمیں رابطہ کرنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی سیکھا ہے کہ ہمیں محتاط رہنا اور یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے جو پڑھا اور جو سنا ہے، وہ جانبدارانہ تو نہیں اور صرف ایک نقطۂ نظر کی وضاحت تو نہیں کر رہا۔ ایسا خاص طور پر اشتہارات میں ہوتا ہے۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ اپنی روزمرہ زندگی میں خاص طور پر سیاسی عمل میں یعنی کہ یہ فیصلہ کرنے میں کہ ووٹ کسے دینا چاہئے اور گورنمنٹ کو کس طرح جواب دہ بنایا جائے، ذرائع ابلاغ ہماری مدد کر کے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

# مشق

## الف-کثیر الانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔درست جواب پر(✓) کا نشان لگائیے۔

i- معلومات کو دوسروں تک پہنچانے کو کہتے ہیں:

(الف) رابطہ (ب) ڈائیلاگ (ج) بات چیت

ii- اخبارات ایک قسم کا:

(الف) الیکٹرانی میڈیا (ب) ماس میڈیا (ج) پرنٹ میڈیا

iii- پاکستان کا پہلا ریڈیو اسٹیشن کہاں بنایا گیا تھا؟

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) پشاور

iv- پاکستان میں پہلا ٹی وی اسٹیشن کب بنا؟

(الف) 1960ء (ب) 1964ء (ج) 1968ء

v- پوری دنیا کے کمپیوٹروں کے درمیان باہمی رابطے کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) خطوط (ب) انٹرنیٹ (ج) ٹیلی فون

## ب-درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- ذرائع ابلاغ و اطلاع کی فہرست بنائیے۔

2- ذرائع ابلاغ و اطلاع کی اہمیت بیان کیجیے۔

3- ماس میڈیا اور نان ماس میڈیا کے درمیان تفریق کریں۔

4- اشتہارات کا کیا مقصد ہے؟

5- سیاسی عمل میں میڈیا کا کیا کردار ہے؟

6- آج معلومات حاصل کرنے کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ اپنے جواب کے حق میں تین وجوہات لکھیے۔

## ج-نیچے دیے گئے جدول کی طرح جدول بنائیے۔اطلاعات کے ذرائع کی فہرست بنائیں اور ہر ایک کے دو فوائد اور دو نقصانات لکھیے۔

| معلومات حاصل کرنے کے ذرائع | فوائد | نقصانات |
| --- | --- | --- |
| | | |

## د-عملی کام

1- ایک اشتہار کا انتخاب کیجیے۔اُسے دیکھ کر درجِ ذیل سوالات کا جواب دیجیے۔

☆ اشتہار کی تفصیلات بیان کیجیے۔(مثلاً کیا اس میں لوگ ہیں؟ اُن کی عمریں کیا ہیں؟ وہ کیسا لباس پہنتے ہیں؟ کیا اس میں کچھ لکھا ہے؟ کیا کہا جا رہا ہے؟)

☆ مشتہر کس کو یہ چیز بیچنا چاہتے ہیں؟ (آپ کی طرح کے کم عمر لوگوں کو، آپ کے والدین کو، امیر لوگوں کو، لڑکیوں کو، لڑکوں کو)

☆ یہ اشتہار کس طرح لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا رہا ہے؟ (کسی مشہور ایکٹر یا ایکٹریس کے ذریعے، کسی ڈاکٹر یا دندان ساز کے ذریعے یا پھر بہت سے لوگوں کو اُس چیز کو استعمال کرتا ہوا دکھا کر)

☆ کیا اس چیز کے بارے میں منفی اور مثبت دونوں قسم کی معلومات فراہم کی گئی ہیں؟

☆ کیا آپ کے خیال میں مشتہرین جو بات اپنی چیز کے بارے میں کہہ رہے ہیں، وہ درست ہے؟ کیوں؟

☆ کس قسم کی معلومات کا مشتہرین کو اس اشتہار میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسے حقیقت سمجھیں؟

نوٹ: جب کسی شخص یا چیز کے بارے میں صرف مثبت یا صرف منفی معلومات فراہم کی جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ جانبدارانہ ہے۔

2- اخبار کے دو مضامین پڑھیے یا ٹی وی پر خبر دیکھیے اور شناخت کیجیے کہ ان میں کون سا نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے؟

3- اُسی واقعے کے بارے میں خبر اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے اخبار میں پڑھیے۔ ان دونوں میں جو نقطۂ نظر بیان کیا گیا ہے، وہ تحریر کیجیے۔

4- مل جل کر چھوٹے گروہوں میں کام کرتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے پر لوگوں کے لیے ایک پیغام لکھیے جسے آپ ریڈیو، ٹی وی یا انٹرنیٹ کے ذریعے اُن تک پہنچائیں۔ اپنے اس پیغام کو اپنے ہم جماعتوں کے سامنے اس طرح پیش کریں جیسے کہ آپ اُسے ریڈیو، ٹی وی یا انٹرنیٹ پر دے رہے ہیں۔

5- ایک سوالنامے کے ذریعے معلوم کیجیے کہ آپ کے اسکول میں سب سے زیادہ مقبول پروگرام کون سا ہے اور غیر مقبول پروگرام کون سا ہے؟ سروے کیجیے، جمع کردہ معلومات کو منظّم طریقے سے جدول یا گراف کی شکل میں پیش کیجیے۔

## ہ- اضافی سرگرمی

1- جماعت کو 8 گروہوں میں تقسیم کیجیے۔ ہر گروپ کے آدھے ممبرز کو اشتہار بنانے کو کہیں جس میں بیچی جانے والی شے یا جگہ کو مثبت انداز میں پیش کریں تاکہ لوگ اسے خریدیں، کھائیں یا پھر اُس جگہ جائیں۔ ہر گروپ کے باقی ماندہ آدھے اراکین سے کہیں کہ وہ اُسی شے کو منفی نقطۂ نظر سے پیش کریں تاکہ لوگ اس کو خریدنا، کھانا یا اُس جگہ جانا پسند نہ کریں۔ گروپ 1 اور 2 کو برگر کھانے کے بارے میں، گروپ 3 اور 4 کو چڑیا گھر کی سیر، گروپ 5 اور 6 کو اچھے شہری ہونے کے ناطے اسکول کی صفائی اور گروپ 7 اور 8 کو صابن۔ دونوں گروہوں کے طلبہ کو کہیں کہ وہ ایک ساتھ مل کر دونوں قسم کے اشتہارات تیار کریں۔

2- کسی قریبی ریڈیو اسٹیشن یا ٹی وی اسٹیشن کا دورہ کیجیے اور یہ دیکھیے کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔

**ہدایات برائے اساتذہ:** ٹی وی اطلاعات کا سب سے اہم ذریعہ ہے'' کے موضوع پر مباحثہ کروایئے۔ آدھی کلاس موافقت میں اور آدھی مخالفت میں تقریر لکھے۔ تین طالبِ علم موافقت اور تین مخالفت میں بولیں۔ باقی کلاس سنے اور اُن کے خیالات کو چیلنج کرے۔

باب 11

# ہماری اقدار، ہمارا طرزِ عمل

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- یہ پہچان لیں کہ مختلف اقدار ہیں۔
2- اُن عناصر کو شناخت کر لیں جو اقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ (ثقافت، تعلیم، مذہب وغیرہ وغیرہ)
3- اپنی ذاتی اقدار کی وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ اُن میں یہ اقدار کس طرح پیدا ہوئیں؟
4- دیے گئے مناظر میں اقدار کو شناخت کریں۔
5- اُن اقدار کو پہچانیں جو اُن کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
6- یہ بات سمجھ لیں کہ دی گئی صورتِ حال میں اقدار کے مختلف ہونے کی وجہ سے ردِّعمل بھی مختلف ہو سکتا ہے۔

# اقدار کیا ہیں؟

اقدار وہ اصول ہیں جو ہماری رہن سہن میں رہنمائی کرتے ہیں۔ اقدار کی چند مثالیں وقت کی پابندی، ایمانداری، انصاف کرنا، مل جل کر کام کرنا اور مقابلہ کرنا ہیں۔ ہماری کچھ اپنی اقدار بھی ہوسکتی ہیں جو ہمارے لیے خاص ہوں۔ اقدار کا ہماری شخصیت سے تعلق ہوسکتا ہے جیسے کہ ہماری دوسروں کے ساتھ کام کرنے کی خواہش۔ اقدار کا تعلق ہماری محفوظ رہنے کی ضرورت یا اسکول میں اچھی کارکردگی یا پھر اچھی نوکری کرنے سے بھی ہوسکتا ہے۔ اس کا ہماری اپنے معاشرتی سیاق وسباق کی سمجھ بوجھ یا فہم سے بھی تعلق ہوسکتا ہے۔ مثلاً صفائی ستھرائی یا ماحول کی حفاظت کی اقدار۔

ہماری اقدار ہمارے پسِ منظر، ہمارے تجربے اور ہمارے اپنے ذاتی احساس کو فروغ دینے کے ملاپ سے نشو ونما پاتی ہیں جبکہ ان میں سے کچھ اقدار ہماری پوری زندگی میں برقرار رہتی ہیں جیسے کہ خودمختار ہوکر کام کرنا، جبکہ دوسری نشو ونما پاتی ہیں اور جیسا ہم کرتے ہیں، اس کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً یہ بات بہت عام ہے کہ لوگ اپنی تنخواہ، نوکری کے تحفظ اور کام کرنے کے اوقات کے بارے میں شادی ہوتے ہی اور بچوں کی پیدائش کے بعد اپنی اقدار بدل لیتے ہیں۔ ہم اپنی اقدار کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد موجود لوگوں مثلاً ہمارے خاندان یا دوست یا ہمارے مذہبی یا قومی گروہ کی اقدار بھی آپس میں بانٹتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم خاندان کے لیے محبت اور دوستوں سے وفاداری اور اس کے ساتھ بزرگوں کی عزت یا مہمان نوازی کی اقدار بھی آپس میں بانٹتے ہیں۔

اقدار آئیڈیل ہوتی ہیں۔ حقیقی دنیا کی زندگی اکثر ہم سے انتخاب کرنے اور مصلحتوں کا تقاضہ کرتی ہے اور ہم مستقل اُس کے مطابق اپنی اقدار کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم ان اقدار کو تجربے یا دباؤ کی بنیاد پر تبدیل بھی کرسکتے ہیں۔ مثلاً آپ عام طور پر قطار توڑ کر نکل جاتے ہیں کیونکہ آپ کو کینٹین میں سب سے پہلے پہنچنا ہوتا ہے۔ ایک دن کوئی اور قطار توڑے گا اور آپ کے آگے آکر کھڑا ہوجائے گا۔ آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ قطار کو توڑنا ناانصافی ہے۔ اگلے دن آپ قطار میں کھڑے ہوکر اپنی باری کا انتظار کریں گے۔

**سرگرمی:** ایسی تین اقدار لکھیے جو آپ کے خیال میں خاندان کے تمام افراد میں یکساں طور پر پائی جاتی ہیں اور تین ایسی اقدار لکھیں جو آپ میں اور آپ کے/کی دوست دونوں میں موجود ہیں۔

## ہماری اقدار کی نشو ونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل

**خاندان:** ہمارا خاندان ہماری زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ ہمیں غلط اور صحیح کے درمیان فرق کرنا سکھاتا ہے۔ جس لمحے ہم پیدا ہوتے ہیں، یہ ہمارے لئے مثالی کردار بن جاتے ہیں۔ گھر میں جو کچھ ہوتا ہے، وہی ہماری اقدار بناتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں گھر میں دوسروں کی عزت کرنا سکھایا گیا ہے، تب ہی ہم دوسروں کی عزت کریں گے۔ اگر گھر میں اختلافات کو بحث مباحثہ اور ایک دوسرے سے لڑ کر طے کیا جاتا ہے تو پھر ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ اختلافات کو بحث مباحثہ اور لڑ جھگڑ کر طے کرنا درست ہے۔

**اسکول:** اسکول بھی ہماری اقدار کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسکول ہم سے وقت پر آنے، صاف ستھرا رہنے، اپنی باری کا انتظار کرنے اور اپنا کام اچھی طرح کرنے کا تقاضہ کرتے ہیں۔ ان تمام تقاضوں کے ذریعے وہ ہمیں پابندیٔ وقت، صفائی ستھرائی، دوسروں کی عزت کرنے اور محنت کرنے کی اقدار سکھاتے ہیں۔ اگر کمرۂ جماعت میں ہمارے اساتذہ ہمارے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں تو ہم باہمی میل جول کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ہمیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا سکھائیں تو ہم مقابلے کی قدر کرنا سیکھیں گے۔

## ذاتی اقدار

**دوست:** جب ہم بڑے ہوجاتے ہیں تو ہمارے دوست ہماری اقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دوست ہماری اقدار کی نشوونما پر مثبت یا منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔ اگر ہمارے دوست محنت سے پڑھتے ہیں اور اُنھوں نے اسکول میں بہترین طریقے سے کام کرنے کی ٹھان رکھی ہے تو پھر امکان ہے کہ ہم بھی محنت سے پڑھیں گے تاکہ اسکول کا کام اچھا ہو۔ اگر ہمارے دوست کچھ بچوں کو ستاتے ہیں تو پھر ہم بھی دوسروں کو ستانے کو اچھا سمجھیں گے۔

**مذہب:** مذہب اقدار کی نشوونما میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تمام مذاہب میں اپنے ماننے والوں کے لیے طور طریقوں کے قواعد وضوابط ہوتے ہیں جو اُن کے طرزِ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اکثر وبیشتر کسی معاشرے میں قوانین اور معاشرتی طور طریقوں کا دارومدار مذہبی تعلیمات پر ہوتا ہے کیونکہ یہ قوانین معاشرے میں ہمارے روزمرہ کے طور طریقوں پر حاوی ہوتے ہیں اس لیے ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں، اُس پر مذہب کا اثر ہوتا ہے۔

**معاشرہ:** ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہ بھی ہماری اقدار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ ہمیں اچھے برے میں تمیز کرنا اور پسندیدہ اور ناپسندیدہ باتوں کے بارے میں بتاتا ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ جس چیز کو درست سمجھتا ہے، لوگ بھی اُسے درست سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ بعض اوقات یہ بالکل غلط ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے معاشرے میں اختلاف رائے کو دور کرنے کے لیے تشدد ہوتا ہے۔ ہم لڑتے ہیں، ہم ذاتی اور سرکاری املاک کو جلاتے ہیں یہاں تک کہ ہم دوسروں کو مار ڈالتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ ہم اختلافات کو کس طرح دور کریں اور اُن کا پُرامن طریقے سے حل تلاش کریں۔

**میڈیا:** میڈیا بھی ہمارے اقدار کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب ہم ٹی وی کے ڈرامے دیکھتے، موسیقی سنتے یا کھلاڑیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم بعض اداکاروں، گلوکاروں اور کھلاڑیوں کو پسند کرنے لگتے ہیں۔ ہم اُن جیسا بننا چاہتے ہیں اور اُن کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم کھیل سے تعلق رکھنے والوں سے یہ سیکھ سکتے ہیں کہ ایمانداری سے کھیلنا چاہیے یا ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ جیتنے کے لیے بے ایمانی کرنا بالکل درست ہے۔

**سرگرمی:** (i) نیچے خانے میں دی گئی اقدار کی فہرست میں سے سات ایسی اقدار کا انتخاب کیجیے۔ جو آپ کے لیے بہت زیادہ اہم ہیں۔ منتخب کردہ ہر قدر کے بارے میں یہ بتائیے کہ آپ کو اس قدر کی پرورش کرنے کے لیے کس نے متاثر کیا؟ آپ کے خاندان، اسکول، دوستوں، مذہب، معاشرہ یا میڈیا۔ آپ ایک سے زیادہ بھی لکھ سکتے ہیں۔

حاصل کرنا (کوشش کرکے نتائج حاصل کرنا)، ماحول کا تحفظ، صفائی ستھرائی، تعلیم (اسکول/کالج میں پڑھنے جانا)، ایمانداری (لوگوں کے ساتھ ایمانداری سے پیش آنا)، معاف کرنا، صحت (جسم اور ذہن کو تندرست رکھنا)، ایمانداری (وفادار اور سچا ثابت ہونا)، مستقل مزاجی (جب تک کامیاب نہ ہوں مستقل کام کرتے رہیں)، دوسروں کی عزت و احترام کریں۔

(ii) آپ نے جن اقدار کا انتخاب کیا ہے، ان میں کس نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا؟ کیوں؟

(iii) آپ کس کی نصیحت پر سب سے زیادہ عمل کریں گے: والدین، اساتذہ، دوست؟ کیوں؟

## ہماری اقدار کا ہمارے رویوں پر اثر

ہماری اقدار کا ہمارے رویوں پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو روایات کی قدر کرتے ہیں، روایتوں اور رسم و رواج پر عمل کرتے ہیں۔ جن لوگوں کے لیے وقت اہمیت رکھتا ہے وہ اپنا کام وقت پر پورا کرتے ہیں اور مختلف تقریبات میں بھی وقت پر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے رویّے ہمیشہ ہماری اقدار کے مطابق نہیں ہوتے۔ ہم دوسروں کی مدد کرنے کی قدر کرتے ہیں، لیکن جب دوسروں پر ظلم ہوتا دیکھتے ہیں تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بالکل اسی طرح ہم ماحول کی قدر کرتے ہیں لیکن کسی سڑک کو چوڑا کرنے کے لیے درختوں کو کاٹنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ پہلی مثال میں ہم اپنے آپ کو کمزور سمجھ کر مظلوم کی مدد نہیں کرتے۔

دوسری مثال میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ترسیل کے نظام میں بہتری کی وجہ سے معیشت پروان چڑھے گی جو ماحول کی بہ نسبت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ بہت سی ذاتی وجوہات اور معاشرتی وجوہات ہمیں اپنی اقدار پر عمل کرنے نہیں دیتیں۔ ہمارے خاندان، ہماری تعلیم، ہماری ثقافت یا میڈیا بھی ہمیں اپنی اقدار کے مطابق عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا کہ اقدار یا طرزِ عمل وہ اصول یا معیار ہیں جو ہمارے رہن سہن کے طریقوں کی رہنمائی کرتے ہیں اوران پر ہمارا خاندان، اسکول، دوست، مذہب، میڈیا اور معاشرہ دباؤ ڈالتا ہے۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ اقدار ہمارے رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات ذاتی یا معاشرتی دباؤ بھی ہمیں اپنی اقدار کے مطابق رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

## مشق

### الف۔ کثیر الانتخابی سوالات۔

1- وہ کون سے عناصر ہیں جو ہماری اقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعے یہ ظاہر کیجیے کہ اسکول اور خاندان کس طرح ہماری اقدار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

2- پانچ ایسی اقدار لکھیے جو آپ کے لیے اہم ہیں۔ ان میں سے کسی ایک قدر کے لیے کوئی ایسے تین رویے بتائیے جن کے ذریعے آپ اُس قدر کا اظہار کریں گے۔

3- ایمانداری یہ ہے کہ لوگوں کی ضرورت، ضرورت کے وقت پوری ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصولوں کے مطابق کھیلیں، اپنی باری کا انتظار کریں، مل جل کر کھیلیں اور ہر ایک کو مناسب موقعہ فراہم کریں۔ ہر بیان کو پڑھیے اور اس کے سامنے ٹھیک ہے یا ٹھیک نہیں ہے لکھیے۔ جو جملے آپ کو ٹھیک نہیں لگتے، اُنھیں دوبارہ ٹھیک کر کے لکھیے۔

(i) ہر ایک نے فٹ بال سب طرف پھینکی لیکن کمزور کھلاڑیوں کی طرف نہیں پھینکی۔

(ii) آپ اپنے سامنے کسی کو لائن توڑ کر جانے کی اجازت دیں۔

(iii) آپ ڈش دھوئیں اور آپ کی بہن یا بھائی اسے سکھائیں۔

(iv) آپ کا بھائی آپ کے ساتھ مل کر اپنے کھلونوں سے کھیلے اور پھر آپ صرف اُسے اکیلے ہی کھلونے اٹھا کر لے جانے کا کہیں۔

(v) آپ کھیل کے درمیان کھیل کے اصول بدل دیں کیونکہ آپ کی ٹیم ہار رہی ہے۔

(vi) آپ کو کلاس میں کچھ پیسے ملیں۔ آپ یہ معلوم کر کے کہ وہ کس کے ہیں، اُسے پیسے دے دیں۔

(vii) آپ کو اپنی پنسل نہ ملے اور آپ کے ہم جماعتی کے پاس آپ کی پنسل سے ملتی جلتی پنسل ہو تو آپ اُسے لے لیں۔

-4 نیچے دیے گئے منظر کو پڑھیے:

سلیم کرکٹ میں بہت اچھا ہے اور اُسے جانتا بھی ہے۔لیکن وہ کرکٹ کلب کے دوسرے بچوں کے کھیلنے پر منفی تبصرہ کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ بُرا محسوس کرتے ہیں۔جب بچوں نے اس کی بجائے علی کو کیپٹن بننے کے لیے ووٹ دیے تو سلیم پریشان ہو گیا۔اُس نے ٹیچر سے پوچھا ''میں کرکٹ سب سے زیادہ اچھی کھیلتا ہوں،انھوں نے مجھے ووٹ کیوں نہیں دیے؟'' ٹیچر نے وضاحت کی کہ حالانکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں کی مدد کر رہا ہے لیکن وہ ان کے جذبات کو مجروح کر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آپ سے پوچھے ''کیا میں کسی اور سے چاہوں گا کہ وہ مجھ سے اسی طرح بات کرے جس طرح کہ میں دوسروں سے کرتا ہوں؟''

نیچے دیے گئے بیانات پڑھ کر ہر بیان کے لیے باعزت یا بےعزت لکھیے۔

کیا تم بلّے کو صحیح طرح سے نہیں پکڑ سکتے؟

کیا تمھیں میری مدد چاہئے؟ میں تمھیں بلّے کو پکڑنے کا بہت اچھا طریقہ سکھا سکتا ہوں۔

تمھیں گیند پر بلاّ مارنے میں اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے؟

اس سے پہلے میں نے اتنی خراب حرکت نہیں دیکھی۔

میں تمھیں دکھاتا ہوں کہ اپنے ساتھی کی مدد کیسے کرو۔

اگر آپ برا نہیں مانیں تو میں ایک تجویز پیش کروں۔

میں نے تمھیں جو پڑھایا تم اس میں سے کوئی چیز بھی یاد نہیں رکھتے؟

ب-ایک جدول بنائیے۔

ایک جدول بنا کر اس میں وہ تین اقدار لکھیے جو آپ نے اسکول میں سیکھی ہیں۔ ہر قدر کے لئے وہ تین رویّے لکھیے جن کے ذریعے آپ اُس قدر کو ظاہر کرتے ہیں۔

ج-عملی کام

وہ تین طریقے شناخت کیجیے جن کے ذریعے آپ ''ماحول کی دیکھ بھال'' کرتے ہیں۔اپنی ماحول کی حفاظت کرنے کی قدر کا مظاہرہ کسی ایسے کام کے ذریعے کریں جس سے ظاہر ہو کہ آپ ''ماحول کی دیکھ بھال'' کرتے ہیں۔

د-اضافی سرگرمی

دنیا مختلف ہوتی اگر لوگوں کی اقدار نہیں ہوتی۔اقدار کے نہ ہونے سے آپ کے خیال میں ہماری روزمرہ زندگی میں کونسے نمایاں فرق نظر آتے؟

باب 12

# پاکستان کا نظامِ حکومت

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- وفاقی حکومت کی ضرورت کی وجوہات بتائیں۔

2- وفاقی اور صوبائی سطح پر حکومت بنانے کا موازنہ کریں۔

3- حکومت کی تین شاخوں کی کارکردگی کا موازنہ کریں۔

4- جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کے کام بیان کریں۔

5- پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تعلقات کی وضاحت کریں۔

6- پاکستان میں قانون سازی کے عمل کے اقدامات کو شناخت کریں۔

7- ایک سادہ چارٹ کے ذریعے پاکستان کی مختلف عدالتوں کے درمیان تعلق اور طریقۂ عمل ظاہر کریں۔

8- سپریم کورٹ کی ہائی کورٹ پر وقعت اور اہمیت کی وضاحت کریں۔

9- سب سے اہم مسئلہ شناخت کریں اور پھر تحقیق کریں کہ قانون اس مسئلے کو حل کرنے میں کیا مدد کر سکتا ہے؟

10- آئین کی اہمیت کو سمجھیں۔

11- آئین پاکستان میں دیے گئے شہریوں کے چند حقوق بیان کیجیے۔

12- وہ رویے شناخت کیجیے جن کے لیے قانون رہنمائی کرتا ہے۔

13- مسائل کو حل کرنے کا طریقۂ کار اختیار کر کے قومی مسئلے کے حل کے لیے طریقے تجویز کریں۔

14- ایسے پروجیکٹ شامل ہوں جسے دوسروں کی مدد اُن کی مقامی بستی میں کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

15- ایک موجودہ قومی مسئلے کا انتخاب کریں۔ معلوم کریں کہ حکومت اس مسئلے کو کس طرح حل کر رہی ہے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے متبادل طریقے تجویز کریں۔

# پاکستان کا نظامِ حکومت

جماعت چہارم میں ہم نے یہ مطالعہ کیا کہ ہر صوبے میں ایک صوبائی حکومت صوبے کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ بالکل اسی طرح پورے ملک کے معاملات کی دیکھ بھال کے لیے وفاقی حکومت موجود ہے۔ پاکستان کا آئین اقتدار کو دو حکومتی سطحوں پر تقسیم کرتا ہے: وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت۔

## آئین

آئین ملک کا سب سے زیادہ اہم قانون ہے۔ یہ:

☆ حکومت کی ساخت کا خاکہ پیش کرتا ہے۔

☆ حکومت کی ہر شاخ کی حدود اور اقتدار کی وضاحت کرتا ہے۔

☆ وفاقی اور صوبائی حکومت کے درمیان تعلقات کی تعریف بیان کرتا ہے۔

☆ شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی فہرست فراہم کرتا ہے اور تمام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

## وفاقی حکومت کی اہم خصوصیات

حکومت کا وفاقی نظام، وفاق اور صوبے کے درمیان حکومت کو اقتدار میں حصہ بانٹنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ صوبائی حکومت کو چند کلیدی میدانوں میں جیسے کہ تعلیم، صحت، قانون اور اُس پر عملدرآمد اور ترقی۔ وفاقی حکومت کو بھی ان شعبوں میں اختیار حاصل ہے لیکن یہ صرف قومی پالیسیاں بنا سکتی ہے اور صوبے کے درمیان اگر کوئی اختلاف رائے ہو تو پھر سپریم کورٹ آف پاکستان معاملے کا فیصلہ قانون کے مطابق اپنے نقطۂ نظر کو مدِنظر رکھ کر کرتی ہے۔

درج ذیل پاکستان کی وفاقی اکائیاں ہیں:

☆ چار صوبے: پنجاب، سندھ، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان۔

☆ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد۔

☆ گلگت بلتستان۔

## وفاقی نظامِ حکومت کے فوائد

وفاقی نظامِ حکومت پورے ملک کی یکجہتی کو یقینی بناتا ہے۔ اس کے لیے وہ دفاع بیرون ملک معاملات جو وفاق کے لیے ضروری ہیں، کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ صوبائی حکومتیں اپنے صوبوں کے انتظام سنبھالتی ہیں کیونکہ اس طرح سے وہ اپنے ذرائع استعمال کر کے مقامی ضروریات اور مسائل کو بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں مل جل کر کام کرتی ہیں تا کہ پاکستان کے تمام لوگوں کی بھلائی کے کام ہو سکیں۔

## وفاقی حکومت کی ساخت اور کام

صوبائی حکومت کی طرح وفاقی حکومت کی بھی تین شاخیں ہیں:

☆ مقنّنہ جو ملک کے لیے قوانین بناتی ہے۔

☆ انتظامیہ، ملک کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرتی ہے۔

☆ عدلیہ جو قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے اور انصاف فراہم کرتی ہے۔

## مقنّنہ/ پارلیمنٹ

ہمارے ملک میں پارلیمنٹ قانون ساز ادارہ ہے۔ پارلیمنٹ کے دو ایوان ہیں: ایوانِ بالا اور ایوانِ زیریں۔ ایوانِ زیریں کو 'قومی اسمبلی' کہتے ہیں اور ایوانِ بالا کو 'سینٹ' کہتے ہیں۔ پارلیمنٹ بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ قوانین بناتی ہے اور موجودہ قوانین کو تبدیل بھی کر سکتی ہے۔
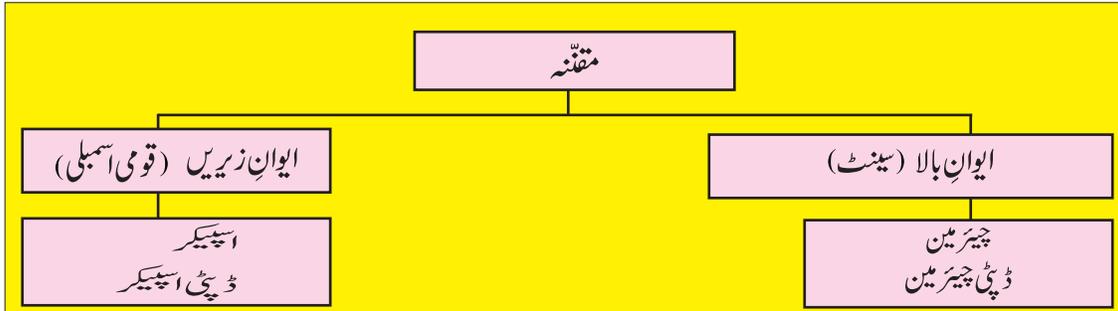
**سرگرمی:** معلوم کیجیے کہ امریکہ، انگلینڈ اور انڈیا میں مقنّنہ کو کیا کہتے ہیں؟

## قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کو ایوانِ زیریں بھی کہتے ہیں۔ نیشنل اسمبلی کے ارکان یا ایم. این. اے کی تعداد 342 ہے۔ سیاسی پارٹیاں مختلف حلقوں میں اپنے منتخب کردہ نمائندوں کو الیکشن میں کھڑا کرتی ہیں۔ وہ شخص جسے سب سے زیادہ ووٹ ملتے ہیں، الیکشن میں جیت جاتا ہے اور پانچ سال کے لئے ایم. این. اے بن

جاتا ہے۔ جس سیاسی جماعت کو قومی اسمبلی میں سب سے زیادہ نشستیں ملتی ہیں، وہ حکومت بناتی ہے اور اس جماعت کا قائد وزیرِ اعظم بن جاتا ہے۔ دوسری سیاسی جماعتوں کے تمام اراکین مل کر حزبِ اختلاف بنا لیتے ہیں۔ حزبِ اختلاف کسی ایک ایم این اے کا انتخاب کر کے اسے حزبِ اختلاف کا لیڈر بنا لیتے ہیں۔

**سرگرمی:** درج ذیل جدول کو مکمل کیجیے:

| علاقہ | عام نشستیں | خواتین نشستیں | کل نشستیں |
|---|---|---|---|
| پنجاب | | | |
| سندھ | | | |
| خیبر پختونخوا | | | |
| بلوچستان | | | |
| فاٹا | | | |
| اسلام آباد | | | |
| مجموعی نشستیں | | | |
| اقلیت | | | |
| کل نشستیں | | | |

قومی اسمبلی کی پہلی نشست میں ایم این اے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرتے ہیں۔

قومی اسمبلی کا کام یہ ہے:

☆ نئے قانون بنانا یا موجودہ قوانین میں ترمیم کرنا۔

☆ انتظامیہ پر نظر رکھنا اور

☆ سالانہ بجٹ اور تمام مالی امور کے بل پاس کرنا۔

ایم این اے مسائل اور بلوں پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔ اُن کا یہ بحث و مباحثہ اسپیکر کنٹرول کرتا ہے۔ اسپیکر کو غیر جانبدارانہ ہونا چاہئے، یعنی وہ ہر ایک کو بولنے کا موقع دے اور جب کسی مسئلے یا بل پر بحث کی جائے تو غیر جانبدار رہے۔

قومی اسمبلی اعلیٰ عہدے داروں کے کام پر نظر رکھتی ہے۔

قومی اسمبلی کے اراکین یہ پوچھ سکتے ہیں کہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے وزارت کیا کر رہی ہے۔ وزارت کے ذمہ دار وزیر کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی ملک کے لیے سالانہ بجٹ بھی منظور کرتی ہے۔ حکومت کو مختلف وزارتوں کے چلانے اور ملک کی ترقی کے لیے فنڈز درکار ہوتے ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے قومی اسمبلی لوگوں پر ٹیکس عائد کر دیتی ہے۔

**سرگرمی: قانون کا بل منظور کرنے کے لیے اسمبلی کی ایک نقلی نشست منعقد کیجیے۔**

## سینٹ

سینٹ یا ایوانِ بالا کے 104 اراکین ہوتے ہیں۔ سینٹ میں ہر صوبے کے نمائندوں کی تعداد برابر ہوتی ہے۔ ان کا ایم پی اے انتخاب کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں ایم این اے کی طرح، سینٹ کے سینیٹر مسائل اور پالیسیوں پر گفتگو اور بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ ان تمام بحث مباحثوں کو چیئرمین یا اُس کی غیر موجودگی میں ڈپٹی چیئرمین قانونی حدود کے اندر رکھتا ہے۔ قومی اسمبلی کے منظور کردہ قوانین کا سینٹ جائزہ لیتی ہے اور یا تو انھیں منظور کرتی ہے یا پھر رد کر دیتی ہے۔

شکل 12.1 کو دیکھیے۔ اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کوئی بل قانون میں کیسے تبدیل ہوتا ہے۔

1. بل بنایا گیا

2. بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا

3. قوانین کی کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا

4. اسٹینڈنگ کمیٹی نے اسے جانچا

5. قومی اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی

6. بل پر ووٹنگ کروائی گئی

7. بل سینٹ کو بھیجا گیا

8. اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا

9. سینٹ میں اس پر بحث ہوئی

10. بل پر ووٹنگ کروائی گئی
اگر دستخط ہو گئے تو

11. سینٹ سے بل صدر کے پاس دستخط کے لیے گیا۔
صدر اس پر دستخط کریں یا اگر یہ منظور نہ کریں۔ ہو گیا تو پھر بل......

12. بل اب قانون بن گیا

شکل 12.1 بل کس طرح قانون میں تبدیل ہوتا ہے

**سرگرمی:** سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے نام معلوم کیجیے۔

## انتظامیہ

حکومت کا قانون نافذ کرنے والا ادارہ ایسے منصوبے اور پالیسیاں بناتا ہے، جن کے ذریعے وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پارلیمنٹ کا منظور کردہ قانون نافذ ہو۔ پاکستان میں انتظامیہ صدر، وزیرِاعظم اور کابینہ اور پبلک یا سول سروس پر مشتمل ہے۔

شکل 12.2 حکومت کی ایگزیکٹیو شاخ

## صدر

صدر مملکت ملک کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر مملکتِ پاکستان اور مسلح افواج کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین اور صوبائی اسمبلی کے اراکین مل کر کرتے ہیں۔ صدر، وزیرِاعظم اور کابینہ کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ صدر کے کام یہ ہیں:

☆ بل کی منظوری دینا تاکہ یہ قانون بن جائے۔
☆ غیر ملکی لیڈروں کو خوش آمدید کہنا۔
☆ جن لوگوں نے پاکستان کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں انھیں ایوارڈ اور تمغے دینا۔

## وزیرِاعظم

وزیرِاعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ اقتدار میں موجود قومی پارٹی کا قائد بھی ہوتا ہے۔ وزیرِاعظم اپنی پارٹی سے دوسرے اراکین کا انتخاب کرتا ہے جو مختلف وزارتوں جیسا کہ وزارتِ خزانہ، غیر ملکی معاملات اور دفاع کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

## کابینہ

وزیرِاعظم اور منتخب کردہ وزیر کابینہ بناتے ہیں۔ کابینہ مختلف اہم مسائل پر بحث کرتی ہے اور یہ فیصلہ کرتی ہے کہ حکومت کی پالیسیاں اور منصوبے کیا ہونا چاہییں؟

## پبلک یا سول سروس/ ملازمت

ہر وزارت کا عملہ پبلک یا سول سرونٹ کہلاتا ہے۔ سول سرونٹ حکومت کے روزمرہ کاموں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ان کا کام ہے:

- ☆ انہیں جو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، اُن میں موجود مسائل کی جانچ کرنا۔
- ☆ نئے قوانین کے لیے پروپوزل بنانا جنھیں وزیر بل کی شکل میں پارلیمنٹ میں لے جاتے ہیں۔
- ☆ وزارت کے لیے بجٹ بنانا۔
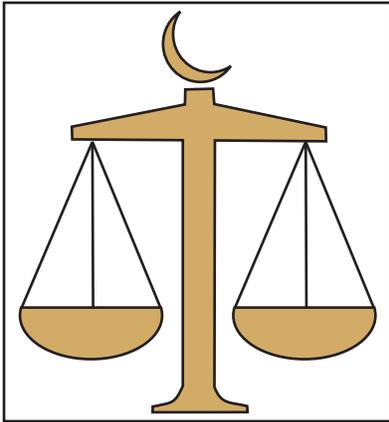
## عدلیہ

عدالتِ عظمیٰ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ عدالتِ عظمیٰ پانچ ہائی کورٹ اور کئی ضلعی اور سیشن عدالتیں اور محتسب مل کر عدلیہ بناتے ہیں۔ عدلیہ کا اصل کام شہریوں کے حقوق کا تحفظ اور ان کے درمیان تنازعات قانون کے مطابق طے کروانا ہے۔ یہ قانون کی وضاحت کرتے ہیں اور اگر یہ بنیادی انسانی حقوق کے خلاف یا ناانصافی پر مبنی ہو تو اس میں ترمیم کرتے ہیں۔ یہاں ہم ہر عدالت کے کام کے بارے میں سیکھیں گے۔

### 1۔ ضلعی یا سیشن عدالتیں:

ہر ضلع کی ایک ضلعی یا سیشن عدالت ہوتی ہے۔ یہ عدالتیں اُس صوبے کی اعلیٰ عدالت کے ذریعے کنٹرول ہوتی ہیں جس میں یہ موجود ہوں۔ ان عدالتوں میں دیوانی اور جرائم کے معاملات سنے اور اُن سے نمٹا جاتا ہے۔ دیوانی معاملات میں جائیداد پر تنازعہ، شادی وغیرہ اور جرائم کے واقعات میں قتل، مسلح ڈکیتی وغیرہ شامل ہیں۔

## 2-عدالتِ عالیہ

سندھ کی عدالتِ عالیہ

ملک میں پانچ عدالتِ عالیہ ہیں۔ایک عدالت ہر صوبے کے دارالخلافے میں واقع ہے۔اس طرح کراچی، لاہور، پشاور اور کوئٹہ میں ایک ایک عدالتِ عالیہ موجود ہے اور ایک عدالتِ عالیہ اسلام آباد میں ہے۔یہ صرف اپیل کرنے کی عدالتیں ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صرف ضلعی عدالتوں کے فیصلے پر نظرِ ثانی کرتی ہیں۔

## 3-عدالتِ عظمیٰ/سپریم کورٹ

پاکستان کی عدالتِ عظمیٰ

پورے ملک کے لیے عدالتِ عظمیٰ صرف ایک ہے۔اس کا ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں ہے لیکن خاص بینچیں تمام صوبائی ہیڈکوارٹرز میں بیٹھتی ہیں۔سپریم کورٹ یا عدالتِ عظمیٰ کا کام یہ ہے کہ:

- ☆ وفاقی اور صوبائی حکومت کے درمیان تنازعات کو حل کرے۔
- ☆ صوبوں کے درمیان تنازعوں کو دور کرے۔
- ☆ نچلی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کرے۔
- ☆ شہریوں کے لیے اہمیت کے حامل واقعات کا نوٹس لے اور اُن کی سماعت کرے۔
- ☆ ضرورت کے وقت وفاقی حکومت کو مشورہ فراہم کرے۔

عدالتِ عظمیٰ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور اس پر سب کو لازمی عمل کرنا ہوتا ہے۔
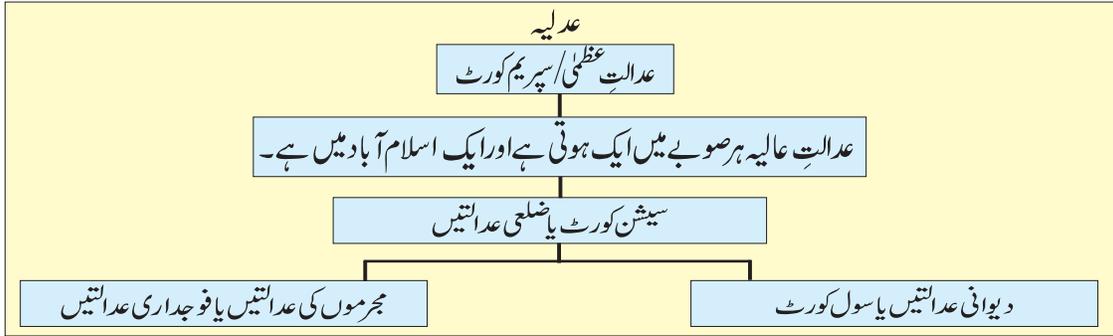
شکل 12.3 مختلف سطحوں پر عدالتیں جو پاکستان کی عدلیہ بناتی ہیں

**سرگرمی: ایک پیراگراف لکھیے کہ انصاف کا اندھا ہونا کیوں ضروری ہے؟**

## شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں

کسی ملک کا فرد اس کا شہری کہلاتا ہے۔کیونکہ ہم سب پاکستان کے شہری ہیں، اس لیے ہمارے کچھ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔ہمیں حقوق دیے گئے ہیں تاکہ ہم باعزت طریقے سے آزادی کے ساتھ اپنے ملک میں زندگی گزار سکیں۔یہ حقوق 1973ء کے آئین کے مطابق بنیادی حقوق کہلاتے ہیں۔نیچے دیئے گئے خانے میں دیکھیے اس میں پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے آپ کو حاصل کچھ حقوق دیے گئے ہیں۔

## شہریوں کے حقوق

- ☆ آپ کو زندہ رہنے اور آزادی کا حق حاصل ہے۔
- ☆ آپ کو یہ حق ہے کہ گرفتار کرنے سے پہلے آپ کو یہ بتایا جائے کہ کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے؟ اور یہ بھی حق ہے کہ آپ اپنی مرضی کے قانون دان کے ذریعے اپنا دفاع کریں۔
- ☆ آپ کو حق ہے کہ انسان ہونے کے ناطے آپ کی تعظیم و تکریم کی جائے۔یعنی کوئی بھی آپ کو ہراساں نہ کرے، یا غلام بنا کر نہ رکھے یا آپ کو کام کرنے پر مجبور کرے۔
- ☆ آپ پاکستان میں کہیں بھی جا کر رہنے کے لیے آزاد ہیں۔
- ☆ آپ کو آزادی حاصل ہے کہ کوئی بھی پیشہ اپنائیں۔
- ☆ آپ اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لیے آزاد ہیں۔
- ☆ آپ آزاد ہیں کہ اپنا مذہب آزادانہ اختیار کریں، اس پر عمل کریں اور اُسے پھیلائیں۔
- ☆ آپ کو یہ حق ہے کہ اپنی جائیداد خریدیں، رکھیں یا بیچ دیں۔
- ☆ قانون کے سامنے تمام شہری آزاد ہیں اور اُنھیں قانونی تحفظ حاصل ہے۔
- ☆ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ اپنی مادری زبان اور ثقافت کی حفاظت، ترقی و ترویج کریں۔

شکل 12.4 پاکستانی شہریوں کے حقوق

پاکستانی شہریوں کو حقوق حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اُن پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔

- ☆ دوسروں کے حقوق کی عزت کریں۔
- ☆ اپنے علاقوں کو بہتر بنانے میں شامل ہوں۔
- ☆ اپنی معلومات اور مہارتوں کو اپنے ملک کی ترقی کے لیے استعمال کریں۔

کچھ ذمہ داریوں کے قوانین موجود ہیں۔تمام شہری:

- ☆ پاکستان کے وفادار رہیں۔
- ☆ ٹیکس ادا کریں اور
- ☆ پاکستان کے قوانین کی پاسداری کریں۔

## انسانی حقوق

وہ قوانین جن کی قانون میں ضمانت دی گئی ہے اور جنھیں عدلیہ کی مدد حاصل ہے، ہمارے قانونی حقوق ہیں۔ یہ ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں اور اگر ملک کے قوانین بدلیں تو یہ بھی تبدیل ہوسکتے ہیں۔قانونی حقوق کے ساتھ ساتھ ہمارے انسانی حقوق بھی ہیں۔انسانی حقوق وہ ہیں جو ہر وقت پوری دنیا میں تمام انسانوں کو حاصل ہیں۔انسانی حقوق عالمی ہیں۔بعض انسانی حقوق قانونی حقوق کے مشابہہ ہیں۔مثال کے طور پر ہمیں بولنے اور اظہارِ رائے کی آزادی حاصل ہونا۔

لیکن اگر کوئی انسانی حق، قانونی حق نہیں ہے تب بھی وہ آپ کو ملے گا۔ ہمارے انسانی حقوق کئی دستاویزات میں تحریر ہیں۔ یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس 1948ء اور کنوینشن آف دی رائٹس آف دی چائلڈ 1989ء دو اہم دستاویزات ہیں۔

**سرگرمی:** شکل 12.3 میں دیے گئے ہر حق کے حصول کے لیے آپ کی کیا ذمہ داری ہے؟

## سیاسی پارٹیوں کا کردار

سیاسی پارٹیاں افراد کے منظّم گروہ ہیں جو اپنے ملک کی بھلائی کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کام کو کرنے کے لیے وہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ ان کی پارٹی میں شامل ہو کر اس کے کارکن بن جائیں اور اس کے اراکین میں سے لوگوں کا انتخاب کر کے انہیں الیکشن میں کھڑا کریں۔ اگر وہ الیکشن جیت گئے تو پھر اُنھیں شہریوں اور ملک کی فلاح و بہبود کے لیے پالیسیاں بنانے، قانون بنانے اور اُنھیں نافذ کرنے کا اختیار مل جائے گا۔

سیاسی جماعتوں کے کچھ کام نیچے دیے گئے ہیں:

1- جن لوگوں کی وہ خدمت کر رہے ہیں، اُن کی طرف سے بولنے اور کام کرنے کا حق۔

2- لوگوں کو اُن کے مسائل کے حل کے بارے میں تعلیم دینا اور پبلک کی رائے ہموار کرنا۔

3- جب یہ حزبِ اختلاف میں ہوں تب حکومتی پارٹی پر کڑی نظر رکھیں کہ وہ صحیح پالیسی بنا رہے ہیں اور صحیح کام کر رہے ہیں یا نہیں؟

4- مصیبت کے وقت جیسے کہ جنگ کے دوران یہ پبلک کے انتظامی امور میں مدد کریں۔

5- یہ ملکی یکجہتی و سالمیّت کا پرچار کریں اور ملک کے مختلف علاقوں، عقائد، مذہب اور جنس کے افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں۔

### خلاصہ

اس باب میں ہم نے وفاقی حکومت کے قیام کی اہم وجوہات، ساخت اور کام کے بارے میں وفاقی حکومت کی تین شاخوں خاص طور پر قوانین کیسے بنتے ہیں، اُن پر عملدرآمد کیسے ہوتا ہے اور عدلیہ ان کی توجیہہ کس طرح کرتی ہے تاکہ شہریوں کے حقوق کے حصول کو یقینی بنانے کے بارے میں سیکھا۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ آئین ملک کا سب سے بڑا قانون ہے، آئین میں ایک باب شہریوں کے حقوق پر ہے اور نہ صرف قانون بلکہ امن و سکون کے ساتھ رہنے کے لیے ہمیں کچھ ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہوں گی۔ ایک جمہوری معاشرے میں سیاسی پارٹیوں کے کردار کو بھی زیرِ بحث لایا گیا۔

# مشق

## الف-کثیر الانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

i- حکومت کی کتنی شاخیں ہیں؟

(الف) دو　　(ب) تین　　(ج) پانچ

ii- سینٹ کا دوسرا نام کیا ہے؟

(الف) ایوانِ زیریں　　(ب) ایوانِ بالا　　(ج) قومی اسمبلی

iii- پاکستان کی پارلیمنٹ کا رکن بننے کے لیے کم از کم کتنی عمر ہونی چاہئے؟

(الف) 25 سال　　(ب) پانچ سال　　(ج) 10 سال

iv- قومی اسمبلی کا کیا کام ہے؟

(الف) قانون نافذ کرنا　　(ب) قانون کی وضاحت　　(ج) قانون سازی

## ب-درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- آئین کیا ہے؟ آئین ملک کے لیے کیوں اہم ہے؟

2- وفاقی نظامِ حکومت کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

3- تین سیاسی پارٹیوں کے نام اور ان کے موجودہ لیڈر کے نام لکھیے۔

4- جمہوری ملک میں سیاسی پارٹیوں کے کردار کی شناخت کیجیے۔

5- پاکستان میں قانون سازی کے عمل کے اقدامات بتائیے۔

6- پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تعلقات کی وضاحت کیجیے۔

7- پاکستان کی سپریم کورٹ کو ہائی کورٹ پر کیا برتری حاصل ہے؟

8- پاکستان میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتِ حال کی وضاحت کریں اور اسے بہتر بنانے کے لیے تین تجاویز پیش کریں۔

9- وفاقی حکومت کی تین شاخوں کے نام بتائیں۔ ان کے کاموں کی فہرست بنائیں اور اب اس کا موازنہ صوبائی حکومت کے بارے میں آپ نے جو کچھ چوتھی جماعت میں پڑھا ہے، اُس سے کریں۔

10- قومی اسمبلی کے اراکین کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟

11- جمہوریت میں شہریوں کا کیا کردار ہوتا ہے؟

12- انسانی حقوق کیا ہیں؟ یہ آپ کے پاکستانی شہری ہونے کے قانونی حقوق سے کس طرح مختلف ہیں؟

13- موجودہ مسائل (جہالت، قانون اور آرڈر) کو شناخت کر کے یہ معلوم کیجیے کہ انہیں حل کرنے کے لیے حکومت کیا کر رہی ہے؟

### ج- جدول بنائیے۔

کالم الف میں وہ پانچ حقوق لکھیے جن کا آئین میں ذکر ہے اور آپ کے خیال میں سب سے اہم ہیں۔ کالم ب میں یہ لکھیے کہ یہ کیوں اہم ہیں۔ کالم ج میں یہ لکھیے کہ اگر یہ حقوق شہریوں کو نہ ملیں تو کیا ہو؟

### د- عملی کام

1- ایک چارٹ بنائیے جس میں پاکستان کی عدالتیں، اُن کے کام اور مختلف عدالتوں کے درمیان تعلقات کو دکھائیے۔

2- ایک ایسا مسئلہ منتخب کیجیے جس کا آپ کی طرح کے بچوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بتائیے کہ اس مسئلے کی وجہ سے آپ کون سے حق سے محروم ہو گئے ہیں؟ NGO یا CBO کے دفتر جائیں اور معلوم کریں کہ وہ اس مسئلے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ ان طریقوں کو شناخت کیجیے جو اس مسئلے کو بہترین طور سے حل کر سکتے ہیں؟ MPA کو خط لکھیئے جس میں اس مسئلے کو بیان کریں اور اُن سے پوچھیں کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

3- شہریوں کو اپنے ملک کو اچھی طرح جاننا چاہیے۔ ایک کتابچہ بعنوان ''میرا ملک'' بنائیے۔ کتابچہ بنانے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں:

☆ اپنے ملک کا نقشہ بنائیں یا بنا بنایا نقشہ چپکائیں۔ نقشے پر وفاقی اکائیوں کی حدود لائنوں کے ذریعے دکھائیں۔ ہر ایک کا نام لکھیں اور ان کے دارالخلافہ کا نام بھی لکھیں۔

☆ اپنے ملک کا جھنڈا بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

☆ ڈرائنگ کر کے یا تصویر چپکا کر قومی لباس میں ملبوس مرد، عورت اور بچہ دکھائیں۔

☆ تین مشہور عمارتوں کی تصویر چسپاں کریں یا بنائیں۔ بلڈنگ کا نام لکھیں اور 2، 3 جملوں میں اُس کی شہرت کی وجہ بتائیں۔

☆ دس روپے کا نوٹ چپکائیں یا پنسل سے بنائیں۔ اُس پر موجود ڈرائنگ کی وضاحت کریں۔

☆ آپ کو شہری کی حیثیت سے جو حقوق حاصل ہیں، اُن میں سے کسی دو کو منتخب کریں۔ ان حقوق کے حوالے سے آپ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ لکھیے۔

☆ پاکستان کا شہری ہونے کی حیثیت سے کیا بات آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ لکھیے۔

4- تصاویر اور مضامین کی مدد سے ایک تراشوں کی کتاب بنائیے جس میں شہریوں کو لوگوں کے مسائل حل کرنے کے کام کرتے دکھایا گیا ہو۔ آپ اپنے محلے/ علاقے میں مسائل حل کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ آپ نے جو حل شناخت کیے ہیں، اس میں سے کسی ایک پر عملدرآمد کیجیے۔ آپ اپنے ہم جماعتوں کی بھی اپنے ساتھ کام کرنے میں حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔

باب 13

# مہم جو اور مہم جوئی

## حاصلاتِ تعلم

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- مہم جوئی کی وجوہات کی وضاحت کریں۔

2- ماضی کے کلیدی مہم جوئی اور مہم جو کو شناخت کریں۔

(مارکو پولو، ابنِ بطوطہ، کرسٹوفر کولمبس، نیل آرم اسٹرانگ، واسکوڈے گاما وغیرہ)

3- ماضی کی مہم جوئی کے اثرات کو شناخت کریں۔

4- دنیا کے نقشے پر کسی ایک مسافر کا راستہ تلاش کریں۔

5- ماضی کے مہم جو کو مہم جوئی پر کس نے آمادہ کیا؟

6- کسی بھی مہم جو کے تجربے کا ایک تیسرے شخص کی حیثیت سے اکاؤنٹ بنائیں۔

7- اپنی پسند کے مہم جو کی کامیابیاں اور مسائل کی وضاحت کریں۔

8- مستقبل میں مہم جوئی کے علاقوں کی پیشن گوئی کریں اور یہ بتائیں کہ اُن کے نتیجے میں کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی؟

# مہم جو اور مہم جوئی

تاریخ بتاتی ہے کہ لوگوں کو ہمیشہ سے یہ تجسس اور جستجو رہی کہ پہاڑیوں کے پیچھے کیا ہے، دوسرے ملکوں میں لوگ کس طرح رہتے ہیں، چاند پر جائیں تو وہاں کیا ہوگا؟ ابتداء ہی سے ایسے لوگ موجود ہیں جو نئی جگہوں پر اُن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ ان لوگوں کو مہم جو کہتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ مہم جو لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ بہادر مرد اور عورتیں جو نامعلوم مقامات پر علم اور دولت کی تلاش میں گئے، آجکل بھی لوگوں نے مہم جوئی کو جاری رکھا ہوا ہے اور علم کے مختلف میدانوں میں نئی دریافتیں کر رہے ہیں۔

## لوگ مہم جوئی کیوں کرتے ہیں؟

کئی وجوہات کی بناء پر لوگ مہم جوئی کے لیے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(i) **تجارت:** کئی ملکوں کے حکمران مہم جوئی کی حوصلہ افزائی اس امید پر کرتے ہیں کہ شاید اُنھیں تجارت کے لیے نئے حصے دار، نئے راستے اور نئی چیزیں حاصل ہو جائیں۔ واسکوڈے گاما اور کرسٹوفر کولمبس اس کی مثالیں ہیں۔

(ii) **سونا:** اکثر مہم جو امیروں اور خزانوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب سولھویں صدی کے ہسپانوی فاتحوں نے امریکہ فتح کیا تو اس وقت وہ سونے اور چاندی کی تلاش میں نکلے تھے۔

(iii) **سائنس:** کئی مرتبہ مہم جو سائنسدان ہوتے ہیں جو قدرت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی امید میں مہم جوئی کرتے ہیں۔ وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ شاید اُنھیں نئی قسم کے جانور یا پودے مل جائیں۔

(iv) **زمین:** کئی مہم جو جس زمین کو دریافت کرتے ہیں، اُس پر اپنے ملک کے نام کا حق جتاتے ہیں۔ اسپین، پرتگال اور برطانیہ نے مہم جوئی کے زمانے میں بڑے بڑے حکمرانوں کو حیران کر دیا۔

(v) **رکاوٹیں:** کئی مہم جو اپنی ذاتی صلاحیتوں کی آزمائش اور دنیا میں سب سے پہلے کچھ کرنا چاہتے تھے۔ اس قسم کے مہم جو میں وہ لوگ شامل ہیں جنھوں نے قطب شمالی اور قطب جنوبی، سب سے اونچے پہاڑ ایورسٹ اور چاند پر جانے کی دوڑ لگائی۔

**کیا آپ کو معلوم ہے؟**

مہم جوئی یا دریافت کا زمانہ 17-15 بعد از مسیح کا زمانہ ہے۔ اس عرصے کے دوران یورپ کے بہت سے ممالک مہم جو نئی زمین، تجارتی راستوں، خزانوں اور اپنے ملک کی حدود میں اضافے کے لیے بھیجے۔ اس عرصے کے دوران زیادہ تر دنیا کا نقشہ بن چکا تھا اور دنیا کی کئی تہذیبوں نے ایک دوسرے سے رابطہ کر لیا تھا۔

**سرگرمی:** ماضی میں کس چیز نے مہم جوئی کی حوصلہ افزائی کی؟ آج مہم جو کس بات کی وجہ سے مہم جوئی پر آمادہ ہیں؟

# دنیا کے مشہور مہم جو

اگلے چند صفحات میں ہم مشہور مہم جو کے بارے میں سیکھیں گے جن میں مارکو پولو، ابنِ بطوطہ، کرسٹوفر کولمبس، واسکوڈے گاما، ایڈمنڈ ہلیری اور نیل آرم اسٹرانگ شامل ہیں۔

## مارکو پولو
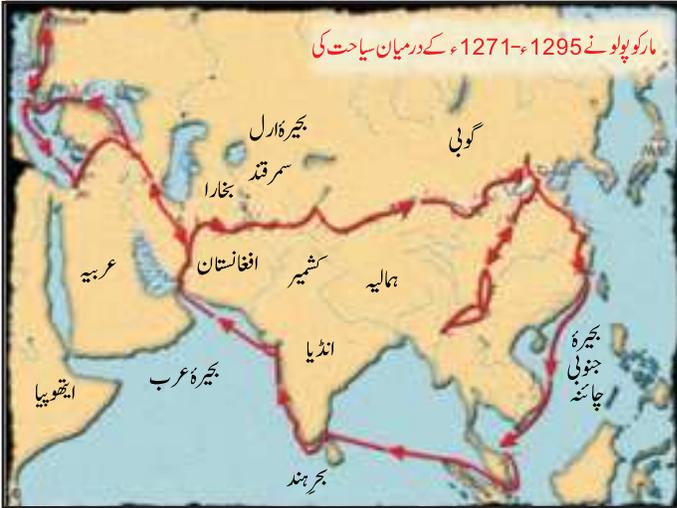
**مارکو پولو**

**پیشہ:** مہم جو اور سیاح

**پیدائش:** اٹلی کے شہر وینس میں 1254ء

**وفات:** 8 جنوری 1324ء اٹلی کے شہر وینس میں

**وجہِ شہرت:** چین اور مشرقِ بعید میں سفر کرنے کے لیے مشہور ہے۔

مارکو پولو تاجر اور مہم جو تھا جس نے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ مشرقِ بعید اور چین کے سفر میں گزارا۔ زیادہ تر یورپ جو کچھ قدیم چین کے بارے میں جانتا ہے، اُس کی بنیاد مارکو پولو کی کہانیاں ہیں۔

وینس ایک امیر تجارتی شہر تھا اور مارکو کے والد تاجر تھے۔ اُن دنوں میں کئی لوگ چین کا سفر نہیں کرتے تھے۔ مارکو کے والد اور چچا چاہتے تھے کہ وہ کوئی نئی چیز آزمائیں۔ وہ چاہتے تھے کہ چین جائیں اور چین سے چیزیں لے کر سیدھے وینس آئیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ اس طرح اپنی قسمت بنا سکتے ہیں۔

وہ 1260ء میں چین گئے اور 9 سال بعد 1269ء میں واپس آئے۔ چند سال بعد 1271ء میں وہ واپس چین گئے تو مارکو بھی اُن کے ساتھ گیا۔ اُس کے تین سال بعد وہ چین کے حکمران قبلائی خان کی عدالت میں پیش ہوئے۔ راستے میں مارکو نے یروشلم کے مقدس شہر، کوہِ ہندوکش، فارس، صحرائے گوبی جیسے مقامات کی سیر کی۔ وہ مختلف لوگوں سے ملا اور کئی خطرات سے کھیلا۔

مارکو کئی سال چین میں رہا اور اُس نے وہاں کی زبان بولنا سیکھ لیا۔ وہ قبلائی خان کے پیغام رساں اور مخبر کی حیثیت سے پورے چین میں گھوما، یہاں تک کہ وہ چین کے دور دراز جنوبی علاقوں میں وہاں تک گیا جہاں اب مانیمار اور ویت نام ہیں۔ ان مقامات پر قیام کے دوران اُس نے اُن مقامات، لوگوں اور ان کی ثقافت کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ اُس نے بہت سے ایسے مقامات اور چیزیں دیکھیں، جنھیں اس سے پہلے یورپ میں کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ ہر چیز کھانوں سے لے کر انسانوں اور جانوروں جیسے کہ بن مانس اور راہینو تک اس کے لیے نئے اور دلچسپی کا باعث تھے۔ وہ چین کے شہروں کی دولت، عیش وعشرت اور قبلائی خان کی عدالت سے بہت متاثر ہوا۔

بیس سال بعد وہ اپنے چچا اور والد کے ساتھ 1295ء بعد از مسیح وینس واپس آ گیا۔ اس کے آنے کے چند سال بعد وینس نے گینوا سے جنگ لڑی۔ مارکو گرفتار ہوا۔ اپنی اسیری کے دوران اُس نے ایک مصنف سے اپنے سفر کی کہانیاں لکھوائیں جو ''دی ٹریولز آف مارکو پولو'' نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئیں۔ یہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا اور پورے یورپ نے اُسے پڑھا۔ قبلائی خان کے زوال کے بعد منگ ڈائی تاشی نے چین سنبھالا۔ وہ غیر ملکیوں کو شک کی نظر سے دیکھتے اور ان پر اعتبار نہیں کرتے تھے۔ اس لیے چین کے بارے میں بہت تھوڑی معلومات تھیں جس کی وجہ سے مارکو پولو کی کتاب اور زیادہ مقبول ہوگئی۔

**سرگرمی:** نقشہ دیکھیے جس میں مارکو پولو کا سفر دکھایا گیا ہے۔ آج کل کی دنیا کا نقشہ دیکھ کر اُن تمام مقامات کے نام لکھیے جہاں مارکو پولو گیا تھا۔
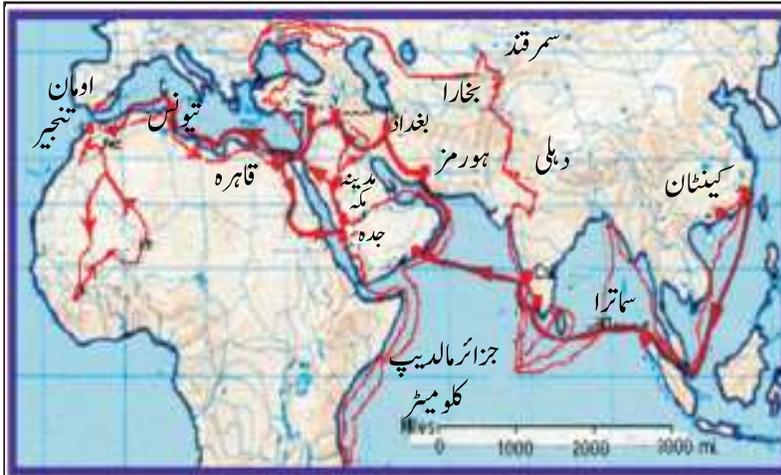
## ابنِ بطوطہ

**پیشہ:** مہم جو اور سیاح

**پیدائش:** تنجیر، مراکش 1304ء میں

**وفات:** 1377ء مراکش میں

**وجہ شہرت:** 25 سال کے دوران دنیا کے تمام برِاعظموں کے درمیان سیاحت کے لیے بہت مشہور ہے۔

محمد ابنِ عبداللہ ابنِ بطوطہ کا تعلق بربر قبیلے سے تھا اور اُس کا دنیا کے بہت عظیم سیّاحوں میں شمار ہوتا ہے۔ 1325ء میں جب وہ 21 سال کا تھا تو مکّہ حج کرنے گیا۔ اُس نے شمالی افریقی ساحل کا سفر کیا۔ راستے میں اُسے الجیریا اور تیونس سے گزرنا پڑا۔ 1326ء میں ابنِ بطوطہ مصر پہنچا جہاں سے وہ شام گیا جہاں وہ مدینہ جانے والے ایک کاروان کے ساتھ شامل ہوگیا۔ مقدس شہر میں تھوڑے دن کے قیام کے بعد اُس نے مکّہ جا کر حج کیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے: ابن بطوطہ نے دنیا کے گرد 1,20,000 کلو میٹر سفر کیا

ابنِ بطوطہ چاہتا تھا کہ وہ کھوج لگائے، سیکھے، کتابیں لکھے اور پڑھائے۔ مکّہ کے بعد اُس نے 25 سال تک سفر کیا۔ ان پچیس سالوں میں اُس نے اس وقت کی مسلمان دنیا کے تمام مقامات اور غیر مسلم علاقے دیکھے۔ اُس کے سفر میں مشرقی یورپ، مشرقِ وسطیٰ، جنوبی ایشیا، سینٹرل ایشیا، جنوب مشرقی ایشیا اور چین شامل تھے۔ اُس نے دہلی کا سفر اس وقت کیا، جب انڈیا میں محمد تغلق کی حکمرانی تھی۔ ابنِ بطوطہ کیونکہ اسلامی فقہ کا قانونی ماہر تھا، اس لیے بادشاہ نے اُسے قاضی بنا دیا۔

**سرگرمی:** دنیا کے نقشے پر اُن تمام مقامات پر نشان لگایئے جہاں ابنِ بطوطہ گیا تھا۔

## کرسٹوفر کولمبس

وہ راستہ جو کرسٹوفر کولمبس نے بحری سفر کے دوران اختیار کیا
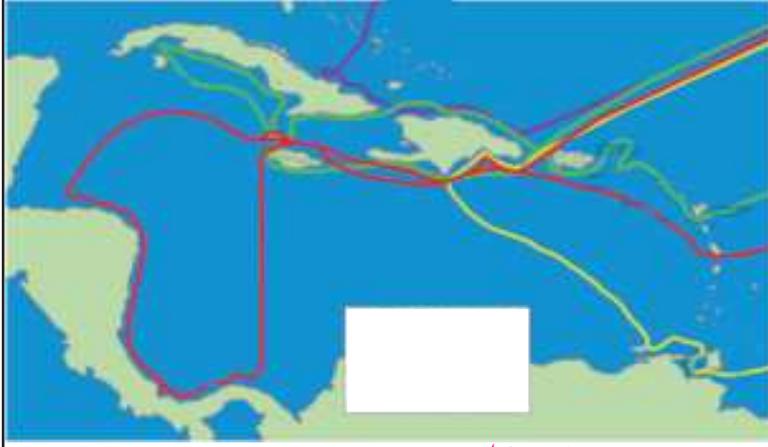
کرسٹوفر کولمبس

**پیشہ:** مہم جو
**پیدائش:** 1451ء اٹلی کا شہر جنیوا
**وفات:** 20 مئی 1506ء
**وجۂ شہرت:** امریکہ کی دریافت

کرسٹوفر کولمبس وہ مہم جو ہے جس کے سر امریکہ کی دریافت کا سہرا جاتا ہے۔ یقیناً اُس وقت امریکہ میں لوگ رہتے تھے جنہیں ہم پیدائشی امریکی کہتے ہیں۔ اس سے پہلے دوسرے یورپین بھی امریکہ جا چکے تھے، لیکن یہ کولمبس کا بحری سفر تھا جس نے مہم جوئی کا آغاز کیا اور امریکہ کو نئی آبادی بنانے کا عمل شروع کیا۔

کولمبس لسبون میں تجارت کرتا تھا۔ وہیں اُس نے نقشے بنانا سیکھا اور بحری جہاز پر سفر یا جہاز رانی شروع کی۔ کولمبس اور اُس کا بھائی بارتھولومیو جانتے تھے کہ چائنا اور مشرقی ایشیا میں بہت زیادہ امیر لوگ رہتے ہیں۔ لیکن سڑک کے ذریعے سفر کرنا خطرناک تھا اور جہاز کے ذریعے افریقہ جانا بہت طویل لگتا تھا۔ کولمبس سمجھتا تھا کہ وہ بحرِ اوقیانوس کو عبور کر کے سیدھا چین پہنچ جائے گا، لیکن اُس کا یہ خیال غلط نکلا۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان ایک اور سرزمین امریکہ موجود تھی۔

کولمبس کو اپنی جہاز رانی کے اخراجات ادا کرنے کے لیے کسی کو آمادہ کرنے میں سالوں لگے۔ آخرکار اُس نے اسپین کی ملکہ ایزابیلا اور شہنشاہ فرنانڈیس کو اخراجات اٹھانے کے لیے قائل کر لیا۔

اُس نے تین جہازوں نینا، پنٹا اور سانتا ماریہ 12 اگست 1492ء کو ساتھ لے کر سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ بحری سفر لمبا اور مشکل تھا۔ اس کے آدمیوں نے اُسے دھمکی دی کہ اگر وہ واپس نہ آیا تو وہ بغاوت کر دیں گے۔ کولمبس نے وعدہ کیا کہ اگر دو دن میں اُسے زمین نہ ملی تو وہ واپس آ جائے گا۔ 12 اکتوبر 1492ء کو زمین نظر آ گئی۔ یہ باہاما میں ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا، جس کا نام کولمبس نے سان سیلواڈر رکھا۔ وہ وہاں جن لوگوں سے ملا، انھیں اُس نے 'انڈین' کہا کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ وہ انڈیا کے ساحلی جزیرے پر پہنچا ہے۔

اسپین واپس آیا تو کولمبس کا استقبال ایک ہیرو کی طرح ہوا۔ اس نے اسپین کے بادشاہ کو وہاں سے لائی ہوئی چیزیں ٹرکی (ایک قسم کا مرغ)، انناس اور کچھ لوگ جنہیں پکڑ کر وہاں سے لایا تھا، پیش کیے۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اُس نے اس کے آئندہ کے

اخراجات بھی دے دیئے۔ پہلے سفر کے بعد کولمبس نے امریکہ کے مزید تین سفر کیے۔ اُس نے کریبین اور امریکہ کی اصل سرزمین کو بھی دیکھا۔ 20 مئی 1506ء کولمبس وفات پا گیا۔ اُس کا خیال تھا کہ اُس نے بحرِ اوقیانوس پار کر کے ایشیا جانے کا مختصر راستہ تلاش کیا ہے۔ اسے یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ اُسے جو زمین ملی ہے، وہ امریکہ ہے۔

## واسکوڈے گاما

واسکوڈے گاما پرتگال کے ایک چھوٹے سے قصبے سائنز میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ محافظ اور مہم جو تھا۔ وہ اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلا اور جلد ہی بادشاہ کے نام پر بحری جہازوں کا سربراہ بن گیا۔

انڈیا کے مصالحے یورپ میں بہت مشہور تھے لیکن یورپ سے انڈیا آنے کے لیے خشکی کا صرف ایک راستہ تھا۔ یہ ایک لمبا اور مہنگا سفر تھا۔ پرتگال کے بادشاہ نے سوچا کہ اگر اُسے بحری جہاز کے ذریعے انڈیا جانے کا راستہ مل جائے تو وہ انڈیا سے مصالحے کی تجارت شروع کر کے امیر ہو جائے گا۔

بارتھولو میو ڈائس نامی مہم جو نے افریقہ کی نوک پر واقع کیپ آف گڈ ہوپ دریافت کی۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ کیپ کے گرد شاید انڈیا جانے کا کوئی راستہ ہو لیکن کئی لوگوں کو اس پر یقین نہیں تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ بحرِ ہند، بحرِ اوقیانوس سے نہیں ملتا۔

واسکوڈے گاما کو شہنشاہ نے ایک بحری بیڑہ دے کر یہ کہا کہ وہ افریقہ کے گرد چکر کاٹ کر انڈیا جانے کا تجارتی راستہ تلاش کرے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ راستے میں اگر کوئی اور تجارتی مواقع ہوں تو وہ انھیں بھی تلاش کرے۔ واسکوڈے گاما 8 جولائی 1497ء کو 170 آدمیوں اور 4 بحری جہازوں کو لے کر لسبن، پرتگال سے پہلے بحری سفر پر نکلا۔

مہم جو نے افریقہ کی جنوبی نوک کے گرد کیپ آف گڈ ہوپ پر 22 نومبر کو چکر کاٹا۔ اس کے بعد وہ شمال کی طرف افریقہ کے ساحل پر گئے۔ وہ تجارتی بندرگاہوں بشمول ممباسا اور مالندی پر راستے میں رُکے۔ مالندی پر انھیں ایک مقامی گائیڈ ملا جو انڈیا جانے کا راستہ جانتا تھا۔ مون سون کی ہواؤں کی مدد سے اُنھوں نے بحرِ ہند کراس کیا اور ایک مہینے سے بھی کم دنوں میں انڈیا میں کالی کٹ پہنچ گئے۔

انڈیا سے واپس پرتگال کا بحری سفر خطرناک تھا۔ کیونکہ واپس آنے میں بہت دن لگے، اس لیے جہاز پر سوار عملے میں سے آدھا عملہ اسکروی کی بیماری کی وجہ سے موت کا شکار ہوگیا۔ واپسی پر اُسے ہیرو کی طرح خوش آمدید کہا گیا کیونکہ اُس نے ضرورت کے مطابق انڈیا جانے کا تجارتی راستہ تلاش کرلیا تھا۔ واسکوڈے گاما نے انڈیا کے لیے دو اور بحری بیڑوں کی سربراہی کی۔ دوسرا سفر فوجی مہم تھا۔ اُس نے عرب بحری جہازوں کو پکڑا اور پرتگالی نیوی کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اس کا تیسرا بحری سفر انڈیا میں وائسرائے کے طور پر حکمرانی کے لیے تھا لیکن وہ انڈیا آتے ہی ملیریا میں مبتلا ہوکر وفات کرگیا۔

**سرگرمی:** واسکوڈے گاما نے یورپ سے انڈیا جانے کا جو سمندری راستہ معلوم کیا تھا، اس کا اثر (الف) یورپ پر (ب) انڈیا پر بتایئے۔

**دلچسپ حقائق:** چاند پر واسکوڈے گاما نامی آتش فشاں موجود ہے

## سر ایڈمنڈ ہلیری

سر ایڈمنڈ ہلیری ایک مہم جو اور پہاڑ کی چوٹی سر کرنے والے تھے۔ شرپا ٹینزنگ نورگے کے ساتھ مل کر اُنھوں نے سب سے پہلے ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کے سب سے بڑے پہاڑ کی چوٹی کو سر کیا۔

سر اینڈ منڈ ہلیری اور شرپا ٹینزنگ نورگے

**پیشہ:** مہم جو اور پہاڑ کی چوٹی سر کرنے والا

**پیدائش:** 20 جولائی 1919ء، آک لینڈ نیوزی لینڈ

**وفات:** 11 جنوری 2008ء آک لینڈ، نیوزی لینڈ میں

**وجہ شہرت:** سب سے پہلے ایورسٹ کی چوٹی سر کی

ایڈمنڈ ہلیری نیوزی لینڈ میں پیدا ہوا۔ 16 سال کی عمر سے وہ پہاڑوں کی چوٹی سر کرنے میں دلچسپی لینے لگا اور 20 سال کی عمر میں اُس نے پہلے بڑے پہاڑ کو سر کیا۔ اُس نے اپنے کھوج لگانے کے شوق کو جاری رکھا اور آئندہ سالوں میں کئی پہاڑ سر کیے۔

1953ء میں برطانویوں کو ماؤنٹ ایورسٹ کی سرکوبی کی کوشش کرنے کی اجازت مل گئی۔ نیپال کی حکومت ہر سال صرف ایک مہم جو کو جانے کی اجازت دیتی تھی، اس لیے یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ مہم جوئی کے لیڈر جان ہنٹ نے ہلیری سے چوٹی سر کرنے میں شامل ہونے کے لیے کہا۔

جب ماؤنٹ ایورسٹ جیسی اونچی چوٹی کو سر کرنا ہو تو آدمیوں کی بہت بڑی تعداد درکار ہوتی ہے۔ مہم میں چار سو سے زیادہ افراد شامل تھے۔ انھوں نے پہاڑ کو مختلف مراحل میں سر کیا۔ ہر چند ہفتے بعد بلندی پر موجود کیمپ میں جاتے تھے اور پھر وہاں بلندی سے مانوس ہونے کے لیے رُکتے تھے۔ ہر مرحلے پر کم سے کم لوگ چوٹی سر کرنے جاتے تھے۔ جب وہ آخری کیمپ میں پہنچے تو وہاں چوٹی سر کرنے کے لیے دو ٹیم منتخب کی گئیں۔ ایک ٹیم ایڈمنڈ ہلیری اور شرپا ٹینزنگ نورگے پر مشتمل تھی اور دوسری ٹیم میں ٹام بورڈیلون اور چارلس ایوانس شامل تھے۔ چارلس ایوانس اور ٹام بورڈیلون کی ٹیم نے سب سے پہلے کوشش کی لیکن وہ چوٹی پر جانے میں ناکام رہے۔ وہ 300 فٹ تک گئے لیکن اُنھیں واپس آنا پڑا۔

آخر کار 28 مئی 1953ء کو ہلیری اور ٹینزنگ کی باری آئی کہ وہ چوٹی پر جانے کی کوشش کریں۔ وہ مشکلات میں پھنس گئے، جس میں 40 فٹ کی ایک پہاڑ کی دیوار تھی جو آج ''ہلیری کے قدم'' کہلاتی ہے۔ بالآخر وہ چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ سب سے پہلے دنیا کی سب سے بلند چوٹی پر پہنچے۔ کیونکہ وہاں ہوا بہت کم تھی، اس لیے وہ صرف چند منٹ وہاں رہے اور واپس آ کر دنیا کو اپنی اس کامیابی سے آگاہ کیا۔

ماؤنٹ ایورسٹ

## نیل آرم اسٹرانگ

نیل کو ہوائی جہاز اڑانے کا شوق اوائل عمری میں اس وقت شروع ہوا، جب اس کے والد اسے ایک ہوا بازی کا مظاہرہ دکھانے لے گئے، جب ہی سے اُس نے پائلٹ بننے کو اپنا مقصد بنا لیا۔ پندرہ سال کی عمر میں اُسے پائلٹ کا لائسنس مل گیا۔

آرم اسٹرانگ نے ایرو اسپیس انجینئرنگ میں پُردو یونیورسٹی سے بیچلر کی ڈگری حاصل کر لی۔ اس کے بعد اُس نے یونیورسٹی آف ساؤتھرن کیلیفورنیا سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ کالج میں تعلیم کے دوران نیل کو نیوی نے بلا لیا اور وہ لڑاکا طیارے کا پائلٹ بن گیا۔ وہ کوریا کی جنگ میں لڑا جہاں اُس نے لڑاکا طیاروں کو ایئر کرافٹ کیریئر میں سے اڑایا۔ ایک مقام پر اس کے جہاز کا دشمنوں نے نشانہ بنایا، لیکن وہ بہ حفاظت جہاز سے باہر آ گیا اور بچا لیا گیا۔

نیل آرم اسٹرانگ

پیشہ: خلاء بازی

پیدائش: 5/اگست، 1930ء میں واپا کونیٹا، اُوہیو، یو ایس اے

وفات: 25/اگست 2012ء، سنسناتی، اوہیو

وجۂ شہرت: چاند پر چہل قدمی کرنے والا سب سے پہلا انسان
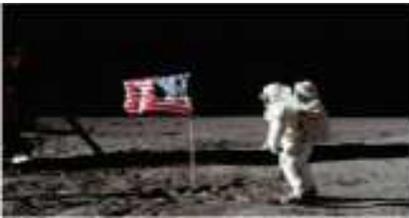
کالج سے گریجویشن کے بعد آرم اسٹرانگ آزمائشی پائلٹ بن گیا۔ وہ ہر قسم کے تجرباتی جہاز اڑا کر یہ آزمائش کرتا تھا کہ وہ کتنے اچھے اُڑتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک لیکن پُرجوش نوکری تھی۔ اُس نے اپنے کیریئر میں مختلف قسم کے 200 سے زیادہ جہاز اڑائے۔ آرم اسٹرانگ نے خلاء باز بننے کے لیے ستمبر 1962ء میں درخواست دی۔ وہ ناسا کے خلاء باز کورپس کے لیے منتخب ہو گیا۔ اُسے بہت سخت جسمانی آزمائشوں سے گزرنا پڑا جن میں کامیاب ہو کر وہ ناسا کا خلاء باز بن گیا۔

ایڈون ایلڈرن اور امریکی جھنڈا

23 دسمبر 1968ء کو نیل کو اپالو 11 کی کمانڈ دی گئی۔ یہ انسان کا پہلی مرتبہ چاند پر اُترنا تھا۔ یہ پورے ریاست ہائے متحدہ کے لیے ایک پُرجوش وقت تھا۔ ریاست ہائے متحدہ سوویت یونین سے چاند پر پہلا انسان بھیجنے کی دوڑ لگا رہا تھا۔ اگر پرواز کامیاب رہی تو نیل آرم اسٹرانگ چاند پر جانے والا پہلا انسان ہوگا۔

کئی مہینے مشق اور تیاریاں کرنے کے بعد اپولو 11 خلائی جہاز 16 جولائی 1969ء کو فلوریڈا کے خلائی مرکز سے تین خلا بازوں نیل آرم اسٹرانگ، ایڈون ایلڈرن اور مائیکل کولنس کو لے کر خلائی سفر پر روانہ ہوا۔ اس پرواز میں ایک خوفناک لمحہ اُس وقت آیا جب

نیل آرم اسٹرانگ کو اپنے ہاتھوں کے ذریعے خلائی جہاز کو چاند پر اتارنا تھا۔ یہ منصوبے میں شامل نہیں تھا اور اگر خلائی جہاز کو اترنے میں دیر لگتی تو عملے کو ایندھن کی کمی کا شکار ہونا پڑتا۔ خلائی جہاز کامیابی سے چاند پر اُتر گیا۔

سب سے پہلے نیل آرم اسٹرانگ باہر نکلا اور چاند پر چہل قدمی کی۔ یہ 21 جولائی 1969ء کا تاریخی دن تھا۔ نیل نے کہا: ''یہ انسان کے لیے ایک چھوٹا سا قدم ہے، انسانیت کے لیے یہ ایک دیوہیکل چھلانگ ہے۔ وہ چاند پر 21 گھنٹے رہے۔ اُنھوں نے چاند کے پتھر زمین پر لانے کے لیے جمع کیے۔ جب ''ایگل'' نامی قمری ماڈیول چاند پر تھا تو تیسرے خلاء باز مائیکل کولن نے چاند کے گرد چکر لگائے۔ یہ خلاء باز جواب ہیرو بن چکے تھے، 24 جولائی کو واپس زمین پر آئے۔

اپولو 11 قمری ماڈل، ایگل چاند پر

| کیا آپ جانتے ہیں؟ | 6 لاکھ افراد نے ٹی وی کے ذریعے انسان کو چاند پر چلتے ہوئے دیکھا۔<br>نیل آرم اسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن کے قدموں کے نشان ابھی تک چاند پر موجود ہیں |
|---|---|

## ثمینہ خیال بیگ

ثمینہ خیال بیگ

**پیشہ:** مہم جو اور کوہ پیما

**پیدائش:** 19 ستمبر 1990ء ہنزہ، پاکستان

**وجۂ شہرت:** پہلی پاکستانی خاتون جنھوں نے 19 مئی 2013ء کو ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا

ماؤنٹ ایورسٹ کے راستے کا عکس

ثمینہ خیال بیگ 19 ستمبر 1990ء کو گلگت بلتستان میں ہنزہ کے گاؤں شمشال میں پیدا ہوئی۔ اُنھوں نے کوہ پیمائی کا آغاز اُس وقت کیا جب وہ صرف 4 سال کی تھیں۔ پندرہ سال کی عمر سے اُنھوں نے اپنے بھائی مرزا علی سے کوہ پیمائی کی تربیت حاصل کرنا شروع کی۔ 2009ء میں وہ پیشہ ور کوہ پیما بن گئیں۔ 2010ء میں انھوں نے چاشکن سار کی چوٹی (6000 میٹر سے زیادہ بلند) پاکستان میں سر کی جسے بعد میں ثمینہ کی چوٹی کا نام دیا گیا۔ وہ 2011ء میں 'کوہِ بروبار' (ماؤنٹ ایکویلٹی) کی چوٹی پر پہنچیں۔ یکم اپریل 2013ء کو ثمینہ بیگ اور ساتھیوں نے ماؤنٹ ایورسٹ کو جنوبی جانب سے سر کرنا شروع کر دیا۔ چوٹی کو سر کرنے میں 48 دن لگے۔ کوہ پیماؤں کو اپنا مقصد ایڈمنڈ ہلیری اور شرپا ٹینزنگ کے سب سے پہلے ایورسٹ کی چوٹی سر کرنے کے چھٹی سالگرہ والے دن حاصل ہوا۔ اس سے وہ دنیا کی سب سے بڑے پہاڑ کی چوٹی سر کرنے والی پہلی خاتون بن گئیں۔ اس طرح وہ ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والی دنیا

کی سب سے کم عمر خاتون بن گئیں۔2013ء میں ثمینہ بیگ اور اُن کے بھائی مرزا علی نے دنیا کے ہر برِّ اعظم کی ایک ایک چوٹی یعنی کل 7 چوٹیاں سر کرنے کا فیصلہ کیا۔اُنھوں نے اپنے اس ارادے کو ساتوں پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کر کے حاصل کرلیا۔ 6961 میٹر بلند جنوبی امریکہ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی ماؤنٹ ایکونکا گوا جو ارجنٹینا میں ہے، ماؤنٹ ونسن جو انٹارٹیکا میں4892 میٹر کی بلندی پر ہے جو سیارۂ زمین کا آخری جنوبی خطہ ہے۔ ماؤنٹ ایورسٹ جو نیپال (ایشیا) میں 8848 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ ماؤنٹ کلیمانجارو تنزانیہ (افریقہ) میں 5895 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔انڈونیشیا کی ماؤنٹ پن کاک جایا جو4884 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ماؤنٹ میک کنلے ،جو الاسکا، شمالی امریکہ میں ہے 6194 میٹر کی بلندی پر واقع ہے اور یورپ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی جو روس میں 5642 میٹر بلند ماؤنٹ ایلبرس ہے۔

ثمینہ خیال بیگ ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی پر پاکستان کا جھنڈا لہرا رہی ہے

## خلاصہ

اس باب میں ہم نے کھوج لگانا یا مہم جوئی کے عام اسباب مثلاً تجارت، دولت کا حصول، قدرت کے بارے میں مزید جاننا، زمین حاصل کرنا اور اپنی ذات کو چیلنج کرنا سیکھا۔ہم نے ماضی اور حال کے چند اہم مہم جو،اُن کی مہم جوئی کے لیے آمادگی اور اُن کی مہم جوئی کے اثرات کے بارے میں سیکھا۔

**ہدایات برائے اساتذہ:** اس باب کی تدریس کے دوران آپ طلبہ سے درج ذیل باتوں پر گفتگو کیجیے:

☆ جدید مہم جو اور ابتدائی مہم جو دونوں میں کچھ یکسانیت پائی جاتی ہے اور کچھ باتیں مختلف ہیں۔

ان میں یکسانیت یہ ہے کہ وہ نامعلوم مقامات کو معلوم کر رہے تھے اور زندگی کے ثبوت دیکھنے کے لیے کھوج لگا رہے تھے۔

ان میں فرق یہ ہے کہ اُن کے پاس ہتھیار اور ٹیکنالوجی مختلف تھی اور وہ مختلف مقامات یا علاقوں کا کھوج لگا رہے تھے۔

☆ ابتدائی مہم جو اور موجودہ مہم جو دونوں ہی نے اُن زمینوں کا کھوج لگایا جو اس سے پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھیں۔اُنھوں نے نامعلوم مقامات کا کھوج اُن چیزوں کے لیے لگایا جن کے بارے میں نہ ہی ہمیں پتہ ہے اور نہ ہی وہ ہمارے پاس ہیں۔اُنھوں نے پودوں اور جانوروں کی زندگی کے بارے میں کھوج لگایا۔

جدید مہم جو کو ابتدائی مہم جو کے مقابلے میں کچھ فوائد حاصل ہیں۔ان کے پاس بہت زیادہ بہتر ٹیکنالوجی ہے۔ یہ بھی مختلف علاقوں کا کھوج لگاتے ہیں۔انھیں علیحدہ مقامات کا کھوج اس لیے لگانا پڑتا ہے کیونکہ ابتدائی زمانے کے مہم جو اُن علاقوں کو پہلے ہی دریافت کر چکے ہیں اور وہ اب اچھی طرح آباد اور ترقی یافتہ ہیں۔

# مشق

## الف۔کثیر الانتخابی سوالات۔

1. ہر سوال کے تین ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر ( ✓ ) کا نشان لگائیے۔

i- کرسٹوفر کولمبس کہاں پیدا ہوا؟

(الف) امریکہ (ب) چین (ج) اٹلی

ii- جب ابنِ بطوطہ نے تنجیر کو چھوڑا تو وہ کہاں جانا چاہتا تھا؟

(الف) چین (ب) انڈیا (ج) مکّہ

iii- مارکو پولو کس کے ساتھ چین گیا؟

(الف) بھائی اور والد (ب) ماں اور والد (ج) والد اور چچا

iv- کولمبس سمجھتا تھا کہ وہ سیدھا چین ............ کو پار کر کے جا سکتا ہے۔

(الف) بحرالکاہل (ب) بحرِ اوقیانوس (ج) بحرِ ہند

v- واسکوڈے گاما نے انڈیا تک کتنی بار جہاز رانی کی؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین

## ب۔درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

1- مہم جوؤں کے نام بتائیں اور اُن کی مہم جوئی کی وجوہات بیان کریں۔

2- کرسٹوفر کولمبس کے امریکہ تک جہاز رانی کے کیا اثرات ہوئے؟

3- آپ کے خیال میں مستقبل میں مہم جوئی کون سے علاقوں میں کی جا سکتی ہے؟ اور آپ کے خیال میں اس مہم جوئی کے نتیجے میں کیا تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں؟

4- کسی ایک مہم جُو کا انتخاب کیجیے اور اُسے پیش آنے والی مشکلات یا مسائل اور کامیابیوں کی وضاحت کیجیے۔

ج- جدول بنائیے۔

| مہم جُو کا نام | کس ملک سے تعلق ہے | اُنھوں نے کیا کام کیا؟ | کس نے انہیں مہم جوئی کی ترغیب دی؟ | اُنھیں کیا مسائل درپیش ہوئے؟ | ان کی مہم جوئی کا نتیجہ کیا نکلا؟ |
|---|---|---|---|---|---|
| مارکوپولو | | | | | |
| ابنِ بطوطہ | | | | | |
| کرسٹوفر کولمبس | | | | | |
| واسکوڈے گاما | | | | | |
| نیل آرم اسٹرانگ | | | | | |

د- عملی کام

1- دنیا کے نقشے پر اپنی پسند کے کسی ایک مہم جو کے سفر کا راستہ دکھایئے۔

2- تصور کیجیے کہ آپ ایک نیوز پیپر/ میگزین کے رپورٹر کی حیثیت سے کسی ایک مہم جُو کی مہم سر کرنے کی کہانی پر مضمون لکھ رہے ہیں۔ کہانی میں اُس مہم جو کی کہانی جس میں اہم واقعات، مشکلات اور کامیابیوں کا ذکر کیجیے۔

ہ- اضافی سرگرمی

اپنی مرضی سے ایک مہم جو کا انتخاب کر کے ایک مضمون لکھیے اور پوری کلاس کو سنایئے۔